

عیشا حیات



پیار

وحشتِ یار

عیشا حیات

"لڑکی ابھی کمسن ہے اس کا یہاں کوئی نہیں ہے۔۔۔ کہاں جائے گی بیچاری۔۔۔"

پھوپھی ہے اسکی۔۔۔ آئی ہوئی ہے ساتھ لے جائے گی۔۔۔ "کچھ خاتون آپس میں سرگوشیاں " کرنے میں مصروف تھیں اس گھر میں اداسی کا عالم چھایا ہوا تھا۔ ایک بڑی سی سفید چادر ہال میں بچھی ہوئی تھی جس کے ارد گرد محلے کی خاتون بیٹھی یسین پڑھ رہیں تھیں درمیان میں ایک چھوٹا ٹیبل تھا جس پر یسین رکھیں ہوئیں تھیں

"!! پھوپھی کے اپنے دو بیٹے جوان ہیں اور آجکل کیسا دور چل رہا تم تو واقف ہی ہونا۔۔۔"

ان عورتوں کی سرگوشیوں کی آواز اتنی اونچی ضرور تھی کہ کچھ ہی فاصلے پر بیٹھی یس پڑھتی عورت کے کانوں میں بآسانی پہنچ رہی تھی جو انکی باتوں کو سنتے مشکل سے ہی ضبط کیے بیٹھی تھی انکے بھائی کی موت ہو گئی تھی اور یہاں یہ عورتیں عجیب باتیں کر رہیں تھیں

ایک نازک سراپے کی لڑکی جو عمر میں کافی چھوٹی لگ رہی تھی اس عورت کے پاس ہی بیٹھی تھی لیکن وہ رونے میں اور یسین پڑھنے میں مصروف تھی ویسے بھی وہ اتنی سمجھدار نہیں ہوئی تھی کہ لوگوں کی باتوں کو سمجھ پاتی۔۔

.....

اٹل بیٹا۔۔ "بھگیا چہرہ۔۔ آنکھیں رت جگے کی وجہ سے سرخ۔۔ بالوں کی چوٹی بنی ہوئی۔۔ سر پر "سلیقے سے دوپٹہ لیے نیلے سادہ سے لباس میں کھڑکی کے پاس کھڑی کمسن لڑکی اپنے پیچھے سے آتی آواز پر اپنے دوپٹے سے اپنی آنکھیں پونچھتی چہرے پھیرتے پیچھے دیکھتے پلٹی

"..جی پھوپھو"

بیٹا اپنا جو بھی ضروری سامان ہے پیک کر لو۔۔ ویسے تم ایسا کرو رہنے دو۔۔ تمہیں وہاں میں " سب نیولا دوں گی۔۔۔ "چہرے پر ہلکا سا میک اپ کیے گلے میں دوپٹہ ڈالے گھٹنوں تک آتی قمیض اور پاجامہ پہنے وہ خاتون امل سے مخاطب ہوئی۔۔ ان کے حلیے کو دیکھ کر کوئی بھی ایسا نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ وہ ہیں جن کے بھائی کو مرے ابھی چند دن ہوئے ہیں

لی لی لیکن پھوپھو ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟ "امل کو بہت دکھ پہنچا پھوپھو کے انداز کو اور انکے " حلیے کو دیکھ کر۔۔۔ پہلے تو کچھ دن لوگوں کے سامنے ایسا لہجہ رکھا کہ جیسے ان سے زیادہ دکھ تو کسی کو ہے ہی نہیں۔۔۔

URDUNovelians

ظاہر سی بات ہے ہم امریکہ جا رہے ہیں اب میں تمہیں یہاں اکیلی تو چھوڑ کر جا نہیں سکتی۔۔ تم " میرے بھائی کی اکلوتی بیٹی اور آخری نشانی ہو۔۔ مجھے اپنے بھائی سے کیا وعدہ بھی تو نبھانا ہے۔۔۔ " پھوپھو امل کو دیکھتیں بولیں جو نا سمجھی سے سامنے کھڑی خاتون کو دیکھ رہی تھی

کیسے وہ یہ سب چھوڑ کر جاسکتی تھی۔۔! یہاں تو اسکی بہت یادیں تھیں۔۔۔ اور اسکی ساری
سہیلیاں بھی تو تھیں یہیں۔۔۔

پھوپھو آپ یہیں رہ لو اسی گھر میں۔۔ یہاں ابو سے وابستہ بہت یادیں ہیں۔۔۔ "وہ بھرائی آواز"
میں بولی اسکی بات سنتے سمیتا پھوپھو نے گھر اسانس کھینچا

اٹل میری بات کو سمجھو میں یہاں نہیں رہ سکتی۔۔ اور تمہارے ماموں کی صبح کی بہت کالز آچکی
ہیں۔۔ ٹکٹیں بھی کروا چکی ہوں میں۔۔۔ یہ گھر کونسا بھاگا جا رہا ہے ہم یہاں آیا کریں گے۔۔۔
تم میرے ساتھ امریکہ چلو وہاں میں تمہیں اچھے سکول میں ایڈمیشن کروا کر دوں گی اچھی سٹڈی
کرنا اور اپنا مستقبل بہتر کرنا۔۔۔ "سمیتا اٹل کی حالت کو سمجھتے لہجے میں نرمی لاتے بولی

URDU Novelians

"پ پر یہاں تو۔۔۔"

URDU NOVELIANS

میں مزید بحث نہیں چاہتی آج کی ہی فلائیٹ ہے جلدی سے اپنا حلیہ درست کرو کپڑے چینج " کرو۔۔ پھر ہم ایئر پورٹ کے لیے روانہ ہوتے ہیں۔۔۔ "سمیتا امل کی بات کو کاٹتے اسکے کپڑوں کو دیکھتی بولی

اور ہاں کوئی ڈھنگ کا ڈریس پہن لینا۔۔ ہم امریکہ جا رہے ہیں۔۔ "سمیتا کمرے سے جانے سے پہلے امل کو دیکھتی بولی اور چلی گئی امل روتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔

کاش ابو آپ مجھے چھوڑ کر نا جاتے۔۔۔ "وہ ہچکی لیتی بولی "

.....
URDUNovelians

آپ یہاں نیو ہو کیا۔۔۔؟ "وائٹ کلر کالانگ کوٹ پہنے آنکھوں پر بڑا چشمہ لگائے نچلے ہونٹ " کو دانتوں میں دبائے وہ نروس سی کھڑی کبھی دائیں جانب دیکھتی تو کبھی بائیں جانب تبھی پاس سے گزرتی نرس اسے دیکھتی بولی اس لڑکی نے معصومیت سے سرہاں میں ہلایا

ڈاکٹر ہو۔۔؟ "نرس صبح ہی سنا تھا کہ ایک نئی لیڈی ڈاکٹر نے آنا ہے آج اس ہو اسپتال میں اسی " لیے وہ اوپر سے لے کر نیچے تک سامنے کھڑی لڑکی کو جانچتی بولی نرس کے سوال پر پھر سے اس لڑکی نے سر اثبات میں ہلایا البتہ منہ سے کچھ نا بولی

آپ بول نہیں سکتی کیا۔۔؟ "نرس سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتی بولی "

آپ کا مطلب ہے کہ میں گونگی ہوں۔۔۔ "نرس کی بات سنتے وہ لڑکی آنکھیں پھاڑے نرس " کو گھورتے بولی

نہیں میڈم میں نے ایسا نہیں بولا وہ آپ صرف سر ہلار ہی تھیں تو مجھے ایسا لگا۔۔۔ "

آپ کو ایسا لگا کہ یہ ڈاکٹر گونگی ہے۔۔۔ "وہ نرس کی بات کو کاٹتے بولی "

توبہ ہے میڈم میرا یہ مطلب نہیں تھا میں نے تو ایسا سوچا بھی نہیں۔۔۔ "وہ نرس حیران رہ گئی " کے اتنی معصومیت چہرے پر سجائی ہوئی اور کسی بھری شیرنی کی طرح کھانے کو دوڑ رہی ہے۔۔

گڈ آئندہ میرے بارے میں ایسا کچھ سوچنا بھی نہیں۔۔۔ میں آپ سب کی نیو میڈم ڈاکٹر ہانیہ " ہوں۔۔۔ "ہانیہ نرس پر رعب جھاڑتی بولی اسے اچھا لگ رہا تھا کیونکہ کبھی کبھی ہی کوئی معصوم اس کے ہاتھ لگتا تھا جس کو یہ سنالیتی تھی۔۔ اس بار نرس نے سرہاں میں ہلایا۔۔ اسے تو شک ہو رہا تھا کہ یہ ڈاکٹر نہیں ہے کیونکہ دکنے میں وہ چھوٹی لگ رہی تھی اور اتنی کم عمر میں وہ ڈاکٹر کیسے بن گئی

کوئی پیشینہ نیو ایڈمٹ ہوا ہے کیا۔۔۔؟ "ڈاکٹر ہانیہ کے سوال پر نرس نے سر ہلاتے جی بولا "

او کے بتاؤ کس روم میں ہے وہ۔۔۔! میں اس کا علاج کرتی ہوں۔۔" ہانیہ اپنے ناک پر پھسلتے " بڑے چشمے کو انگلی سے اوپر کرتی بولی اور نرس کے بتانے پر اسی کمرے کی طرف چل دی نرس کے ساتھ ساتھ ہی۔۔۔

وہ روم ہے آپ چلی جاؤ مجھے ایک مریض ہے اسے انجیکشن لگانا ہے۔۔۔" وہ نرس سامنے روم " کی طرف اشارہ کرتی ہانیہ سے بولی جسے انجیکشن کا سن کر جھرجھری آئی۔۔

ٹھیک ہے جاؤ تم۔۔" ڈاکٹر ہانیہ نرس کو پیچھتی خود اس کمرے کی طرف قدم بڑھائے ابھی وہ " وہاں جاتی ہی کے اس کانوں میں کسی مریض کے کراہنے کی آواز پہنچی اس نے رک کر ارد گرد دیکھتے جائزہ لیا کہ یہ آواز کہاں سے آرہی ہے تبھی اس کی نظریں اپنے دائیں جانب ایک کمرے پر گئی یقیناً وہیں سے کسی مریض کے تڑپنے کی آواز آرہی تھی۔۔ پہلے تو وہ خوفزدہ ہوئی لیکن پھر یہ سوچ کر خود کو حوصلہ دیا کہ وہ ایک ڈاکٹر ہے اور ڈاکٹر کی تو ذمہ داری ہی یہی ہوتا ہے مریض کی دیکھ بال کرنا اس کا علاج کرنا۔۔ اس نے قدموں کا رخ اسی کمرے کی جانب کیا جہاں سے آواز آ رہی تھی

کمرے کے قریب پہنچتے گھر اسانس لیتے ڈاکٹر ہانیہ روم میں داخل ہوئی۔۔۔ وہ سامنے دیکھنے لگی جہاں بیڈ پر ایک نوجوان لیٹا کر رہا تھا گہری گہری سانسیں لے رہا تھا جیسے وہ مرنے والا ہو۔۔۔ ہانیہ بنا کچھ سوچے سمجھے بھاگتے اس کے بیڈ کے قریب گئی

کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔؟ آنکھیں کھولو۔۔۔ "ہانیہ اس کے بیڈ کے قریب جاتی اسکی بند آنکھوں کے سامنے اپنا بایاں ہاتھ لہراتی بولی۔۔۔

اللہ اب میں کیا کروں۔۔۔!" وہ کافی زیادہ نروس ہو گئی جس وجہ سے اسکے ہاتھ کانپنے لگے اس کی نظر اس مریض کے قریب ہی پڑے انجیکشن پر گئی ڈاکٹر ہانیہ حیرت زدہ سی ہاتھ آہستہ آہستہ آگے بڑھائے وہ انجیکشن پکڑنے لگی۔۔۔ ابھی اس نے وہ انجیکشن پکڑا ہی تھا کہ روم کا ڈور اوپن ہوا۔۔۔ اور کسی وجود نے اندر قدم رکھا۔۔۔ ڈاکٹر ہانیہ قدموں کی آواز پر یونہی ہاتھ میں انجیکشن پکڑے چہرہ پھیرتے سامنے کھڑے وجود کا چہرہ دیکھتی ایک پل کے لیے ساکت ہو گئی۔۔۔

.....

"اسلام و علیکم امی۔۔۔"

و علیکم السلام میری بچی۔۔۔ "ایک خاتون صحن میں چارپائی پر بیٹھی تسبیح پڑھ رہیں تھیں کے " کمرے سے عبا یہ پہنے ایک لڑکی حجاب کے ہالے میں دمکتا چہرہ لیے مسکراتی ہوئی باہر نکلی اور سلام کیا جس کے جواب میں اس عورت نے بھی بہت خوبصورتی سے مسکراتے جواب دیا

امی آپنی ہانیہ چلی گئیں۔۔۔؟ "وہ لڑکی اس عورت کے پاس ہی چارپائی پر بیٹھتی پوچھنے لگی "

ہاں بچے وہ چلی گئی ہے صبح کی آج اس کا پہلا دن تھا بول رہی تھی کے جلدی چلی جاتیں ہوں اللہ " "میری بیٹی کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔۔۔"

آمین۔۔۔ اچھا امی میں بھی چلتی ہوں۔۔۔ "وہ لڑکی کھڑی ہوتی بیگ کو کندھوں پر ڈالتی بولی "

بیٹا زمل ناشتہ تو کر کے جاؤ۔۔۔ "شائستہ بیگم سامنے کھڑی اپنی بیٹی کو دیکھتیں فکر مندی سے " بولیں

امی مجھے بھوک نہیں ہے اور آج تو میں لیٹ بھی بہت ہو گئی ہوں۔۔۔ ٹیچر بہت ڈانٹے گی۔۔۔ " " زمل شائستہ بیگم کی پیشانی چومتی بولی

اپنی حالت دیکھو بہت زیادہ کمزور ہو چکی ہو۔۔۔ کھانا کھا کر جاتی تو مجھے اچھا لگتا۔۔۔ "شائستہ زمل " کے نازک سر آپے کو دیکھتیں بولیں۔۔۔

امی کمزور نہیں بلکہ سمارٹ بولیں۔۔۔ "زمل شرارتی انداز میں بولی شائستہ مسکرائی۔۔۔ وہ خدا " حافظ بولنے کے بعد نقاب کرتی چلی گئی

.....

گاڑی ایئر پورٹ کی جانب روانہ تھی۔۔۔ گاڑی میں بیک سیٹ پر بیٹھی امل کھڑکی سے بازو ٹکائے باہر کے نظارے بھیگی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی وہ اپنی دوستوں کو بھی بناتائے چلی جانے لگی تھی۔۔۔ یہ بہت مشکل تھا اس کے لیے لیکن اب کوئی نہیں تھا جو اس کی سنتا سمجھتا اب اسے پھوپھو کی ہی ماننی سنی تھی۔۔۔

اسکے ساتھ ہی بیٹھی سمیتا ایک نظر گم سم بیٹھی امل کو دیکھتی چہرہ دوسری جانب کر گئیں۔۔۔ امل کا ڈریس دیکھتے انہوں نے مشکل سے ہی خود پر ضبط کیا تھا سادہ سی لائٹ پنک فرائڈ اور حجاب کیے ہوئے تھی وہ۔۔۔ سمیتا نے اسے فلحال کچھ ناکہا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ امل جس ماحول میں رہی ہے وہاں ایسا ہی رہن سہن تھا۔۔۔ اور اس کے بابا کی ڈیوٹی بھی چند دن ہی گزرے تھے

گاڑی ایئر پورٹ کے حدود میں داخل ہوئی۔۔۔ وہاں پہنچتے ہی گاڑی رکی سمیتا اور امل گاڑی سے باہر نکلی۔۔۔ امل حیرانگی سے ارد گرد دیکھ رہی تھی کیونکہ اس نے پہلی بار اپنے گاؤں سے باہر نکلے باہر کی دنیا دیکھی تھی۔۔۔ اس کے ابو کہا کرتے تھے کہ میری بیٹی میٹرک کر لے پھر شہر ایڈمیشن دلو اوں گا جس کے لیے امل بہت خوش تھی کہ وہ شہر جائے گی لیکن قسمت کو کچھ اور ہی منظور

تھا

.....

شٹ۔۔۔ اتنی بری سڑکیں ہیں یہاں گاڑی ہی خراب ہو گئی ہے۔۔۔ "گاڑی چلتی چلتی رکی بار"
بارسٹارٹ کرنے سے بھی جب وہ ناچلی تو گاڑی میں بیٹھا وجود غصے سے باہر نکلے ٹائر کو کک مارتے
سڑک کی حالت کو دیکھتے بولا

یار تمہیں پاکستان آنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔ ہم کسی اور ملک بھی تو جاسکتے تھے۔۔۔ " "
دوسری طرف سے ایک نوجوان نکلتا بیزاری سے بولا

تم اچھی طرح سے جانتے ہو میں شوق سے یا خوشی خوشی یہاں نہیں آیا۔ ڈیڈ نے مجھے یہاں "
بیجھا ہے۔۔۔ " گرمی ہونے کے باعث جیکٹ کو اتارتے گاڑی میں پھینکتے وہ وجود غصے سے بولا

"منع بھی تو کر سکتا تھا تو اپنے ڈیڈ کو۔۔۔"

"تمہیں کیا لگتا ہے میں منع نہیں کیا ہو گا۔۔۔ ایمو شنل بلیک میل کرنے لگ گئے تھے۔۔"

"!! موہن میں حیران ہوں تو نے کبھی اپنے ڈیڈ کی ایک نہیں مانی یہ بات تو کیسے مان گیا۔۔۔"

شٹ اپ۔۔ زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے موبائل پکڑو اور ڈیڈ کو کال کرو۔۔۔"

موہن راج۔۔ موکش کی بات سنتا طیش میں آتے بولا۔۔ اس نے تو کبھی تھوڑی سی بھی گرمی برداشت نہیں کی تھی اور اب یہاں وہ گرمی میں کھڑا تھا۔۔ موکش سمجھ گیا تھا کہ موہن غصے میں آ گیا ہے اسی لیے اپنی بھلائی کے لیے وہ چپ چاپ گاڑی سے موبائل پکڑے اسکے ڈیڈ کا نمبر ڈائل کرنے لگا لیکن نمبر بند جا رہا تھا جو موہن راج کو اور غصہ دلانے کا باعث بن رہا تھا

مجھے تو لگتا ہے تمہارے ڈیڈ نے تمہیں اپنے جال میں پھنسا یا ہے۔۔۔ "موکش جلتی پر تیل"

چھڑکنے کا کام کرنے لگا

جسٹ شٹ اپ۔۔ ڈیڈ ایسا کیوں کریں گے۔۔! انہیں ایک بہت ایمپورٹنٹ کام تھا یہاں اور " انہوں نے مجھے یہاں بھیجا ہے مجھ پر یقین کر کے۔۔ "موہن راج آگ بگولہ ہوتے بولا

کونسا ایمپورٹنٹ کام۔۔؟ "موکش تجسس سے پوچھنے لگا"

تمہیں بتانا نہیں چاہتا میں فلحال تم بار بار کوشش کرتے جاؤ۔۔ آئی تھنک ڈیڈ کسی میٹنگ میں " بڑی ہونگے اسی لیے موبائل آف کیا ہو گا۔۔ تم کال کرتے رہو۔۔ "موہن موکش کو دیکھتے بولا
چہرے پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے آنے لگے۔۔ وہ کافی تھک چکا تھا۔۔

.....

زمل چہرے پر ادا اسی سمائے نقاب کرتی سکول سے باہر نکلی اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ گھر کی طرف جانے لگی۔۔۔ وہ سکول پہنچی تو معلوم ہوا کہ امل نہیں آئی اس کے ابو فوت ہونے کی وجہ سے وہ اب اپنی پھوپھو کے ساتھ چلی گئی ہے۔۔۔ یہ سنتے ہی زمل کی آنکھیں پانیوں سے بھر گئیں۔۔۔ طبعیت ناساز ہے یہ بہانہ بناتی وہ چھٹی لے کر گھر کی طرف روانہ تھی۔۔ امل کے بغیر وہ

کیسے رہے گی۔ اسکی تو بچپن سے ہی امل سے بہت اچھی دوستی تھی۔۔ یہ خود کو ایک دوسرے کی بہنیں بھی بولا کرتیں تھیں کیونکہ انکے نام ملتے جلتے تھے۔۔ چھٹی ٹائم اکھٹے گھر جانا۔۔ مزاق کرنا کھیلنا ایک دوسرے کو تنگ کرنا بچپن بھی تو انہوں نے اکھٹے ہی گزارا تھا اور اب وہ چلی گئی وہ بھی ملے بغیر۔۔۔

کیا اب وہ دوبارہ کبھی نہیں آئے گی..؟ زمل سوچتے ہی اپنی ہی سوچ پر نفی میں سر ہلایا
تم واپس آؤ گی امل میں تمہارا انتظار کرونگی۔۔۔

تمہارے پاس اپنے ڈیڈ کے اس دوست کا نمبر نہیں ہے کیا۔۔؟ "موہن گاڑی سے پشت " ٹکائے کھڑا تھا جسے دیکھتے موش بولا

میرے پاس موجود تھا لیکن میں نے سیو نہیں کیا تھا۔۔ "موہن راج ضبط سے بولا چہرے کا " رنگ سورج کی تپش اور غصے کی وجہ سے سرخ ہو چکا تھا۔۔ جبر اتنا ہوا تھا۔۔ اس کے مضبوط توانا بازوؤں کی رگیں واضح نظر آرہی تھیں

موہن یار وہ دیکھ۔۔ "موکش دور سے آتی ایک لڑکی کو دیکھتے بولا۔۔ "موکش کی آواز پر " موہن نے نظریں اٹھائے اسی جانب دیکھا۔۔

کون ہے یہ۔۔؟ "موہن نے اس لڑکی کو دیکھتا پوچھا۔۔ " کون ہے یہ۔۔؟

یار مجھے کیا پتا کون ہے۔۔؟ لیکن شاید اس سے کوئی ہیلپ مل جائے۔۔ "موکش کندھے " اچکائے بولا موکش کی بات سنتے موہن راج نے عباہ میں چھپی اس چھوٹی لڑکی کو دیکھا جس کے جسم کا کوئی بھی حصہ نظر نہیں آ رہا تھا سوائے آنکھوں اور انگلیوں کے۔۔

یہ لڑکی ہے۔۔۔؟ "موہن راج حیران تھا اسے دیکھ کر اسی لیے اتنا عجیب سوال کر گیا "

تمہیں کیا دکھائی دے رہی ہے "موکش لبوں پر کمینگی مسکراہٹ سجائے ابھی بول رہا تھا کہ " خود پر ٹکی موہن کی غصے بھری گھوری کو دیکھتے چپ ہو گیا

ایکسیوزمی۔۔۔ "وہ لڑکی سامنے دو لڑکوں کو دیکھتی نظریں جھکائیں دل ہی دل میں آیت " الکرسی پڑھتی سائیڈ سے گزرنے لگی کے موکش کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی مگر وہ رکی نہیں۔۔۔

ہیلو آپ سے مخاطب ہوں میں۔۔۔ "موکش اس لڑکی کے آگے جاتے اس کا رستہ روکے بولا "۔۔۔ موہن راج بہت ہی غور سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا اس نے پہلی بار ایسی لڑکی کو دیکھا تھا۔۔۔

عجیب محترمہ ہیں۔۔۔ میری بات سن لیں پہلے۔۔۔ "زل رستہ رکنے پر غصے پر قابو پاتی دائیں " جانب سے گزرنے لگی کے موکش پھر سے رستہ روک لیا

میرارستہ چھوڑیں۔۔۔" زمل نظریں جھکائے ہی بے حد آہستہ آواز میں بولی لیکن سڑک پر " سناٹا ہونے کی وجہ سے وہ آواز باسانی موکش اور موہن کے کانوں تک پہنچ چکی تھی

تمہاری آواز تو بہت سریلی ہے۔۔۔" موکش ٹھہر کر جھاڑنے سے باز نا آیا موہن زمل کی جانب قدم اٹھائے۔۔۔ خوف سے زمل کی سانسیں رکنے لگیں۔۔۔

"میں کہہ رہی ہوں کہ رستہ چھوڑیں میرا ورنہ۔۔۔"

ورنہ کیا۔۔۔!" موہن راج اس چھوٹی سی لڑکی کی دھمکی سنتے استہزایہ مسکراتے آئی برو " اچکاتے بولا۔۔۔ اپنے پیچھے سے آواز پر زمل جھٹ سے پلٹی تو اپنے پیچھے ہی تین قدم کے فاصلے پر کھڑے پہاڑ جیسے وجود کو دیکھتے اس نے سانس روک لی۔۔۔ زمل بھیگی آنکھیں اٹھائے موہن کی گرے آنکھوں میں دیکھا۔۔۔ موہن زمل کی بھیگی آنکھوں میں دیکھا

بولو ورنہ کیا کر لو گی۔۔۔؟ "موہن اس کی آنکھوں کی گہرائی میں خود کو ڈوبتے محسوس کرتا " نظریں چرائے دوسری جانب دیکھتے بولا

چاچے شیدے چاچے۔۔۔۔ "زل نے دور سے آتے ایک بزرگ کو دیکھتے اونچی اونچی آوازیں " لگانے لگی۔۔ موہن راج نا سمجھی سے گہرے گہرے سانس لیتی آوازیں لگاتی زل کو دیکھا۔۔ وہ تو! یہ بھی نہیں سمجھ پارہا تھا کہ چاچے شیدے کا مطلب کیا ہے۔۔۔! یہ کیسا لفظ ہے۔۔

پتر کی ہو یا۔۔؟ اے لڑکے کون نے۔۔۔؟ "چاچا شیدازل کو دو لڑکوں کے پاس کھڑے " دیکھے جلدی سے اس طرف آیا اور موہن کی چوڑی پشت کو دیکھتے بولا۔۔۔۔ موہن راج پیچھے سے آتی آواز پر پلٹا۔۔۔۔

URDU Novelians

چاچے شیدے یہ دونوں پتا نہیں کون ہیں لیکن میرا رستہ روک کر مجھے تنگ کر رہے تھے۔۔۔ " " زل گہرا سانس لیتی خشک گلاتر کرتے معصومیت سے بولی۔۔۔ چاچا کی بات تو موہن نا سمجھ سکا

لیکن زل کی بات کو وہ سمجھ گیا۔۔ اس لیے ہی تو اس کے ماتھے کی رگیں غصے سے تن گئیں پہلے ہی گرمی سے اس کا سر گھوما ہوا تھا

پتر تم گھر جاؤ۔۔ میں دیکھ لیتا انہیں۔۔۔ "چاچاشید ازل کو دیکھتے بولے زل اثبات میں سر " ہلاتے ایک کاٹدار نظر موہن راج کو دیکھتی وہاں سے تیزی سے آگے بڑھی۔۔

کون ہو تم دونوں۔۔؟ اس گاؤں کے تو نہیں لگتے۔۔۔ "چاچاشید اموکش جو صدمے میں کھڑا " تھا اسے اور موہن کو دیکھتے بولے۔۔۔ موہن راج نے تو جیسے انکی بات سنی ہی نا ہو اس کا دھیان اور نظریں دونوں دور جاتی زل پر تھیں۔۔۔ زل خود پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کرتے چہرے پھیرتے پیچھے دیکھا تو موہن راج کی غصے بھری نگاہیں خود پر ٹکی پائیں۔۔ وہ خوفزدہ سی اور تیز قدم اٹھاتے وہاں سے آگے بڑھتی گئی

برق کے کھمبے جیسے لنگور ہو۔۔ تم دونوں کو شرم نہیں آتی لڑکیوں کو تنگ کرتے ہو۔۔۔ لیکن " قصور تمہارا نہیں ہے بلکہ تمہارے والدین کا ہے جنہوں نے تمہیں تہذیب نہیں سکھائی۔۔ بہت

گری ہوئی تربیت کی ہے تمہارے ماں باپ نے تمہاری۔۔ ایک چھوٹی لڑکی کا راستہ روک کر اسے
چھیڑ رہے تھے۔۔۔ "موہن راج کو اسی جانب دیکھتے چاچا غصے سے بولا۔۔

"میرے ماں باپ تک جانے کی ہمت بھی کیسے ہوئی تمہاری۔۔۔"

موہن۔۔۔ "موہن اپنے والدین کے بارے میں ایسی باتیں سنتے آپے سے باہر ہوتے اس
شخص کی جانب لپکنے لگا کے موکش اسے تھام کر مشکل سے روکا

پتا نہیں کہاں کہاں سے آجاتے ہیں سائیکو لوگ۔۔۔ دوبارہ اس گاؤں میں نظر نہیں آنے
چاہیے تم دونوں ورنہ پولیس میں پکڑو ادونگا۔۔۔" چاچا موہن کی اس حرکت پر اسے غصے سے
دیکھتا بولے آگے بڑھ گیا

چھوڑ یار۔۔۔ تو نے دیکھا نہیں وہ بڑھا کیسے بکو اس کر کے گیا ہے۔۔۔ "انکے جانے کے بعد
موہن موکش کو پیچھے دھکا دیتے گر جا

کم آن یار۔۔ تمہارا معیار اتنا کم نہیں کے تم اب ان دو ٹکے لوگوں کے منہ لگو۔۔۔ "موکش"

جانتا تھا کہ موہن اپنی ماں کے بارے میں ایک لفظ نہیں سن سکتا اسی لیے وہ شدید غصے میں ہے

اسوقت اسی لیے اس کا غصہ ٹھنڈا کرنا ضروری تھا ورنہ وہ غصے میں کوئی بھی غلط قدم اٹھا سکتا تھا

میری تربیت پر انگلی اٹھائی ہے اس نے وہ ابھی موہن راج کو جانتا نہیں۔۔ میں اسے چھوڑوں "

گا نہیں۔۔۔" موہن کی گرجدار آواز سنسان سڑک پر گونجی

موہن قصور اس لڑکی کا ہے سارا۔۔۔ "موکش اس چالاک لڑکی کو یاد کرتے بولا۔۔۔ کیسے وہ "

انہیں پھنسا گئی ہے

URDUNovelians

میں۔۔۔۔۔ موہن راج اس تھرڈ کلاس لڑکی کو چھیڑے گا۔۔۔!! بابا "موہن استہزایہ لہجے میں ""

بولا۔۔۔۔۔ آنکھوں میں سرد پن ویسے ہی موجود تھا۔۔۔

غلط کیا ہے اس نے بہت زیادہ غلط موہن راج کو لکار کر۔۔۔ "موہن گردن پر ہاتھ پھیرتے" اپنے اشتعال پر قابو پاتے لب بھینچے بولا۔۔۔ موکش خاموشی سے موہن کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ تبھی اس کے ہاتھ میں موجود موبائل بجا۔۔۔

.....

ہاتھ میں انجیکشن پکڑے ہانیہ آنکھیں پوری واکیے سامنے دیکھ رہی تھی۔۔۔

آپ۔۔۔ "ہانیہ کے لب ہلے۔۔۔ وہ بنا پلکیں جھپکائیں سامنے کھڑے وجود کو دیکھ رہی تھی۔۔۔" جس کے چہرے پر ہانیہ کو دیکھتے سرد مہری بڑھ گئی۔۔۔ وہ قدم اٹھائے ہانیہ کی جانب بڑھا۔ اپنی طرف اس انسان کو آتے دیکھ ہانیہ اپنی جگہ منجمد ہو گئی۔۔۔ وہ یہ تک بھول گئی کہ اس روم میں ایک مریض ہے جو درد سے تڑپ رہا ہے۔۔۔ وہ یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی اس شخص کی نظروں سے دور لیکن وہ اپنی جگہ سے حرکت بھی نہیں کر پار ہی تھی

وہ وجود اس کے قریب جاتے دو قدموں کے فاصلے پر رکا۔۔۔ ہانیہ کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا اتنے سالوں بعد وہ سامنے آیا وہ بھی یوں اچانک۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟ "بیڈ پر تڑپتے مریض کو دیکھتے وہ بے حس انسان ہانیہ سے بولا "

بہری ہو گئی ہو کیا۔۔۔؟ "ہانیہ کو لگا وہ ایک خواب دیکھ رہی ہے لیکن یہ مغرور شہزادہ تو کبھی " اس کے خواب میں بھی نہیں آیا تھا۔۔۔

آئی آئی ایم ڈاکٹر ہانیہ۔۔۔ "ہانیہ خود کو سنبھالتی کانپتے ہاتھوں سے اپنا چشمہ درست کیے " مضبوط لہجے میں بولی۔۔۔ وہ اب اس شخص کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔۔ ہانیہ کی بات سنتے اور اس کے مضبوط لہجے کو محسوس کرتے اس وجود نے استہزاء یہ آئی برواچکایا

آپ کو کوئی تکلیف ہے کیا۔۔۔؟ بیٹھے آپ یہاں میں کسی نرس کو بیجھتی ہوں وہ آپ کو " میڈیسن دے دیتی ہے۔۔۔" ہانیہ جلد از جلد اس شخص کی نظروں سے او جھل ہونا چاہتی تھی اسی لیے اس کی سنے بغیر خود بولتی آگے بڑھنے لگی۔۔ اس کی بات سنتے اس وجود کے ماتھے پر بل پڑے

بازو چھوڑیں میرا۔۔۔" اس سے پہلے کے ہانیہ باہر جاتی اس شخص نے پلٹتے ہانیہ کے بازو کو " پکڑے اسے سامنے کیا۔۔ اسکی اس حرکت سے وہ طیش میں آگئی

آئی ایم پور سینئر ڈاکٹر۔۔۔ ڈاکٹر منہاج آفندی۔۔۔" منہاج کے کہے الفاظ نے جیسے ہانیہ کے " کانوں میں گرم سیسہ انڈیل دیا ہو۔۔۔ وہ ہکا بکا اسکے چہرے کو دیکھنے لگی۔۔۔ یہ قسمت نے کتنا انوکھا کھیل کھیلا تھا۔۔۔

ہوش میں آتی وہ منہاج کی مضبوط گرفت سے اپنا بازو چھڑوانے لگی

مجھے امید نہیں تھی کہ تم اتنا کچھ سہنے کے بعد بھی میرے سامنے آؤ گی۔۔۔ "ہانیہ کی کوشش"
پروہ گرفت اور مضبوط کرتے بولا

تمہیں کیا لگتا ہے میں اپنی مرضی سے تمہارے سامنے آئی ہوں اگر مجھے معلوم ہوتا ہے یہ
ہو سپیٹل تمہارا ہے تو میں یہاں قدم تو رکھنا دور کی بات دیکھنا بھی گوارا کرتی اسے۔۔۔۔ "ہانیہ"
نفرت سے پھنکاری۔۔۔ اب وہ پہلے جیسی نہیں بننا چاہتی تھی کہ اس انسان سے ڈر جائے۔۔۔
پھر بھی بولتے وقت اسکا کلا خوف سے خشک ہو گیا۔۔۔

تم کہنے کی عادت ابھی تک گئی نہیں تمہاری۔۔۔ "اتنی بد تمیزی سے بات کرنا منہاج کے"
غصے کو اور ہوا دے گیا۔۔۔ ہانیہ کو اپنے بازو میں اسکی انگلیاں دھنستی ہوئی محسوس ہونے لگیں

URDU Novelians

آپ! انہیں کہہ کر پکارا جاتا ہے جو عزت کے قابل ہوں۔۔۔ اور یہ مت سمجھنا کہ تمہارے"
ڈرانے دھمکانے سے میں ڈر جاؤ گی۔۔۔ "ہانیہ منہاج کی آنکھوں میں وحشت دیکھتے سہمی لیکن
ہمت ناہاری۔۔۔

بہت زبان چلنے لگ گئی ہے ان چند سالوں میں تمہاری۔۔۔ "منہاج اسکے جبرے کو دبوچتے " گرجا۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے الجھے یہ تک بھول گئے تھے یہ ایک ہو سپیٹل ہے اور انکے قریب ہی بیڈ پر پڑا وجود سسک رہا ہے۔۔۔

اس بے رحم شخص کی اس سفاک حرکت پر ہانیہ کی آنکھیں نم ہوئیں۔۔۔ ہانیہ اس کے ہاتھ پر ناخن گاڑھے۔۔۔ لیکن منہاج کے چہرے پر تکلیف کے کوئی آثار نظر نہ آئے۔۔۔

آئندہ اگر میں نے تمہارے منہ سے اپنے لیے 'تم' لفظ نکلا سنا تو اس سے بھی زیادہ تکلیف دوں گا " یہ بھی نہیں دیکھوں گا کہ تم میرے انکل کی بیٹی ہو۔۔۔ "منہاج ہانیہ کا چہرہ اور بازو چھوڑے اسے وارن کرتا ہوا۔۔۔

ہانیہ کو ابھی بھی اپنے بازو پر اس سنگدل کی پکڑ محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

تمہیں ک "

آپ۔۔۔"ہانیہ بھرائی آواز میں غصے سے منہاج کو دیکھتی بولنے لگی کہ منہاج اسے ٹوکتے بولا "

آپ میں تمہیں بولوں۔۔۔ یہ خواہش ہی رہے گی تمہاری۔۔۔"دونوں کی رگوں میں ایک ہی "خاندان کا خون تھا۔۔۔ دونوں ایک دوسرے سے بڑھ کر تھے اگر ایک سیر تھا تو دوسرا سوا سیر۔۔۔

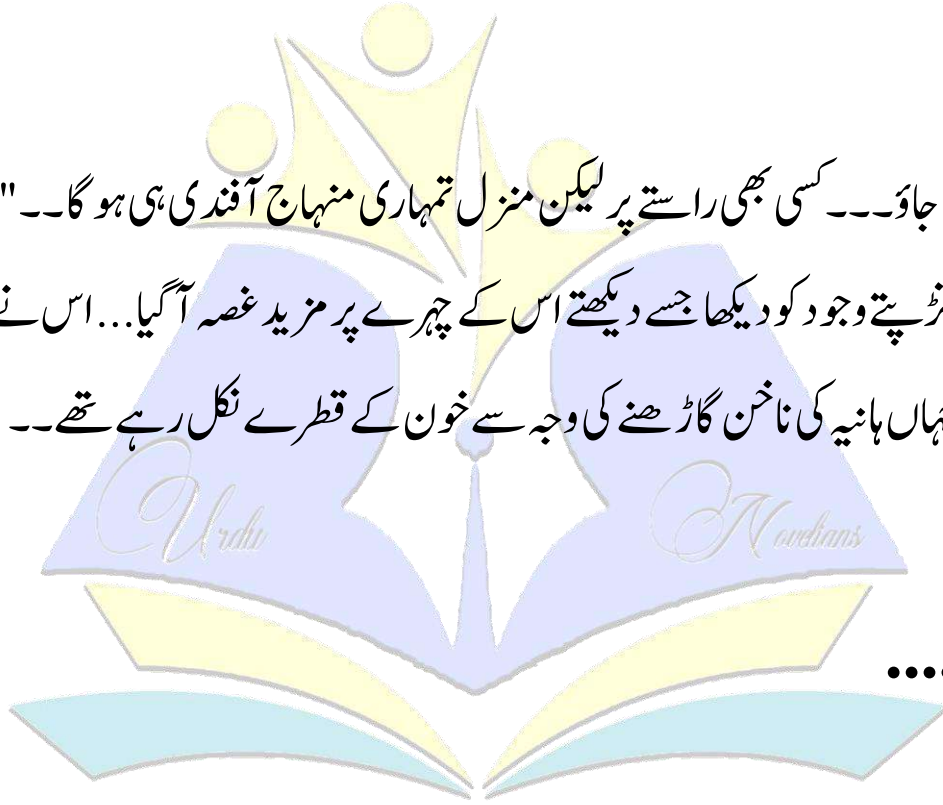
میرے ضبط کو نہیں آزماؤں ہانیہ۔۔۔"منہاج غصے سے لب بھینچے بولا۔۔۔"

میں یہاں کا سینئر ڈاکٹر ہوں۔۔۔ اور یہ ہو اسپتال بھی میرا ہے سو سر سنو میں آئندہ۔۔۔"منہاج مغرورانہ انداز میں بولا

میں آج ہی ریزائن دوں گی۔۔۔ ایک پل بھی میں اس ہو اسپتال میں نہیں رک سکتی۔۔۔"ہانیہ "آنسوؤں کا گولہ گلے سے اتارتی نم آنکھوں سے بولی

او کے ایز یوش۔۔۔ "منہاج کندھے اچکائے بولا۔۔۔ ہانیہ نفرت بھری نگاہ اس پر ڈالتی وہاں " سے چلی گئی۔۔۔

کہیں بھی چلی جاؤ۔۔۔ کسی بھی راستے پر لیکن منزل تمہاری منہاج آفندی ہی ہو گا۔۔۔ "منہاج " سوچتے بیڈ پر تڑپتے وجود کو دیکھا جسے دیکھتے اس کے چہرے پر مزید غصہ آگیا۔۔۔ اس نے اپنے ہاتھ کو دیکھا جہاں ہانیہ کی ناخن گاڑنے کی وجہ سے خون کے قطرے نکل رہے تھے۔۔۔



.....
ہانیہ تیز تیز قدم چلتی راہداری سے گزرتی باہر کی طرف جانے لگی۔۔۔

میم آپ کہاں جا رہی ہیں۔۔۔؟ آپ کی ڈیوٹی کا ٹائم ابھی ختم نہیں ہوا۔۔۔ "ہانیہ کو باہر کی طرف جاتے دیکھتے نرس بھاگتی ہوئی اسکی طرف آتی بولی۔۔۔

میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ آپ ہینڈل کر لی جیئے گا اگر کوئی مریض آیا۔۔۔ "ہانیہ بولتی " رکی نہیں اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔ پیچھے نرس نا سمجھی سے کندھے اچکائے آگے بڑھ گئی

بس اسٹاپ پر بیٹھی وہ کافی دیر سے بس کا انتظار کر رہی تھی لیکن ابھی کسی بس کے آنے کا ٹائم نہیں ہوا تھا۔۔۔ منہاج کی کہی باتیں اس کے دماغ میں گھوم رہیں تھیں۔۔۔ اس نے بہت محنت سے یہ ڈگری حاصل کی۔۔۔ اور اب جب خوشیاں انہیں نصیب ہونے لگیں تھیں تو پھر سے وہی ظالم شخص لوٹ آیا تھا۔۔۔

ہانیہ سوچ میں گم ہو گئی وہ کیسے ریزائن دے۔۔۔؟ ماں کے سوال پر وہ کیا جواب دے گی جب وہ پوچھے گی کے کیوں ایسا کیا۔۔۔؟ اور اگر انہیں منہاج کے بارے میں بتایا تو ان کے زخم پھر سے تازہ ہو جائیں گے۔۔۔ ایسا ہانیہ بالکل بھی نہیں چاہتی تھی کے اسکی ماں پھر سے سب یاد کر کے خود کو اذیت دے۔۔۔ اس کے علاوہ زمل کا مستقبل بھی تو اچھا بنانا تھا اسکی پڑھائی کی ساری ذمہ داری اسی پر تھی کیونکہ اب انکے پاس کوئی سہارا نہیں تھا۔۔۔ ماں اکثر بیمار رہتیں باپ کی جب یہ چھوٹی تھیں تب ہی وفات ہو چکی تھی اور جو اپنے رشتے دار تھے انہوں نے کبھی پلٹ کر نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔ بلکہ ان سے بھی سب چھین لیا

ہانیہ تمہیں مضبوط بننا ہو گا۔۔۔ اس کے اندر سے آواز آئی۔۔۔ ہاں میں سر ہلاتی نم آنکھوں سے وہ ارد گرد دیکھنے لگی۔۔۔

گرمی کی شدت سے اسکے سر میں شدید درد ہونے لگا۔۔۔ کافی وقت ہو چکا تھا لیکن بس نہیں آئی!! تھی۔۔۔ اسے خود پر غصہ آنے لگا وہ اتنی جلدی ہو سپیٹل سے نکلی ہی کیوں۔۔۔

.....

بچے اتنی جلدی آگئی تم۔۔۔ شائستہ گھر میں داخل ہوتی زل کو دیکھتیں بولیں جس نے آج پہلی بار سلام نہیں کیا تھا ورنہ جب بھی گھر آتی تو پہلے سلام کرتی۔۔۔

امی طبیعت ٹھیک نہیں تھی سر میں بہت درد تھا تو آدھی چھٹی لے کر آگئی۔۔۔ زل اپنے ہاتھوں کی کپکپاہٹ چھپاتی کمرے کی طرف بڑھتی بولی

کیا ہوا ہے میری بیٹی کو۔۔۔ شائستہ بیگم زل کی قریب جاتیں فکر مندی سے استفسار کرنے لگیں

کچھ نہیں امی سر درد بہت ہے آپ پریشان نہیں ہوں میں ریٹ کرونگی تو آرام آجائے گا۔۔۔
زل شائستہ بیگم کو فکر مند ہوتے دیکھتی بولی

میں نے کہا بھی تھا کہ ناشتہ کر کے جانا لیکن نہیں یہ ناشتہ نہ کرنے کی وجہ سے ہو رہی درد تم جاؤ یہ
وردی اتارو منہ ہاتھ دھو لو میں کھانا بنا کر لاتی۔۔۔ شائستہ بیگم بولتی کچن کی جانب چلی گئیں۔۔۔
زل جلدی سے کمرے میں داخل ہوتی ڈور بند کیے بیگ کو کندھوں سے اتارتی صوفے پر پھینکتی
نقاب اتارے خود بھی صوفے پر ہی بیٹھتی ہاتھوں میں منہ کو چھپائے رونے لگی۔۔۔ ایک تو امل
کے جانے سے وہ بہت اداس تھی دوسرا رستے میں پیش آئے واقعہ سے وہ ڈر گئی تھی اپنی امی کو یہ
بات بتا کر وہ انہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

میں کل سے سکول ہی نہیں جاؤنگی۔۔۔ امل ہچکی لیتی خود سے ہی بولی

.....

ہانیہ تھکی ہاری گھر آئی۔۔۔ آج اسے بہت دیر بس سٹاپ پر بیٹھنا پڑا تھا۔۔۔

اسلام و علیکم امی۔۔۔ ہانیہ انہیں سلام کرتی کمرے میں فریش ہونے کے لیے چلی گئی۔۔۔ شائستہ بیگم اس کے چہرے پر پریشانی دیکھ کر پوچھا کیا ہوا ہے تو ہانیہ نے انہیں یہی کہا کہ آج پہلا دن تھا اسی لیے تھکاوٹ کے باعث چہرہ ایسا لگ رہا ہے۔۔۔

ہانیہ کمرے میں داخل ہوئی تو زمل کو بستر پر لیٹے پایا۔۔۔ زمل اتنی جلدی سو گئی وہ حیرت زدہ آگے بڑھی اور کپڑے لیے پلٹنے لگی کے سسکاریوں کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔ ہانیہ کپڑے وہی صوفے پر پھینکتے زمل کے پاس جاتی اس کے قریب بیٹھی

کیا ہوا زمل۔۔۔! رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟ ہانیہ اس کے چہرے سے اسکا بازو ہٹاتی پریشانی سے پوچھنے لگی

URDU Novelians

آپو۔۔۔ زمل ہانیہ کو دیکھتے ہی بیٹھتی اسکے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گئی

کیا ہوا ہے زمل کچھ تو بتاؤ۔۔۔؟ امی نے ڈانٹا ہے۔۔۔؟۔۔۔ ہانیہ کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوا

وہ چلی گئی ہے آپو۔۔۔ زل ہچکیاں لیتی بولی

کون چلی گئی ہے۔۔۔

آپو امل چلی گئی ہے۔۔۔ اپنی پھوپھو کے ساتھ امریکہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔ "زل کی بات سنتے ہانیہ نے گہرا سانس فضا کے سپرد چھوڑا

پاگل لڑکی مجھے ڈرا دیا تھا تم نے۔۔۔ ہانیہ اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگاتی بولی۔۔۔

روتے نہیں ہیں۔۔۔ وہ آئے گی واپس۔۔۔ اگر نا آئی تو تمہاری آپو ہے نا۔۔۔ ہم اس سے ملنے امریکہ جائیں گے۔۔۔ ہانیہ اسکے گال کو تھپتھپاتی بولی

سچی آپو ہم جائیں گے۔۔۔ زل آس بھری نظروں سے ہانیہ کو دیکھتے پوچھنے لگی

بلکل ہم جائیں گے۔۔۔ میں ڈاکٹر بن گئی ہوں اور اب اتنے پیسے ہو جائیں گے ہمارے پاس کے ہم اپنا نیا گھر لیں گے پھر گھومنے پھرنے بھی جایا کریں گے۔۔۔ لیکن تم پر اس کرواب روؤں گی نہیں۔۔۔ ہانیہ زل کے آگے ہاتھ کرتی بولی جس پر مسکراتے زل نے ہاتھ رکھا۔۔۔

آپ بہت اچھی آپو ہو۔۔۔ زل اسکے گلے لگتی بولی۔۔۔ ہانیہ کی آنکھیں نم ہوئیں۔۔۔

میں آج ہی ریزائن کر دوں گی۔۔۔ اپنی کہی بات ہانیہ کو یاد آئی۔۔۔

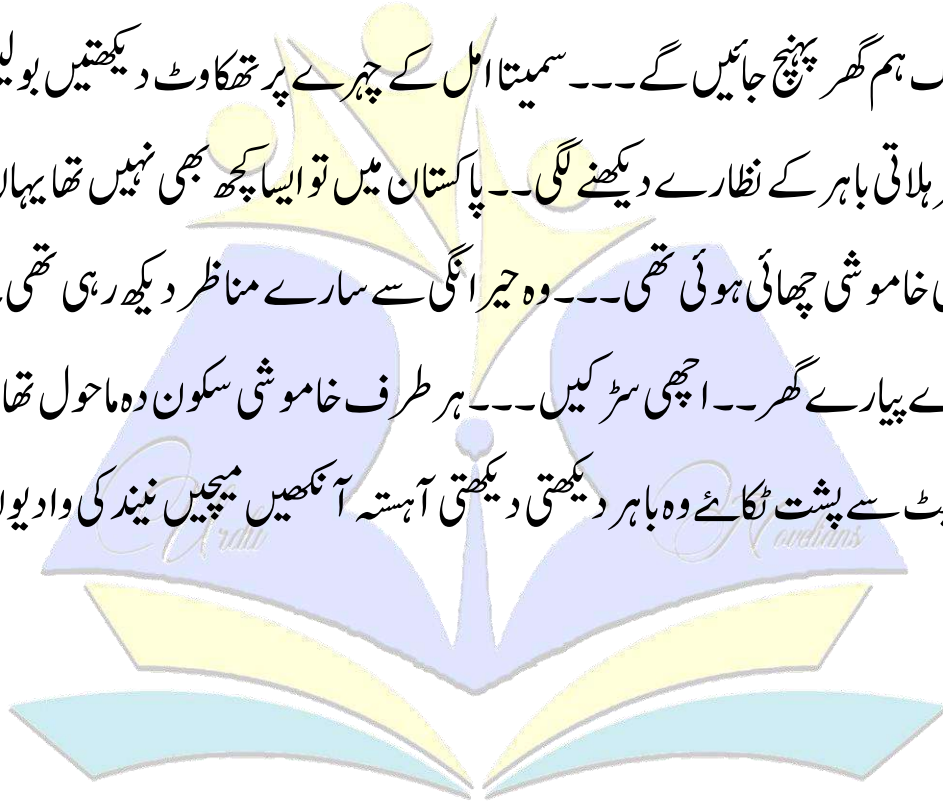
.....

URDU Novelians

ایئر پورٹ سے باہر نکلتے امل آہستہ آہستہ قدم اٹھائے سمیتا کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔۔۔ اٹھارہ گھنٹے کی فلائیٹ کے بعد اب وہ یہاں پہنچے تھے۔۔۔ امل مر جھایا چہرہ لیے ارد گرد دیکھ رہی تھی۔۔۔ انکے پاس ہی آکر ایک گاڑی رکی۔۔۔ ڈرائیور گاڑی سے نکلتے پیچھے کا ڈور کھولا۔۔۔ سمیتا

اٹل کو بیٹھنے کو اشارہ کیا۔۔۔ اٹل ایک نظر گارڈ کو دیکھتی گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔ پھوپھو سمیتا
دوسری جانب جاتی بیٹھ گئی۔۔۔

آدھے گھنٹے تک ہم گھر پہنچ جائیں گے۔۔۔ سمیتا اٹل کے چہرے پر تھکاوٹ دیکھتیں بولیں۔۔۔ وہ
اثبات میں سر ہلاتی باہر کے نظارے دیکھنے لگی۔۔۔ پاکستان میں تو ایسا کچھ بھی نہیں تھا یہاں تو
سڑکوں پر بھی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔ وہ حیرانگی سے سارے مناظر دیکھ رہی تھی۔۔۔
بہت ہی پیارے پیارے گھر۔۔۔ اچھی سڑکیں۔۔۔ ہر طرف خاموشی سکون دہماحول تھا
یہاں۔۔۔ سیٹ سے پشت ٹکائے وہ باہر دیکھتی دیکھتی آہستہ آنکھیں میچیں نیند کی وادیوں میں
چلی گئی۔۔۔



URDUNovelians

.....

ڈیڈ۔۔ کب تک آپ کا دوست پیپر زدے گا۔۔ میرا یہاں مزید دن گزارنے کا بلکل بھی ارادہ نہیں ہے۔۔۔ میں جلد از جلد یہاں سے جانا چاہتا ہوں۔۔۔ موہن گلاس میں بوتل سے پانی انڈیلنے کان میں لگے بلوٹو تھ سے دوسری جانب وجود کو بولا

دو تین دن کی بات ہے پھر تم آجانا۔۔۔ راج ویر اپنے بیٹے کی بات سنتے اسے سمجھاتے ہوئے بولے۔۔

کم آن ڈیڈ۔۔ دو، تین، دن۔۔۔ آپ نے مجھے یہاں بھیجا تھا یہ کہہ کر کے پیپر زریڈی ہیں میں لے جاؤں گا ایک رات ہی رکنا پڑے گا مجھے یہاں لیکن اب آپ اپنی بات سے مکر رہے ہیں۔۔۔ موہن پانی پیتے دوسری جانب کی بات سننا غصے سے گلاس ٹیبل پر پٹختے بولا

URDU Novelians

بیٹا جسٹ ٹو تھری ڈیز ہی تو ہیں۔۔۔ وہاں تمہیں کسی چیز کی کمی نہیں پیش آئے گی۔۔۔ ہر چیز میسر ہوگی تمہیں۔۔۔ راج ویر اپنے بیٹے کے مزاج سے اچھی طرح واقف تھے اسی لیے نرمی سے بولے

واٹ دا ہیل۔۔۔ آج کا دن ہے آپ کے پاس اپنے فرینڈ سے کہیں پیپر ز مجھ تک پہنچا دے۔۔۔
اور آج رات کو ہی میں یہاں سے چلا جاؤنگا۔۔۔ موہن غصے سے کہتے کال کاٹ دی۔۔۔

موہن لاؤنج میں جاتے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔ غصے سے اس کی رگیں تن چکی تھیں جو واضح دکھائی
دے رہیں تھیں۔۔۔

گڈ مارنگ۔۔۔ موکش کمرے سے نکلتے لاؤنج میں ہی بیٹھے موہن کو دیکھتے بولا جس کے چہرے کے
تاثرات کافی حد تک سنجیدہ تھے

کیا ہوا کل کے واقعے کو لے کر غصے سے بیٹھے ہو۔۔۔ موکش موہن کے جواب نادینے پر
مسکراتے بولا۔۔۔

کون سی بات۔۔۔! موہن اس کی طرف متوجہ ہوا

URDU NOVELIANS

بھول گئے کیسے اس لڑکی۔۔۔ ارے لڑکی نہیں بلکہ چھوٹی بچی نے ان انکل سے تمہاری انسلٹ کروائی تھی۔۔۔ موکش مضیکہ چیز انداز میں بولا۔۔۔

موہن کے سامنے اہل کاناڑک سر اپالہر آیا۔۔۔ وہی ساری باتیں اسکے کانوں میں گونجنے لگی۔۔۔

تم مجھے بہت اچھی طرح جانتے ہو۔۔۔ موہن راج ادھار نہیں رکھتا۔۔۔ بلکہ سود سمیت واپس کرتا ہے۔۔۔ 'موہن عجیب سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولا۔۔۔ موکش ہاں میں سر ہلایا

کب جارہے ہیں ہم واپس۔۔۔؟ موکش کے سوال پر موہن راج صوفے سے ٹیک لگائے مسکرایا

ایک دو مہینے تک چلے جائیں گے۔۔۔ موہن راج کے جواب سے موکش کو شدید جھٹکا لگا

کی کیا کہا تم نے۔۔۔ ایک، دو مہینے۔۔۔ موکش کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا

ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے سہی سنا ہے تم نے ایک دو مہینے۔۔۔۔۔ موہن کہتے وہاں سے اپنے روم کی طرف چلا گیا۔۔ جبکہ پیچھے صوفے پر بیٹھے موکش کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔۔۔ موبائل پر کسی کی کال ملاتے اس نے موبائل کان سے لگایا

کانگریس چولیشنز کام ہو گیا۔۔۔۔۔ موکش مسکراتے ہوئے دوسری جانب موجود وجود سے مخاطب ہوا۔۔۔۔۔

"ویلڈن۔۔۔۔۔"

.....

گاڑی رکنے پر امل نیند سے بیدار ہوئی۔۔۔۔۔ گارڈ بھاگتے ہوئے آتے اسکی سائیڈ سے ڈور کھولا۔۔۔۔۔ امل اس گارڈ کو دیکھتی باہر نکلی۔۔۔۔۔

اٹل بیٹا چلو اندر۔۔۔ اٹل کو وہی کھڑے دیکھتیں سمیتا ایک بڑے شاندار محل کی طرف بڑھتی
بولی۔۔۔ اٹل نے سامنے دیکھا تو وہ اپنی جگہ جیسے منجمد ہو گئی۔۔۔ یہ گھر تو نہیں بلکہ ایک محل
تھا۔۔۔ وہ محل جو یہ سپنوں میں دیکھتی تھی۔۔۔

اٹل۔۔۔ وہ ابھی وہیں ساکت کھڑی سامنے بڑے شاندار محل کو دیکھ رہی تھی کہ اس کے کانوں
میں پھوپھو کی کرخت آواز پہنچی

جی جی۔۔۔ اٹل ایک دم ہوش میں آتی پھوپھو کو دیکھنے لگی۔۔۔

اب یہاں بت بن کر کھڑی رہو گی۔۔۔ اندر چلو۔۔۔ سمیتا زچ ہوتے بولی۔۔۔ پھوپھو کے سخت
لہجے کو محسوس کرتے اٹل کی آنکھیں اسی وقت نم ہو گئیں وہ اس لہجے کی عادی نہیں
تھی۔۔۔ اسے تو بہت لاڈ پیار سے اس کے بابا نے پالا تھا۔۔۔ قدم اٹھاتی وہ آگے بڑھ گئی

.....

بی جان۔۔۔ بڑے ہال میں داخل ہوتے سمیتا نے کسی کو آواز لگائی۔۔۔ اسی وقت وہاں ایک ادھیڑ عمر کی خاتون جلدی سے آئیں

اسلام وعلیکم بیٹا سمیتا آپ آگئیں۔۔۔ وہ خاتون سمیتا کو مسکراتی نظروں سے دیکھتیں بولیں

وعلیکم اسلام جی بی جان۔۔۔ آپ ایسا کریں امل کو روم میں پہنچا آئیں۔۔۔ بہت لمبا سفر کر کے آئی ہے تھک گئی ہوگی۔۔۔ رات بھی بہت ہو چکی ہے اور امل اگر تمہیں کچھ کھانا ہو تو بی جان سے بول دینا۔۔۔ سمیتا انہیں اپنے پیچھے امل کی طرف اشارہ کرتی بولتے بعد میں امل کی طرف دیکھتی بولی۔۔۔ بی جان پیچھے کھڑی لڑکی کو دیکھا جو سر جھکائے انگلیوں کو چٹختی کھڑی تھی۔۔۔

آؤ بچے۔۔۔ بی جان امل سے مخاطب ہوئیں۔۔۔ سمیتا اپنے موبائل کو آن کرتی کچھ دیکھتے آگے اپنے روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔ امل پھوپھو کو جاتے دیکھتی آواز پر بی جان کو دیکھنے لگی۔۔۔

بی جان۔۔۔ امل انکے ساتھ ہی آگے چلنے لگی۔۔۔ تبھی پیچھے سے بھاری مردانہ آواز ہال میں
گوئی۔۔۔ بی جان کے ساتھ امل کے قدم بھی وہیں رک گئے۔۔۔

جی بیٹا۔۔۔ وہ پلٹی سامنے کھڑے وجود کو دیکھتیں بولی۔۔۔ امل اپنی جگہ سے ناہلی

مما آگئیں۔۔۔؟ اس وجود نے انہیں دیکھتے استفسار کیا۔۔۔

جی بیٹا ابھی ہی آئی ہیں۔۔۔ "بی جان کے کہنے پر وہ اثبات میں سر ہلاتے انہیں چائے کا کہتے "
سیڑھیوں کی جانب بڑھنے لگا کے بی جان کی آواز پر وہیں رک گیا۔۔۔

URDU Novelians

جولی جو صبح روم سیٹ کر وایا تھا امل بچے کو اس روم میں چھوڑ آو میں چائے بنالوں۔۔۔ بی جان وہاں
کھڑی ایک ملازمہ سے مخاطب ہوئیں۔۔۔

URDU NOVELIANS

چہرہ پھیرتے براق نے اس لڑکی کو دیکھا۔۔۔ سوالیہ نظریں اسی لڑکی پر ٹکاتے اس نے قدم واپس لیے۔۔۔ بی جان کچن کی طرف چلی گئیں۔۔۔

سٹاپ ہیئر۔۔۔ آواز پر امل کے چلتے قدم وہی رک گئے وہ ساکت کھڑی ہو گئی۔۔۔

کون ہو تم۔۔۔؟ امل کے جھکے سر کو دیکھتے وہ وجود بولا۔۔۔ امل کی سانس گلے میں اٹکی۔۔۔

می۔۔۔

براق بیٹا تم ابھی گھر آئے ہو۔۔۔؟ کہاں تھے تم۔۔۔؟ سمیتا اپنا بیگ گاڑی میں ہی بھول گئیں تھی اسی لیے وہ روم سے نکلتیں باہر آئیں لیکن سامنے کا منظر دیکھتے وہ جلدی سے امل کی طرف جاتیں وہاں کھڑے اپنے بیٹے سے مخاطب ہوئیں۔۔۔

میں کہاں تھا یا کہاں سے آیا ہوں آپ کو پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے اور نا ہی میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔۔۔ براق اپنی ماں کو دیکھتے بیزار ی سے بولا۔۔۔ امل اسکی بات سنتے نظریں اٹھائے چند

فاصلے پر کھڑے اپنے کزن کو دیکھا۔۔۔ بلیو آئیز۔۔۔ بلیک پینٹ اور بلیک شرٹ جو اسکے چوڑے سینے سے چپکی ہوئی تھی۔۔۔ کورٹ کو کندھے پر ڈالے وہ اپنی ماں کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کی پر سنیلٹی کو دیکھتے امل ساکت سی رہ گئی۔۔۔ اسی وقت براق نے امل کی طرف دیکھا دونوں کی آنکھوں کا ٹکراؤ ہوا۔۔۔ امل نے جھٹ سے پلکیں جھپکاتے چہرہ جھکا لیا

میڈ (ملازمہ) تو تم ہو نہیں سکتی کیونکہ یہاں کی میڈز کی حالت تم سے تو بہت بہتر ہے۔۔۔ براق اپنی ماں کو نظر انداز کرتے دوبارہ استہزاء یہ مسکراتے امل سے بولا

براق۔۔۔ یہ کس طرح بات کر رہے ہو تم۔۔۔ تمہارے ماموں کی بیٹی ہے۔۔۔ "امل چھوٹی ضرور تھی لیکن عزت بے عزتی کی سمجھ بوجھ رکھتی تھی۔۔۔ اپنی تذلیل پر اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب اُٹ آیا۔۔۔ سمیتا براق سے برہمی انداز میں بولی

واٹ۔۔۔ آریو سیریس ماما۔۔۔؟ براق سمیتا کی بات سنتے شکڈ ہوا۔۔۔ وہ حیرانگی سے پہلے امل کو سرتاپیر دیکھتے پھر نظروں کا رخ سمیتا کی طرف کرتے بولا

براق تم روم میں جاؤرات بہت ہو چکی ہے ہم کل بات کریں گے۔۔۔ سمیتا امل کو دیکھتیں براق سے بولیں۔۔۔ وہ اپنے بگڑے بیٹے سے بہت اچھی طرح واقف تھیں اگر اس نے کچھ غلط بول دیا تو امل کیا سوچے گی۔۔۔

ہا ہا ہا آپ مزاق کر رہی ہوں۔۔۔! میرے کون سے ماموں۔۔۔!! براق سمیتا کی بات کو اگنور کرتے اسی بات کو لیے قہقہہ لگاتے بولا۔۔۔

براق یہ تمہارے پاکستان والے ماموں کی بیٹی ہے۔۔۔۔۔ سمیتا امل کے قریب جاتیں اس کے شانوں پر ہاتھ رکھتیں بولیں

URDUNovelians

کیا اا۔۔۔ موم ایسا پرینک نہیں کریں میرے ساتھ۔۔۔ اگر آپ یہ میرے ساتھ مزاق کر رہیں ہیں تو یہ مذاق بہت گھٹیا ہے آپ کو یہی لڑکی ملی۔۔۔ براق کو یقین نہیں آرہا تھا

URDU NOVELIANS

یہ کوئی مذاق نہیں ہے براق۔۔۔ سمیتا اس بار غصیلے لہجے سے بولیں لیکن سامنے بھی انہی کا بیٹا تھا

تو آپ کے مطابق یہ میرے پاکستان والے ماموں کی بیٹی ہے۔۔۔ یہ لڑکی۔۔۔ براق امل کی طرف اشارہ کرتا مزاق اڑانے کے انداز سے بولا۔۔۔ امل کا جی چاہا یہی زمین پھٹے اور وہ اس میں گر جائے۔۔۔

ارے برو بالکل ٹھیک وقت پر آئے ہو تم۔۔۔ یہ دیکھو موم بول رہیں ہیں کہ یہ ہمارے ماموں کی بیٹی ہے۔۔۔ پاکستان والے ماموں کی۔۔۔ براق لاؤنج میں داخل ہوتے ایک وجود کو دیکھتا بولا۔۔۔ امل نے ہچکی لیتے اپنی آنکھیں میچ لیں۔۔۔ اس وجود نے پہلے براق کی طرف دیکھا اور پھر اس کی نظریں امل پر گئیں۔۔۔ اسے معاملہ سمجھنے میں دیر نا لگی۔۔۔ اس نے قہر برساتی نظروں سے سر جھکائے روتی چھوٹی لڑکی کو دیکھا

جولی تم امل کو روم میں لے کر جاؤ۔۔۔ سمیتا وہاں کھڑی سارا تماشا ملاحظہ کرتی ملازمہ سے بولی۔۔ جو سرہاں میں ہلاتی امل کے بازو کو نرمی سے پکڑے ساتھ لے جانے لگی۔۔ امل نے غلطی سے بھی نظریں اٹھا کر وہاں آئے وجود کو نادیکھا

سیریلیسی موم آپ اس لڑکی کو یہاں رکھو گی۔۔؟ اس لڑکی کو جاتے دیکھ براق ایک دم سنجیدہ ہوتے سرد لہجے سے بولا۔۔۔

روم میں جاؤ براق۔۔۔ میں مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔۔ تم اس وقت اپنے ہوش و حواس میں نہیں ہو۔۔۔ سمیتا براق کی حالت کو دیکھتیں بولیں۔۔۔ براق غصے سے سمیتا کو دیکھتے سیڑھیاں چڑھتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔ جبکہ پیچھے کھڑی سمیتا اپنی پیشانی کو دو انگلیوں سے دباتے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔۔۔ اور وہاں کھڑے وجود کو دیکھتی امل کے روم کی جانب چلی گئی۔۔۔

تم نے غلط بولا ہے براق خانزادہ۔۔۔ ہمارے ماموں کی نہیں بلکہ صرف تمہارے ماموں کی "۔۔۔ کزن تو صرف تم ہو اس کے۔۔۔ میں تو اسکی موت ہوں جس کے پاس وہ خود چل کر آئی ہے۔۔۔ اب شروع ہو گا انتقام۔۔۔" وہاں کھڑا وجود چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ سجائے بولا۔۔۔ چہرے کے تاثرات ہمیشہ کی طرح سرد بر فیلے تھے

.....

جولی جاؤ تم۔۔۔ روم کے بارے میں امل کو بتاتی جولی سے روم میں داخل ہوتی سمیتا بولی

جی میم۔۔۔ وہ مودبانہ انداز میں بولتی چلی گئی۔۔۔ جولی کے جانے کے بعد سمیتا امل کی طرف متوجہ ہوئی

امل بیٹا تم براق کی باتوں کے بارے میں زیادہ سوچنا نہیں۔۔۔ وہ اس ماحول میں پلا بڑا ہوا ہے تو ظاہر ہے اچانک اسکے لیے یقین کرنا ناممکن تھا۔۔۔ تم اس کی باتوں کو بھول جاؤ۔۔۔ سمیتا اپنے بیٹے

کی غلطی ماننے کی بجائے بات کو گھماتیں بولیں۔۔۔ امل نے اپنی بھیگی پلکیں اٹھاتے سامنے کھڑی اپنی پھوپھو کو دیکھا۔۔۔ جو کتنی آسانی سے کہہ رہیں تھیں کہ بھول جاؤ۔۔۔ وہ اپنی تذلیل کیسے ! بھول سکتی تھی۔۔۔

آہستہ آہستہ اس کا رویہ ٹھیک ہو جائے گا تم چھوٹی چھوٹی باتوں کو سیریس لے کر رونے نہیں لگ جایا کرو مضبوط بنو۔۔۔ سمیتا کی بات کو سنتے امل کا جی چاہا وہ پوچھے "چھوٹی بات" اگر آپ کی کوئی !! سب کے سامنے تذلیل کرے تو کیا وہ آپ کے لیے ایک چھوٹی بات ہوگی۔۔۔

اب تم بہت تھک چکی ہو گی ریسٹ کرو۔۔۔ کل ملاقات ہوگی۔۔۔ گڈ نائٹ۔۔۔ سمیتا امل کے گال کو تھپتھپاتے بولتی چلی گئی۔۔۔ جبکہ پیچھے سمیتا بے جان مورتی کی طرح کھڑی بند دروازے کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔

وہ اپنے باپ کی لاڈلوں سے پلی پھول جیسی بیٹی تھی جسے اب اتنا کچھ سہنا پڑ رہا تھا۔۔۔

.....

زل اٹھ جاؤ سکول جانا ہے۔۔۔ ہانیہ صوفے پر بیٹھی اپنی سینڈل کی سٹریمیں باندھتی بیڈ پر سکون سے سوئی ہوئی امل سے اونچی آواز میں بولی لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی

زل۔۔ ہانیہ سینڈل پہننے کے بعد کھڑی ہوتی بیڈ کے قریب جاتی امل سے کمفرٹر ہٹاتی بولی۔۔

سونے دیں آپ مجھے۔۔۔ زل اٹھ کر بیٹھتی بیزاری سے بولی

پوری رات پہرے پر تھی کیا تم۔۔۔!! ٹائم دیکھو کل بھی لیٹ ہو گئی تھی اور آج اگر ہوئی تو ایسا ناہو سکول سے ہی نکال دیں تمہیں۔۔۔ ہانیہ اسے جھڑکتی بولی۔۔ کل کا سنتے امل کو وہ سارا واقعہ

یاد آیا

مجھے سکول نہیں جانا۔۔ امل پلکیں جھپکائے بیڈ شیٹ پر انگلی سے آئی بناتی بولی

کیوں نہیں جانا۔۔۔ مجھے معلوم ہے تم امل کو مس کر رہی ہو لیکن سکول تو جاؤ نئی دوستیں بناؤ۔۔۔
نئی کلاس جوائن کی ہے تم نے۔۔۔ زمل کی بات ہانیہ کو بالکل بھی پسند نہیں آئی۔۔۔ وہ چاہتی تھی
کے زمل مضبوط بنے اپنا کیرئرا تناسولڈ بنائے کے کسی پر ڈپنڈنا کرنا پڑے۔۔۔

"آپی میں امل کہ وجہ سے نہیں ایسا کہہ رہی ویسے ہی میرا دل نہیں چاہتا۔۔۔"

زمل ایسی فالتو کی باتیں نہیں کرو۔۔۔ تم جانتی ہونا امی نے ہمارے لیے کتنی محنت کی ہے ہم چھوٹی
تھیں جب ابو کی ڈیبتھ ہو گئی۔۔۔ کچھ نہیں تھا ہمارے پاس لیکن امی نے لوگوں کے کپڑے سلائی
کر کے۔۔۔ محنت کر کے ہمیں پالا پوسا۔۔۔ اپنا زیور بیچ کر مجھے پڑھایا ڈاکٹر بنوایا۔۔۔ اور اب جب
کامیابی ہمارا انتظار کر رہی ہے تو ہم پیچھے قدم لے لیں۔۔۔!! بالکل بھی نہیں زمل ہمیں مضبوط بننا
ہے کامیاب ہونا ہے۔۔۔ اتنا کامیاب ہونا ہے کے جن لوگوں نے ہمیں چھوڑا ہم سے سب چھینا
ان کے برابر جا سکیں اور اپنی امی کو ان کا کھویا ہوا مقام دلا سکیں۔۔۔ "ہانیہ کمفرٹر سائیڈ کرتی زمل
کے پاس بیٹھتی مضبوط لہجے سے بولی۔۔۔ زمل اثبات میں سر ہلایا

چلو میری پیاری بہن اٹھو اور جلدی سے فریش ہو کر یونیفارم پہنو۔۔۔ ہانیہ پیار سے بولتے چلی گئی۔۔۔۔۔ زل اپنے خوف پر قابو پاتی اٹھ کر بیٹھ گئی

.....

اس گاؤں کا نیم۔۔۔ اور باقی ساری معلومات مجھے آج ہی چاہیے۔۔۔ موہن صوفے سے ٹیک لگائے بیٹھا سامنے بیٹھے موکش سے مخاطب ہوا

موہن کیا سوچ رہے ہو تم۔۔۔! کیا کرنے والے ہو۔۔۔؟۔۔۔ موکش نے سوالیہ نظروں سے موہن کو دیکھا۔۔۔۔۔

تم سے جتنا کہا گیا ہے تم صرف اتنا ہی کرو۔۔۔ موکش کے سوال پر موہن سنجیدگی سے بولا

اگر جو میں سوچ رہا ہوں وہ تم کرنے جارہے ہو تو میں یہی کہوں گا یار چھوڑنا جانے دے بچی تھی
۔۔۔ موکیش کی بات سنتے موہن کے چہرے کے تاثرات سپاٹ ہو گئے۔۔۔

رات تک مجھے ساری معلومات مل جانی چاہیے۔۔۔ اب نکلو یہاں سے۔۔۔ موہن موکیش کو روم
کے ڈور کی طرف آنکھوں سے اشارہ کرتے بولا

وہ مسلم۔۔۔

جاؤ۔۔۔ موکیش مزید بولنے کے لیے لب واکبے کے موہن اسے ٹوکتے بولا لہجے میں بلا کی سختی
تھی۔۔۔ موکیش افسوس سے سرنا میں ہلاتے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

موہن صوفے پر سر ٹکائے آنکھیں میچیں تو اسی دشمن جان کی بھیگی آنکھیں سامنے آئیں۔۔
موہن اسی وقت آنکھیں کھول لیں۔۔ ایسا ہی تو ہوتا آ رہا تھا کل سے وہ بار بار اسے یاد آ رہی تھی
اس کا سراپہ بار بار اسکے دماغ کے پردوں پر لہر رہا تھا۔۔

.....

مسلسل دروازے پر دستک ہونے سے امل کی نیند میں خلل پڑا۔۔ آنکھیں کھولے وہ اٹھ کر
بیٹھی۔۔ بیڈ سے نیچے پاؤں رکھتے کھڑی ہوتی قدموں کا رخ ڈور کی طرف کیا

امل بچے سمیت بی بی آپ کا نیچے ناشتے پر انتظار کر رہیں ہیں آپ جلدی سے فریش ہو کر
آجائیں۔۔ ڈور کھولنے پر امل کی نظریں سامنے ہی کھڑی بی جان پر پڑی جو امل کو دیکھتی اس
سے مخاطب ہوئیں

امل ہلکاسی مسکراہٹ لبوں پر سجا کر سر اثبات میں ہلایا۔۔ بی جان کے جانے کے بعد اس نے ڈور
بند کیا۔۔ اور رخ وار ڈور کی جانب کیا کیونکہ اسے یاد تھا کہ جولی نے رات کو یہی سے اسکو
ڈریس دیا تھا اور کہا تھا کہ یہیں اس کے کپڑے موجود ہیں۔۔

وارڈروب کو کھولے وہ ہینگ ہوئے ڈریسز کو دیکھنے لگی۔۔۔ ان سب ڈریسز میں سے اسے ایک ہی پسند آیا۔۔۔ اسے لیے وہ واش روم میں بند ہو گئی۔۔۔

.....

تم رات کو پھر سے لیٹ آئے گھر۔۔۔ سعید خانزادہ ڈاننگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کرتے براق سے مخاطب ہوئے۔۔۔

دوستوں کے ساتھ تھا۔۔۔ براق نے ایک نظر سامنے بیٹھی اپنی موم کو دیکھا اور پھر غصے کو کنٹرول کرتے بولا

URDUNovelians

ہر روز کا معمول بنالیا ہوا ہے تم نے لیٹ گھر آنا۔۔۔ لیٹ صبح اٹھنا۔۔۔ آوارہ گردی کرنا۔۔۔ سعید افسوس سے اپنے بیٹے کو دیکھتے بولے

ڈیڈرات کو برو بھی لیٹ ہی آیا تھا اور صبح میں جلدی ہی اٹھا ہوں آپ کے سامنے بیٹھا ہوں۔۔۔"

براق ڈھیٹوں کی طرح اپنی غلطی نامانتے ہوئے بولا۔۔

وہ تم سے بڑا ہے میٹنگز وغیرہ کی وجہ سے وہ لیٹ ہو جاتا ہے۔۔ لیکن تم اپنے ان آوارہ دوستوں کے ساتھ گھومتے رہتے ہو۔۔۔ سعید غصیلے لہجے میں بولے

تو ڈیڈ میں بھی کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہوں۔۔۔

یہی تو میں سمجھتا ہوں تمہیں۔۔ تم اب چھوٹے بچے نہیں ہو ہمارا بہت بڑا بزنس ہے۔۔۔ تم اپنے آوارہ دوستوں کے ساتھ گھومنے سے بہتر ہے آفیس جایا کرو۔۔ تاکہ تمہیں بھی کچھ معلوم ہو کے کیا چل رہا ہے۔۔۔ سعید اپنے بیٹے کی بات سنتے مکمل اس کی طرف متوجہ ہوتے بولا جو ان کی باتوں کو سنتے ساتھ ناشتہ کرنے میں مصروف تھا

آپ اور بھائی ہیں نابزنس ہینڈل کرنے کے لیے۔۔۔ مجھے ابھی اپنی لائف انجوائے کرنی ہے۔۔۔
براق کی بات سنتے سمیتانے اسکی طرف دیکھا

آپ پریشان نہیں ہوں کچھ دنوں تک براق بھی آفیس جوائن کرے گا۔۔۔ سمیتا سعید کو دیکھتی
بولی

گڈ مارنگ ڈیڈ۔۔۔ تبھی وہاں ایک وجود آیا مسکراتے ہوئے سعید خازادہ کو سلام کرتے براق
کے ساتھ والی چیر کھسکاتے اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

گڈ مارنگ یمن۔۔۔ سعید اپنے بڑے بیٹے کو دیکھتے دلکشی سے مسکراتے بولے۔۔۔ سمیتانے
سعید کے چہرے کو دیکھا جو اپنے بڑے بیٹے کو دیکھتے ہی بے حد خوش ہو جاتے تھے لیکن چھوٹے
بیٹے کو باتیں ہی سناتے رہتے تھے۔۔۔ غصے سے سمیتا نظروں کا رخ پھیر گئی

کیسی ہیں آپ موم۔۔۔ یمن سامنے بیٹھیں سمیتا کو دیکھتا موم پر زور دیتے بولا۔۔۔ سمیتا سخت
نظروں سے یمن کو دیکھا

ٹھیک ہوں میں۔۔۔ زبردستی مسکراتے اس نے جواب دیا۔۔۔

بی جان امل نہیں آئی ابھی تک۔۔۔ نیو گھر ہے اسے معلوم نہیں ہو گا آپ ایسا کریں اسے لے
ائیں۔۔۔ سمیتا وہاں سے گزرتی بی جان سے مخاطب ہوئیں جو مسکراتی سرہاں میں ہلائے امل کے
روم کی طرف چلی گئیں۔۔۔ یمن کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔ سعید خانزادہ نے آج بہت
عرصے بعد اپنے بیٹے کو مسکراتے دیکھا تھا۔۔۔ براق امل کا سنتے بیزاری سے اپنی موم کو
دیکھا۔۔۔

URDUNovelians

ڈیڈ آپ کو معلوم ہے موم ایک تھرڈ کلاس لڑکی کو لائی ہیں اور بول رہی ہیں کہ یہ ہمارے ماموں
کی بیٹی ہے۔۔۔ براق سعید کی طرف دیکھتے بولا۔۔۔ براق کی بات سنتے یمن کی مسکراہٹ مزید
گہری ہوئی۔۔۔

براق میں نے تمہاری تربیت ایسی نہیں تھی کے لیکن ناجانے تم کیوں ایسے ہو۔۔۔ تمہارے ماموں کی بیٹی ہے وہ۔۔۔ پاکستان کا رسم و رواج پہنے اوڑھنے کا انداز امریکہ سے بہت مختلف اور بہتر ہے۔۔۔ تم ان سب سے ناواقف ہو اس لیے تمہیں یہ سب الگ سا لگ رہا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم اس بچی کو باتیں سناؤ اس کی تذلیل کرو۔۔۔ سعید خانزادہ براق سے برہمی انداز میں بولے۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔ سعید کی بات ختم ہوئی ہی تھی کے وہاں ایک دھیمی سی آواز آئی۔۔۔

و علیکم السلام۔۔۔ آؤ امل بچے۔۔۔ سعید مسکراتے ہوئے وہاں کھڑی امل سے بولے جو شاید کافی جھجک رہی تھی۔۔۔ لائٹ پینک گھٹنوں تک آتی فراک وائٹ پاجامہ سرپر سلیقے سے دوپٹہ اوڑھے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں الجھائے کھڑی تھی۔۔۔ سعید کی بات سنتے اس نے آگے بڑھتے سلام لیا۔۔۔ اور پھوپھو کے کہنے پر انکی ساتھ والی چیمپر پر بیٹھ گئی۔۔۔ امل نظریں اٹھائے اپنے سامنے بیٹھے وجود کو دیکھا۔۔۔ جس کی نظریں امل کا ہی جائزہ لے رہیں تھیں۔۔۔

براق کہاں جا رہے ہو۔۔؟ ناشتہ تو کمپلیٹ کر لو۔۔۔ براق کو جاتے دیکھ سمیتا پریشانی سے کھڑی ہوتی اس سے بولی

مجھے نہیں کرنا۔۔۔ براق غصیلے لہجے میں بولتے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

سمیتا تم بیٹھ کر ناشتہ کرو۔۔۔ اسے بھوک نہیں ہوگی مزید۔۔۔ اس لیے چلا گیا ہے۔۔۔ سعید امل کی موجودگی کی وجہ سے خود پر ضبط کرتے بولے۔۔۔ سمیتا ایک نظر سکون سے بیٹھ کر ناشتہ کرتے یمن پر ڈالی اور بیٹھ گئی

معذرت بیٹا کل میں ملاقات نہیں کر سکا آپ سے۔۔۔ اور میں پاکستان بھی نا آسکا بہت ایمپورٹنٹ کام آگیا تھا۔۔۔ سعید خانزادہ امل کو دیکھتے بولے جس نے فقط سرہاں میں ہلایا۔۔۔۔۔

اس گھر کو بیٹا تم اپنا گھر ہی سمجھنا کسی چیز کی بھی ضرورت ہوئی تو بلا جھجک مانگنا۔۔۔ سعید کے
شفقت بھرے لہجے کو سنتے امل کو اپنے بابا کی یاد آئی۔۔۔

جی ماموں۔۔۔ امل بے حد آہستہ آواز میں جواب دیا

سمیتا ناشتہ کر لو پھر ہمیں کہیں جانا ہے تیار ہونے میں تم بہت گھنٹے لگا دیتی ہو اس لیے وقت پر بتا
دیا تمہیں۔۔۔ سعید کی بات سنتے سمیتا ان کی طرف دیکھنے لگی

"آج تو میں نے امل کا ایڈمیشن کروانے جانا تھا۔۔۔"

URDUNovelians

میرے بہت اچھے دوست نے پارٹی پر انوائٹ کیا ہے جانا ضروری ہے۔۔۔ ایسا کرتے ہیں کے
یمن بیٹا تم امل بیٹی کو ساتھ لے جاؤ اور اسکا ایڈمیشن کروا دینا۔۔۔ سمیتا کی بات سنتے سعید کچھ
سوچتے ہوئے بولے۔۔۔

او کے ڈیڈ نوپر اہلم میں کروادو نگائیڈ میشن۔۔ آفٹر آل میری کزن ہے یہ۔۔۔ یمن اہل کو دیکھتے
بولا۔۔ جو س پتی اہل کو زوردار اچھو لگا۔۔۔ یہ اسکا کزن تھا۔۔۔؟ پھوپھو نے تو کبھی اس کا ذکر
نہیں کیا تھا وہ صرف براق کی ہی اکثر باتیں کرتیں تھیں

یمن نے آفیس جانا ہے۔۔۔ اسے کوئی کام ہو گا میں خود اسے لے جاؤنگی۔۔۔ "ایسا پہلی بار دیکھنے کو
ملا تھا کہ سمیتا سعید نے پارٹی میں جانا کینسل کرنا چاہا تھا ورنہ تو اس نے کبھی اپنے بیٹوں کی خاطر
بھی ایسا نہیں کیا تھا۔۔۔ یمن اور براق کو بی جان کے پاس چھوڑ کر خود وہ چلی جایا کرتیں
تھیں۔۔۔

"موم آج مجھے کوئی بھی ایمپورٹمنٹ کام نہیں ہے آپ بے فکر ہو کر ڈیڈ کے ساتھ جائیں۔۔۔
سمیتا یمن سمجھدار ہے تم بے فکر رہو بہت اچھے سکول میں ایڈ میشن کروادے گا کوئی پر اہلم بھی
پیش نہیں آئے گی۔۔۔ یمن کی بات مکمل ہونے کے بعد سعید بولے۔۔۔ سمیتا ناچاہتے ہوئے بھی
ہاں کر دی کیونکہ سعید کی بات وہ ٹال نہیں سکتیں تھیں۔۔۔ لیکن انہیں اندر سے خوف کھایا جا رہا
تھا کہ یمن کوئی نقصان نا پہنچا دے اہل کو۔۔۔

آپ ٹینشن نہیں لے ماما آپ کی بھتیجی کے ساتھ آپ کا بیٹا کوئی مسئلہ نہیں ہونے دے گا۔۔۔۔
یمن سمیتا کی پریشانی کو اچھے سے جانتا تھا اسی لیے عجیب ہی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے "آپ کی
بھتیجی" پر زور دیتے بولا۔۔۔

چلیں ہم ڈیڈ اب۔۔۔ ٹائم بھی کافی ہو چکا ہے۔۔۔ یمن اپنی کلائی پر بندھی برینڈیڈ واچ پر ٹائم
دیکھتے بولا

ہاں جاؤ بیٹا۔۔۔ سعید کے بولنے پر امل نے سمیتا کی طرف دیکھا۔۔۔

میں باہر گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔ امل کے اپنی جگہ سے ناپہننے پر یمن کے ماتھے پر بل
پڑے وہ سرد بر فیلے لہجے میں بولتا چلا گیا۔۔۔

جاؤ امل۔۔۔ سمیتا نے دل پر پتھر رکھتے امل کے گال پر ہاتھ رکھتے کہا۔۔۔

لی لیکن پھوپھو۔۔۔

بیٹاڈرنے کی بلکل بھی ضرورت نہیں تمہارے ساتھ یمن ہوگا۔۔۔ کانفیڈینٹ ہو کروہاں بات کرنا بیسٹ آف لک۔۔۔ سعید سمجھے کے وہ شاید نزوس ہے اسی لیے مسکراتے اس سے بولے۔۔۔

آئیے میم۔۔۔ جولی امل کی چیئر کے پاس آتی بولی۔۔۔ وہ ہمت کرتی اپنی جگہ سے اٹھی اور نم آنکھوں سے اپنی پھوپھو کو دیکھتی جولی کے ساتھ وہاں سے چلی گئی۔۔۔

.....
URDUNovelians

ہانیہ گہرا سانس کھینچتی ہو سپیٹل کے اندر داخل ہوئی۔۔۔

گڈ مارنگ میڈم۔۔۔ کل والی نرس ہی ہانیہ کو دیکھتی اس کے پاس آتی دانتوں کی نمائش کرتی بولی۔۔۔ ہانیہ حیران ہوئی جیسے یہ نرس اسی کے انتظار میں تھی کے ابھی یہ آئی ہی ہے کہ وہ اس کے پاس آگئی ہے۔۔۔ لیکن اس کا موڈ ہو سپیٹل کو دیکھے اور اس میں داخل ہوتے ہی آف ہو گیا تھا اسی لیے اسے نرس کی مسکراہٹ بھی زیادہ پسند نا آئی

اسلام و علیکم۔۔۔ ہانیہ کے سلام کرنے پر اس نرس کے چہرے سے ہنسی جن کی طرح غائب ہوئی۔۔۔ اسے شرمندگی نے آگھیرا۔۔۔ اسے گڈ مارنگ کی جگہ سلام کرنا چاہیے تھا

و علیکم السلام۔۔۔ اس نے شرمندگی سے سلام کا جواب دیا۔۔۔ ہانیہ آگے بڑھ گئی

یہ تو ہمارے سر کی طرح کھڑوس ہے۔۔۔ ایک تو سارے سڑیل لوگوں سے سامنا ہونا میری قسمت میں ہے۔۔۔ نرس بڑبڑاتی ہانیہ کے پیچھے ہی گئی۔۔۔

.....

گاڑی میں بالکل سکتہ طاری تھا دو وجود گاڑی میں موجود تھے لیکن خاموشی ایسی تھی کہ جیسے صرف ایک ہی وجود گاڑی میں موجود ہو۔۔۔

یمن نے ڈرائیور کو منع کر دیا تھا اسی لیے وہ خود ہی ڈرائیونگ کر رہا تھا امل بیک سیٹ پر بیٹھنا چاہتی تھی لیکن یمن کے ڈور کھولنے پر اسے مجبوراً آگے ہی بیٹھنا پڑا۔۔۔ اس وقت وہ ڈور کے ساتھ چپکی... حجاب کیے اور شانوں پر شال ڈالے نظریں اپنے ہاتھوں پر مرکوز کیے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

یمن لائیٹر سے سگریٹ سلگاتے اپنے ہونٹوں سے لگایا۔۔۔ سگریٹ کی سمیل امل کی نتھنوں سے ٹکرائی۔۔۔ اس نے برا سامنہ بناتے اپنا سانس روکے ناگواری سے یمن کے ہاتھ میں موجود سلگتے سگریٹ کو پہلے دیکھا اور پھر چہرے کا رخ کھڑکی کی طرف کر لیا۔۔۔ یمن نے اس کی حرکت کو نوٹ کیا۔۔۔ اسی لیے اس کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔۔۔

کتنی اتج ہے تمہاری۔۔۔؟ آخر کار یمن کی بھاری مردانہ آواز نے گاڑی میں چھائے سکتے کو توڑا۔۔۔ امل کو اس کا سوال۔ عجیب لگایہ کیسا سوال تھا۔۔۔؟ نا سلام دعا اور سیدھا یہی۔۔۔ اپنے خشک پڑتے نچلے ہونٹ پر زبان پھیرتے امل نے کچھ کہنے کے لیے لب واکے

امل کے منہ سے لفظ ادا ہوا آواز بہت ہی کم تھی جو مشکل سے ہی یمن تک پہنچی۔۔۔ 16...

اتنی بھی چھوٹی نہیں ہو۔۔۔ یمن نا جانے کیا سوچتے بولا البتہ نظریں سامنے ہی تھیں

جج جی۔۔۔؟ امل اس کی بات کو سمجھنا سکی

URDU Novelians

تمہارے باپ کیسے مرا۔۔۔؟ یمن اس کے سوال کو سن کر ان سنی کرتے بولا۔۔۔ لیکن اس بار امل کو اس کا سوال سنتے جھٹکا لگا۔۔۔ کتنی بد تمیزی سے وہ بول رہا تھا۔۔۔ اس کا باپ اس کا ماموں بھی تو تھا۔۔۔

میں نے کچھ تم سے پوچھا ہے۔۔۔ یمن نظریں سامنے سے ہٹائے ساتھ نظریں جھکائے بیٹھی امل سے سپاٹ لہجے میں بولا

جی جی بھائی وہ۔۔۔ ابھی امل بات مکمل کرتی ہی کے اس کے منہ سے بھائی سنتے سڑک کے بیچ و بیچ یمن بریک پر پاؤں رکھتے گاڑی روک دی اچانک گاڑی رکنے پر امل کی پیشانی آگے ڈیش بورڈ سے لگی جس پر اس کے منہ سے سسکاری نکلی۔۔۔ یمن کے چہرے کے تاثرات کافی حد تک!! سنجیدہ ہو گئے تھے امل تو حیران تھی اچانک ہوا کیا۔۔۔

کیا کہا تم نے۔۔۔؟ اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھے بیٹھی امل کو خون آشام نظروں سے دیکھتے یمن سرد لہجے سے بولا۔۔۔

URDUNovelians

امل نے حیرت زدہ نظروں سے یمن کو دیکھا۔۔۔ ابھی تو اس نے کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔

۔۔۔

شش۔۔۔ آئندہ میں کبھی تمہارے منہ سے یہ ورڈ نہیں سنو۔۔۔ بھائی تمہارا براق ہے میں نہیں
۔۔۔ امل اپنی صفائی پیش کرنے کے لیے کچھ بولنے لگی کے یمن اس کے بازو کو دبوچے اس کے
چہرے کا رخ اپنی طرف کرتے سخت لہجے میں بولا۔۔۔ امل کو اپنا یہ کزن نفسیاتی لگا۔۔۔ وہ سب
بھول گئی یہاں تک کے سانس لینا بھی۔۔۔ چہرے پر خوف کے تاثرات آگئے۔۔۔

ڈر لگ رہا ہے۔۔۔؟ امل کے چہرے کی اڑی رنگت کو دیکھتے اور اس کے سانس روکنے کی حرکت
کو غور کرتے یمن اس کی ٹھوڑی کو دبوچے مسکراتے بولا۔۔۔ اس کی مسکراہٹ کتنی الگ تھی
سب سے۔۔۔ امل ہلکا سا سر کو خم دیا۔۔۔

لگنا بھی چاہیے۔۔۔ امل کی آنکھوں میں دیکھتے یمن بولا۔۔۔ اس چھوٹی سی لڑکی نے اس کی دل کی
دنیا ہلا کر رکھ دی تھی۔۔۔ وہ ان آنکھوں میں دیکھتے جیسا کھوسا گیا تھا لیکن وہ یمن خانزادہ تھا اپنے
جذبات کو وہ خود پر حاوی ہونے نہیں دیتا تھا

تمہیں ایک سر پرانز دیتا ہوں۔۔۔ یمن امل کے ہونٹوں کو دیکھتے ذو معنی لہجے میں بولتے اسکا بازو
چھوڑا۔۔۔ پیچھے کھڑی گاڑیوں کے ہارن کی وجہ سے یمن نے غصے سے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔
امل جلدی سے اپنے شانے سے کھسکے دوپٹے کو درست کرتی بالکل ڈور کے ساتھ چپک گئی۔۔۔
اس کے ہاتھ پاؤں سرد پڑ گئے۔۔۔ اب وہ کیا کرنے والا تھا۔۔۔! کس سر پرانز کی بات کر رہا
تھا۔۔۔! وہ دل ہی دل میں اللہ سے مدد گو ہوئی۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔ سب کچھ تیار ہے۔۔۔؟۔۔۔ موبائل پر آتی کال کو اٹینڈ کرتے یمن بولا

ٹھیک ہے میں وہی آنے لگا ہوں۔۔۔ یمن کہتے کال کاٹی۔۔۔ یمن کی باتوں کو سنتے امل کا خوف
مزید بڑھ گیا۔۔۔

URDUNovelians

ہم سک سکول جارہے ہی ہیں نا۔۔۔؟ امل ڈرتے ڈرتے کانپتی آواز میں بولی۔۔۔ یمن کے چہرے
پر دلفریب مسکراہٹ آئی۔۔۔

مجھے نہیں جانا سکول۔۔۔ مجھے پھوپھو کے پاس جانا ہے۔۔۔ گھر جانا ہے مجھے۔۔۔ امل
بھرائی آواز میں بولی۔۔۔ لیکن اس کی بات کو یمن نے نظر انداز کر دیا۔۔۔ البتہ چہرے کے
تاثرات کافی سنجیدہ ہو چکے تھے۔۔۔

امل خوف زدہ ہو گئی۔۔۔ وہ بھاگنا چاہتی تھی لیکن یہ ممکن نہیں تھا۔۔۔

.....

کچھ دیر کے سفر کے بعد گاڑی ایک فلیٹ کے آگے آ کر رکی۔۔۔ امل گاڑی رکنے پر باہر کی
طرف دیکھا تو یہاں چھوٹے چھوٹے گھر تھے سکول تو یہاں نہیں تھا کوئی۔۔۔
یمن اپنی طرف کا ڈور کھولے باہر نکلا۔۔۔ اور دوسری طرف آتے امل کا ڈور کھولا لیکن وہ اپنی
جگہ سے ہلی نہیں

امل باہر آؤ۔۔۔ یمن کی کرخت آواز سنتے امل نے اپنی آنکھیں میچیں اور سر نامیں ہلایا

مجھ مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا۔۔۔ مجھے گھر جانا ہے۔۔۔ امل کی بات سنتے یمن قہر برساتی
نظروں سے امل کو دیکھا

اسی وقت باہر نکلو ورنہ مجھے خود بھی نکالنا آتا ہے۔۔۔ یمن اسے ضد پر اٹکے دیکھتا غصیلے لہجے میں
بولا لیکن امل پر اس کی دھمکی کا کوئی اثر نہیں ہوا۔۔۔

آپ بہ بہت برے ہومی میں پھوپھو کو بتاؤں گی۔۔۔ مجھے نہیں نکلنا باہر۔۔۔ امل روتے
ہوئے ہچکی لیتی اٹکتے بولی۔۔۔ اور یمن کے غصے کو مزید ہوا دے گئی۔۔۔ اپنے کوٹ کو اتارتے
گاڑی کی بیک سیٹ پر پھینکتے یمن آگے ہوتے امل کو بازوؤں میں اٹھایا۔۔۔ وہ اس اچانک افتاد پر
کچھ سمجھ نہیں سکی۔۔۔

URDU Novelians

بیچہ نیچے اتاریں مجھ سے۔۔۔ گرنے کے ڈر سے اس نے یمن کی کالر جکڑ لی۔۔۔

میں بار بار بات دوہرانے والوں میں سے نہیں ہوں۔۔۔ یمن امل کے برہم ہونے پر ضبط سے بولا
یمن کے آنے کی خبر پہلے ہی تھی اسی لیے گیٹ کھول دیا گیا تھا۔۔۔ امل کو نفرت ہونے لگی خود
سے بھی اور یمن سے بھی۔۔۔ وہ آخر کیوں آئی تھی یہاں۔۔۔؟

اندر لے جاتے یمن امل کو لاؤنج میں موجود صوفے پر بٹھایا۔۔۔ امل چہرے پر ہاتھ رکھے پھوٹ
پھوٹ کر رونے لگی

کوئی مر گیا ہے جو اس طرح رونا شروع کر دیا ہے۔۔۔ یمن امل کے یوں رونے پر نیچی آواز میں
غرایا۔۔۔ امل اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھے اپنی سسکیوں کو دبانے لگی۔۔۔ نا جانے کیسے
خیالات وہ ذہن پر سوار کر چکی تھی۔۔۔

URDU Novelians

تھوڑی دیر بعد تمہارا نکاح ہے۔۔۔ یمن کی بات سنتے امل کے سر پر جیسے دھماکہ ہوا ہو۔۔۔ اس
نے آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے سامنے کھڑے بے رحم شخص کی طرف دیکھا۔۔۔ وہ عمر
میں چھوٹی ضرور تھی لیکن اتنی سمجھ تو رکھتی ہی تھی۔۔۔

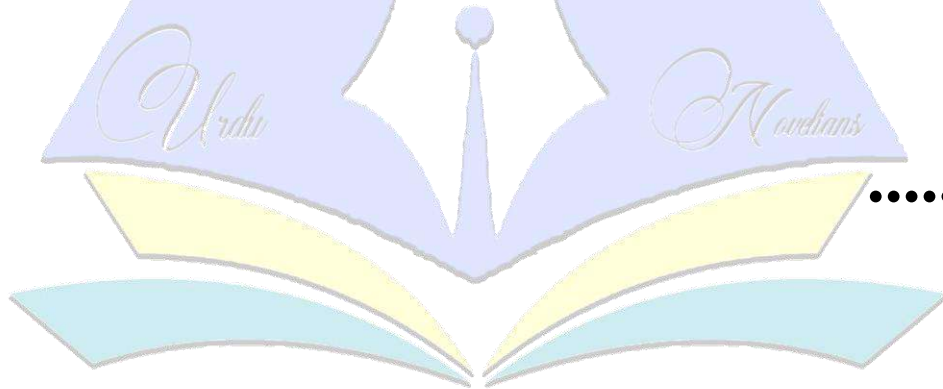
می می میرا۔۔۔! امل کو اپنی سانسیں بند ہوتیں محسوس ہوئی یہ کتنا گھٹیا مزاق کر رہی تھی قسمت
اسکے ساتھ۔۔۔۔

ہمارا۔۔۔ یمن کے منہ سے ادا ہوا لفظ سنتی امل سانس لینا بھول گئی

می می میں آپ سس سے نکاح نہیں کرونگی۔۔۔ امل کھڑی ہوتی یمن کو دیکھتے چیختی اپنے حق میں
بولی تھی

تم سے اجازت نہیں مانگی میں نے۔۔۔ میں نے اسی لیے تمہیں یہ بتایا ہے کہ کوئی بھی واویلا
کرنے کی ضرورت نہیں ہے خاموشی سے سرہاں میں ہلا دینا۔۔۔ یمن امل کی جرات پر استہزاء یہ
مسکراتے اسکا بازو دبوچتے اسے اپنی جانب کھینچتا بولا۔۔۔ وہ نازک سراپے کی لڑکی اسکے کھینچنے پر
لڑکھڑاتے اسکے سینے سے آگئی۔۔۔۔

اور اگر تم نے ایک بار بھی انکار کرنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اور میری بات کو محض دھمکی نا سمجھنا۔۔۔ پہلے تم دیکھ تو چکی ہو۔۔۔ کے میں ری ایکشن نہیں دیتا بلکہ سیدھا ایکشن لیتا ہوں۔۔۔ اپنی عزت پیاری ہے تو چپ کر کے جو میں نے کہا ہے وہ کرنا اچھے بچوں کی طرح۔۔۔ یمن پہلے غصیلے لہجے میں بولتے آخر میں اس کا گال تھپتھپاتے بولا۔۔۔ امل کی سانس سینے میں ہی کہیں دب گئی۔۔۔ وہ امل کے ساتھ ایسا کیوں کرنے لگا تھا۔۔۔؟ وہ تو یہ بھی جانتا تھا کہ امل اس سے بہت زیادہ چھوٹی ہے۔۔۔ پھر اتنا بڑا ظلم آخر اس کے ساتھ کیوں۔۔۔؟ نا جانے کتنے ہی سوال امل کے دماغ میں باری باری آنے لگے۔۔۔



ہمارا اپنا اتنا بڑا بزنس ہے۔۔۔ تمہیں جاب کی ضرورت ہی نہیں تھی پھر آخر کیوں تم یہ ڈاکٹر کی نوکری کر رہے ہو۔۔۔ یا سر آفندی آگ بگولہ ہوتے اپنے سامنے بیٹھے سے بولے جس کے چہرے کے تاثرات سے بخوبی علم ہو رہا تھا کہ ان کی باتوں کا اس پر رتی برابر بھی اثر نہیں ہو رہا۔۔۔

ڈیڈ وہ ہو سپیٹل میں نے بنوایا ہے۔۔۔ اور وہ میرا ہے۔۔۔ میری جاب سے آپ کو کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ یہ میری زندگی ہے میں جو چاہوں وہ کروں۔۔۔ منہاج آفندی کی بات سنتے یاسر آفندی مزید طیش میں آگئے۔۔۔

میرے دوستوں کو جیسے معلوم ہو رہا ہے کہ تم ڈاکٹر بن کر وہاں ہو سپیٹل میں بیٹھے رہتے ہو تو وہ مجھے کالز کر کے پوچھ رہے ہیں معلوم بھی ہے مجھے کتنی شرمندگی اٹھانی پڑ رہی ہے۔۔۔۔

اس میں شرمندگی والی کونسی بات ہے ڈیڈ۔۔۔!! محنت کر کے کمانے میں کیا حرج ہے۔۔۔؟" یاسر کی بات سنتے منہاج غصیلے انداز سے بولا۔۔۔

URDU Novelians

تمہارے نزدیک یہ شرمندگی کی بات نہیں ہے لیکن میرا ایک مقام بنا ہوا ہے سو سائٹی میں۔۔۔ یاسر آفندی ایک بڑے بزنس مین کا بیٹا بڑی بڑی فیکٹریوں زمینوں کا مالک ایک ڈاکٹر کی نوکری

URDU NOVELIANS

کر رہا ہے۔۔۔ اگر اتنا ہی شوق ہے محنت کرنے کا تو اپنا بزنس سنبھال لو۔۔۔ یہ ڈاکٹر کی جاب
!! کرنے کا آخر مقصد ہی کیا ہے۔۔۔

ڈیڈ میں یہی جاب کرونگا۔۔۔ مجھے لوگوں کی پرواہ نہیں ہے جیسا میرا دل چاہے گا میں ویسا ہی
کرونگا۔۔۔ یہ میری زندگی ہے لوگوں کی نہیں۔۔۔ جسے باتیں کرنی ہیں وہ کرے۔۔۔ منہاج
غصے سے اٹھتے سامنے ہی صوفے پر شان سے بیٹھے یاسر آفندی سے بولتے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

میں تمہیں یہ نوکری ہرگز نہیں کرنے دوں گا منہاج۔۔۔ تم میرے بیٹے ہو یا سر آفندی کے۔۔۔
یاسر غصے سے بڑبڑائے۔۔۔

.....

URDU Novelians

آپ کا نکاح یمن خانزادہ ولد سعید خانزادہ سے سکھ رائج الوقت اسی لاکھ حق مہر کے عوض طے پاتا
ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟ وہ بے جان مورتی بنی اس بے رحم ظالم بے حس انسان
کے ساتھ خوفزدہ سی بیٹھی تھی۔۔۔ اس کا دل چاہ وہ زور سے چیخے روئے اپنے خدا سے پوچھے اتنی

چھوٹی عمر میں اس سے اتنے بڑے امتحان کیوں لے رہا ہے۔۔! پہلے باپ کی موت پھر اچانک اپنی جان سے عزیز دوست کو چھوڑ کر یہاں آ جانا اور یہاں آ کر ذلت سہنا اسکے بعد ایک اور نیا اسکے لیے کڑا امتحان۔۔۔ اسکے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا تھا۔۔؟ یہ اسکے لیے کسی صدمے سے کم نہیں تھا یوں اچانک یہ سب۔۔۔

آپ کا نکاح یمن خانزادہ ولد سعید خانزادہ سے سکھ رانج الوقت اسی لاکھ حق مہر کے عوض طے پاتا ہے کیا آپ کو یہ قبول ہے۔۔۔؟ اہل کے کوئی جواب نادینے پر مولوی کچھ دیر کے بعد پھر سے اپنی بات دوہرائی۔۔۔ غصے سے یمن کی رگیں تن گئیں۔۔۔ وہ جو سوچوں میں گم تھی اپنے ہاتھ پر یمن کے ہاتھ کا دباؤ محسوس کرتی ہوش میں آئی۔۔۔

قرب و دل ہے۔۔۔ ٹوٹا پھوٹا لفظ اس کے منہ سے ادا ہوا۔۔۔ مولوی کو اس بچی پر بہت ترس آیا لیکن اسے بھی اپنی جان عزیز تھی اسی لیے خاموشی سے اپنا فریضہ انجام دے رہا تھا

دوسری تیسری بار پوچھنے پر بھی اہل نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔ جب پیپر ز اسکے سامنے کیے گئے تو پینسل پکڑے وہ سائن کرنے لگی لیکن ہمت جواب دے چکی تھی۔۔۔ ہاتھ مسلسل کانپنے کی وجہ

سے وہ نام نہیں لکھ پار ہی تھی۔۔۔ یمن یہ دیکھتے ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھتے اسکے لکھنے میں مدد کی۔۔۔ یمن کی اس حرکت پر امل مزید خوفزدہ ہوتی اس سے تھوڑا دور کھسکی۔۔۔ اور اسکی یہ حرکت یمن کے غصے میں مزید اضافہ کر گئی۔۔۔ لیکن وہاں دوسروں کی موجودگی کے باعث اس نے کچھ نا کہا۔۔۔

مبارک ہو یمن۔۔۔ وہاں کھڑے یمن کے کچھ دوست مسکراتے ہوئے یمن کو مبارکباد دینے لگے۔۔۔ یمن مبارکباد وصول کرتے ان سب کے ساتھ ہی باہر کی طرف گیا۔۔۔ امل یمن کے باہر جاتے ہی اپنی چادر چہرے سے ہٹاتے خوفزدہ نظروں سے مدد کے لیے ارد گرد دیکھا

پھھ پھو پھوپل پلپلز آ جاؤ۔۔۔ بابا۔۔۔ زمل۔۔۔ "امل روتی ہوئی کانپتی آواز سے سب کو پکارنے لگی۔۔۔ لیکن وہاں کوئی ہوتا تو اس کی پکار سنتا

.....

ریزائن دینا تھا نا تمہیں کیا ہوا۔۔۔؟ ریزائن نہیں دیا۔۔۔!! ہانیہ پیشینٹ کے روم سے نکلتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے آگے بڑھ رہی تھی کے پیچھے سے آتی بھاری مردانہ آواز پر اس کے قدم وہی رک گئے۔۔۔ اس آواز کو سنتے دل جیسے دھڑکنا بھول گیا ہو۔۔۔ وہ صبح پہلے تو پریشان تھی کے منہاج آفندی سے ملاقات ہوگی تو وہ اپنے لفظوں سے اسے اذیت دے گا۔۔۔ لیکن جب اس سے کوئی آمناسا منانا ہو تو ہانیہ پر سکون ہو گئی کے شاید وہ آج آیا ہی نہیں۔۔۔ اس نے کل غصے میں تو یہ بول دیا تھا کہ یہ ریزائن دے دے گی اور دے بھی دیتی اگر زمل اور شائستہ بیگم کی فکر نا ہوتی تو۔۔۔

آپ کون ہوتے ہیں مجھ سے یہ پوچھنے والے۔۔۔!! میری مرضی میں ریزائن دول یا نادول۔۔۔ ہانیہ پلٹے بغیر خود میں ہمت جمع کرتی بولی۔۔۔

URDUNovelians

تم شاید بھول گئی ہو کہ یہ ہو اسپٹل میرا ہے منہاج آفندی کا اور مجھ سے کل تم خود بول کر گئی تھی کے میں ریزائن دوں گی۔۔۔ منہاج ایک بار پھر سے جتاتے بولا۔۔۔

آپ بار بار میرا ہو سپیٹل کہہ کر کیا جتانے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔ میں یہاں کوئی ملازمہ نہیں ہوں۔۔۔ ناہی یہاں سے بھیک مانگنے آتی ہوں۔۔۔ میں نے دن رات انتھک محنت کر کے یہ ڈگری حاصل کی ہے۔۔۔ میں یہاں جو بحیثیت ڈاکٹر میرا فرض ہے وہ نبھانے آتی ہوں۔۔۔ اور محنت کرونگی اور مجھے میری محنت کا معاوضہ ملا کرے گا۔۔۔ ہانیہ منہاج کے پھر سے میرا ہو سپیٹل کہنے پر غصے سے پلٹی چہرہ اس کی طرف کرتی غصے سے بولی

اور تم جانتی ہو گی اچھے سے کہ یہ جو ڈگری تم نے انتھک محنت کر کے حاصل کی ہے میں اگر چاہوں تو منٹوں میں تم سے یہ چھین سکتا ہوں۔۔۔ منہاج استہزاء یہ مسکراتے گہرا سانس فضا کے سپرد چھوڑتے بولا

آپ اور کر بھی کیا سکتے ہیں۔۔۔ آپ کو صرف دوسروں کا حق مارنا سکھایا گیا ہے کیونکہ آپ کے بابا نے بھی دوسروں کے حق ہڑپے۔۔۔

انف از انف ہانیہ۔۔۔۔ منہاج کی مسکراہٹ ہانیہ کے غصے کو مزید بڑھا گئی۔۔۔ وہ غصے سے بول رہی تھی کہ اسکی بات سننا منہاج آپے سے باہر ہوتے گر جا۔۔۔ ہانیہ کی سانسیں اٹک گئیں۔۔۔ شاید غصے میں اس نے زیادہ ہی بول دیا تھا لیکن اس نے کونسا جھوٹ بولا تھا یہی سوچتے اس میں پھر ہمت آئی۔۔۔

کیا ہوا سچ کڑوا لگا۔۔۔ ہانیہ طنزیہ بولی۔۔۔ تین قدم کے فاصلے پر کھڑا منہاج آگے ہوتے اس کے بالوں کو جکڑے اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا۔۔۔ اس اچانک حملے پر ہانیہ کچھ سمجھ ناسکی لیکن بالوں پر منہاج کی سخت پکڑ پر وہ کراہی۔۔۔

مجھے تو یہ سکھایا گیا لیکن تمہیں تو چھوٹے بڑے کی تمیز تک نہیں سکھائی گئی۔۔۔۔ منہاج کی گرم سانسوں کی تپش سے ہانیہ کو اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

آپ جیسے لوگوں سے اسی طرح بات کرنی چاہیے۔۔۔ تمیز آپ کو دی جائے اس قابل ہی نہیں ہو
آپ۔۔۔ ہانیہ اپنے بال چھڑوانے کی ایک ناکام کوشش کرتی بولی۔۔۔ منہاج کا جبر اتن
گیا۔۔۔ رگیں تن کروا صبح نظر آنے لگیں۔۔۔

جس کے سامنے اپنی یہ بکو اس کر رہی ہو پتا بھی ہے کون ہے وہ۔۔۔

ہاں معلوم ہے مجھے۔۔۔ وہ ایک وحشی درندہ ہے جس نے چہرے پر معصومیت کا ماکس چڑھائے دنیا
کو دھوکے میں رکھا ہوا ہے بلکہ اصلیت تو یہ ہے کہ وہ ایک لڑکی کو اکیلے میں اپنی مردانگی دکھا کر
ڈرانے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔ ہانیہ کاٹدار لہجے میں بولی

اتنا ہی بولو جتنا تم سہہ سکو۔۔۔ تم نے مجھے درندہ کہنا پہلے تو نہیں لیکن اب تمہیں دکھاؤں گا کہ
درندگی کیا ہوتی ہے!! وحشت کیا ہوتی ہے۔۔۔!! تم سکون کے لیے، اپنوں کے لیے تڑپو گی۔۔۔
رحم کی بھیک مانگو گی لیکن تمہیں خوشی، سکون رحم نصیب نہیں ہو گا۔۔۔ اپنے کہے ہر الفاظ کی
قیمت تمہیں چکانی پڑے گی۔۔۔ منہاج اپنی غصے سے ہوئیں سرخ آنکھوں سے ہانیہ کی خوفزدہ

آنکھوں میں دیکھتے سرد بر فیلے لہجے میں بولا۔۔۔ ہانیہ کو لگا اس کی روح پرواز کر جائے گی اللہ کے پاس۔۔۔ ایک تو اس کا وحشیانہ انداز اور اوپر سے اسکی باتیں ہانیہ کے ہاتھ پاؤں خوف سے سرد پڑ گئے۔۔۔

مج مجھے ڈرا کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہو۔۔۔؟ کیا تمہیں لگتا ہے کے میں ڈر جاؤنگی۔۔۔؟ اگر ایسا لگتا ہے تو یہ تمہاری خوش فہمی ہے۔۔۔" ہانیہ کہاں پیچھے ہٹنے والوں میں سے تھی۔۔۔ یہ سچ تھا کے وہ خوفزدہ ہو گئی تھی لیکن وہ یہ بات منہاج پر تو بالکل بھی واضح نہیں ہونے دے سکتی تھی۔۔۔

میں ڈرا نہیں رہا اور نا ہی میں ایسی تھر ڈکلاس حرکتیں کرتا ہوں۔۔۔ صرف کچھ ہی دن ہیں تمہارے پاس۔۔۔ میں نے کہا تھا نا تمہیں کے منہاج آفندی کو جو چیز پسند آجائے تو وہ اسے حاصل کر لیتا ہے کسی کا باپ بھی نہیں روک سکتا منہاج آفندی کو۔۔۔ ہانیہ کی بات سنتے منہاج اس کے بالوں پر پکڑ مزید مضبوط کرتے اسکا چہرہ قریب کیے بولا۔۔۔ ہانیہ کو اپنے سر میں شدید درد کی لہریں اٹھتی محسوس ہوئیں اور منہاج کی کہی بات سنتے تو اس کے رنگ اڑ گئے۔۔۔ اس نے ایسا کب کہا تھا ہانیہ کو تو ایسی کوئی بات یاد نہیں تھی اگر اس نے ایسا کچھ کہا ہو تا تو اسے یاد تو ہوتی بات۔۔۔

آج آؤنگاتمہارے گھر۔۔۔ چچی سے بھی ملاقات ہو جائے گی۔۔۔ ہانیہ کی بولتی بند ہوتے دیکھتے
منہاج اسکے بالوں پر پکڑ ڈھیلی کرتے اسکے چہرے پر جھولتی بالوں کی لٹ کوکان کے پیچھے اڑتے
بولا۔۔۔ منہاج کے ایسا کرنے پر ہانیہ ہوش کی دنیا میں لوٹی اور اسکی بات پر غور کرتے ہانیہ کے
رنگ اڑے۔۔۔ بالوں پر پکڑ ڈھیلی محسوس کرتے اس نے قدم پیچھے لیے۔۔۔ وہ اسکے گھر۔۔۔

ایسا ہرگز نہیں ہونے دوں گی میں۔۔۔ ہانیہ جانتی تھی کہ منہاج کو دیکھتے اسکی ماں کی طبیعت پھر
سے خراب ہو جائے گی اسی لیے سوچتی کچھ کہنے کے لئے اس نے لب واکے۔۔۔

اتنے سال بیت گئے تب تو تم آئے نہیں اب کس منہ سے آؤ گے ہمارے گھر۔۔۔ "وہ کمزور نہیں
پڑنا چاہتی تھی ناہی اسکے سامنے جھکنا چاہتی تھی اسی لیے اپنے خوف پر قابو پاتی بولی۔۔۔

تمہیں کس نے کہا کہ میں آیا نہیں۔۔۔ منہاج ہانیہ کی کمر میں بازو ڈالے اسے قریب کرتے بولا۔۔۔ ہانیہ بروقت اسکے سینے پر ہاتھ رکھ لیا ورنہ وہ ضرور اسکے سینے سے لگ جاتی۔۔۔ منہاج کی اس حرکت پر ہانیہ کا پارہ ہائی ہو گیا اس نے منہاج کی کہی بات پر تو غور ہی نہ کیا۔۔۔

یہ کیا واہیات حرکت ہے۔۔۔ مجھے ویسی لڑکی سمجھنے کی غلطی ہر گز نہ کرنا جن سے تم اپنی راتیں رنگی

شٹ اپ۔۔۔ ہانیہ کی بات کاٹتے منہاج کرخت آواز سے بولا۔۔۔

اگر میں نرم رویے سے پیش آرہا ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم غلط بولتی جاؤ۔۔۔ منہاج کی بات سنتے ہانیہ کو ایک اور صدمہ لگا یہ ابھی اسکا نرم رویہ تھا۔۔۔ اگر یہ نرم تھا تو پھر سخت کیسا ہو گا۔۔۔ سوچتے ہی وہ دل ہی دل میں استغفرُ اللہ بولی۔۔۔

میں غلط نہیں بول رہی۔۔۔ امیر زادے یہی تو کرتے ہیں۔۔۔ دوسروں کی مجبوریوں کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔۔۔ غریبوں کی بہن بیٹیوں کی عزت سے کھیلنے۔۔۔ آہہ

اب اگر تم نے بکو اس کی تو زبان گدی سے نوچ لو نگا۔۔۔ ہانیہ خاموش ہونے کی بجائے مزید طنز یہ لہجے میں بول رہی تھی کہ منہاج اس کا جبراً دبوچے گر جا۔۔۔ اس کی گرجدار آواز وہاں گونجی۔۔۔ اگر اس وقت ہانیہ کی جگہ کوئی اور لڑکی موجود ہوتی تو ضرور منہاج کے غصے کو دیکھتی اپنے ہوش و حواس کھو چکی ہوتی۔۔۔ لیکن یہ ہانیہ تھی جس نے جھکنا سیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔ منہاج کی اس سفاکیت پر ہانیہ کی آنکھیں نم ہوئی اسے لگا اسکے دانت ٹوٹ جائیں گے اس قدر مضبوطی سے منہاج نے اس کا جبراً دبوچا ہوا تھا۔۔۔

تمہارا صاف مطلب یہی ہے کہ میں ہوس پرست ہوں۔۔۔ اگر میں ایسا ہوتا تو میرے لیے تمہیں حاصل کرنا مشکل نہیں تھا۔۔۔ لیکن خیر اب تم نے مجھ پر یہ بھی الزام لگا ہی دیا ہے تو کیوں نا میں یہ سچ کر کے دکھا دوں۔۔۔ منہاج کی بات سنتے ہانیہ کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔۔

نہی نہیں ن۔۔۔ ہانیہ بول نہیں پارہی تھی اور اس ظالم کی پکڑ بھی اتنی مضبوط تھی کہ وہ اس کے ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھڑوا نہیں پارہی تھی

بس اتنی ہی ہمت تھی۔۔۔ اسی لیے کہہ رہا ہوں کہ اتنا ہی بولو جتنا تم میں بعد میں سہنے کی ہمت ہو۔۔۔ ہانیہ کے چہرے پر خوف کے تاثرات دیکھتے منہاج استہزایہ لہجے سے بولے۔۔۔ چہرے کے تاثرات مزید حد تک سنجیدہ ہو چکے تھے۔۔۔ ہانیہ کے نہیں کہنے پر اس کا غصہ مزید بڑھاتا تھا کیا اسے اس پر اتنا بھی یقین نہیں ہے کہ یہ اسکو تکلیف نہیں پہنچائے گا۔۔۔

ہانیہ کی آنکھ سے نکلے آنسو کو گال پر پھسلتے دیکھتے منہاج بے ساختہ ہی ہانیہ کے چہرے کو چھوڑا اور اسکی گردن میں ہاتھ ڈالے اسے پاس کرتے اسکے گال پر لب رکھتے اس موتی کو چننا۔۔۔ ہانیہ کے پاؤں تلے سے جیسے زمین کھسک گئی ہو۔۔۔

ہائے اللہ۔۔۔ وہ دونوں اسی پوزیشن میں کھڑے تھے کہ پیچھے سے آتی آواز پر ہانیہ ہوش کی دنیا میں آتے منہاج کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے دور دھکیلنے کی ناکام کوشش کی۔۔۔ لیکن منہاج

آفندی ایک چٹان جیسا تھا جسے اپنی جگہ سے ہلانا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن تھا اور اس نازک لڑکی کے بس میں تو بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

ہانیہ کے گال پر ناک رکھتے اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتارتے وہ دنیا سے بیگانہ ہو چکا تھا۔ پیچھے سے آتی آواز سے وہ پہچان گیا تھا کہ کون ہے وہ۔۔۔

اچھا لگا آج تمہارے ساتھ یہ کچھ لمحات گزار کر۔۔۔ تمہاری یہ تم کہنے کی عادت بھی میں جلد ہی بدلوں گا ٹیک کیئر۔۔۔ پیچھے ہوتے منہاج ہانیہ کے شانے پر کھسکے دوپٹے کو پکڑے اس کے سر پر دیتے مسکراتے اسکے کان کے قریب جھکتے آہستہ آواز میں بولا۔۔۔ ہانیہ ضرور اسے بہت کچھ سناتی لیکن وہ اس وقت اپنے ہوش میں ہی کب تھی۔۔۔ اس نے تو منہاج کی بات ٹھیک سے سنی ہی نہیں تھی۔۔۔ اس کی نظر منہ میں دوپٹہ دیے چہرہ دوسری طرف کیے کھڑی نرس پر تھی۔۔۔ منہاج اس کا گال تھپتھپاتے وہاں سے چلا گیا۔۔۔ اسے کسی کی بھی پرواہ نہیں تھی۔۔۔ لیکن ہانیہ کو تو تھی۔۔۔ اسکی عزت کا سوال تھا۔۔۔

میڈم سر آپ کے کیا لگتے ہیں۔۔۔؟ منہاج کے جانے کے بعد نرس تفتیشی انداز میں وہاں ساکت کھڑی ہانیہ سے بولی۔۔۔ وہ تو صدمے میں تھی ان کے سر تو ایسے نہیں ہیں۔۔۔ انہوں نے تو کبھی کسی لڑکی کو لفٹ نہیں کروایا لیکن اس لڑکی کے ساتھ یوں۔۔

وہ میرے۔۔۔ آپ کا کام یہاں میری جاسوسی کرنا ہے کیا۔۔۔؟ آپ جا کر پشینٹ کو چیک کریں۔۔۔ ہانیہ پہلے تو کچھ سمجھ ناپائی لیکن پھر غصے سے بولی

میڈم توبہ ہے میں آپ کی جاسوسی کیوں کرونگی۔۔۔ میں تو پشینٹ کو ہی دیکھنے جا رہی تھی لیکن کچھ اور ہی دیکھنے کو مل گیا۔۔۔ نرس آخر والی لائن بے حد کم آواز میں بولی

URDUNovelians

کیا کہا آپ نے۔۔۔؟

کچھ نہیں۔۔۔ نرس سٹیٹاتی بولی

کزن ہیں وہ میرے۔۔۔ انگلیجمنٹ ہو چکی ہے ہماری جلد ہی شادی ہونے والی ہے۔۔۔ ہانیہ کو آخر کار کوئی ناکوئی جھوٹ بولنا ہی پڑا اور نہ وہ نرس اس کے بارے میں کیا سوچے گی یہی سوچتے اس کا دل پھٹا جا رہا تھا نرس کو تو سن کر ایک اور جھٹکا لگا۔۔۔ ان کو تو آج تک نہیں معلوم ہوا تھا کہ سر کی منگنی ہو چکی۔۔۔ یاسر آفندی کے بیٹے کی منگنی ہو چکی ہے اور شادی بھی ہونے والی ہے لیکن کسی کو خبر ہی نہیں یہ کیسے ممکن تھا۔۔۔

اب لگ گیا ناپتا۔۔۔! اب جائیں اور جا کر پیشینٹس کو دیکھیں۔۔۔ ہانیہ غصیلے انداز میں بولی۔۔۔

آج کل کی جزیشن کو کیا ہو گیا ہے منگنی ہی ہوئی ہے اور ایسے سرعام یہ کرتے پھر رہے ہیں ہمارے دور میں تو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا تھا کہ شادی ہو کس سے رہی ہے۔۔۔! "دل ہی دل میں سوچتے نرس ہانیہ کے حکم پر اثبات میں سر ہلاتی چلی گئی۔۔۔ اس کی حالت سے صاف لگ رہا تھا کہ اسے گہرا صدمہ لگا ہے۔۔۔۔

نرس کے جانے کے بعد وہاں کھڑی ہانیہ ہاتھ کی مٹھی بناتی غصے پر قابو پانے لگی۔۔۔

جان لے لوں گی تمہاری میں۔۔۔ نم آنکھیں ضبط سے میچیں ہانیہ بولی۔۔

اسے خود سے گھن آنے لگی۔۔۔ منہاج کے لیے نفرت اور بڑھ گئی۔۔۔

وہ پھر سے ہماری زندگی کی خوشیاں چھیننے آیا ہے لیکن اب کسی کی خوشیاں چھینی جائیں گی تو وہ تم ہو
گے منہاج آفندی۔۔ سوچتے ہانیہ آگے بڑھ گئی

.....

زمل نام ہے اس کا۔۔۔ باپ کی موت جب وہ چھوٹی تھی تب ہی ہو گئی۔۔۔ ایک بہن ہے وہ ڈاکٹر
بنی ہے۔۔۔ انکی ماں لوگوں کے کپڑے سلائی کرتی ہے۔۔۔

کوئی ریلیٹیوز (رشتے دار) نہیں ہیں کیا انکے۔۔۔؟

URDU NOVELIANS

نہیں ارد گرد معلومات لینے سے یہی معلوم ہوا ہے کہ یہ دونوں بہنیں چھوٹی تھیں جب انکی ماں انہیں یہاں لائی اکیلے ہی رہ رہی ہیں کبھی کوئی نہیں آیا۔۔۔۔

کون سی کلاس میں پڑھتی ہے۔۔؟ موہن راج سامنے لیپ ٹاپ کی سکرین پر جگمگاتی تصویر کو دیکھتے کان میں لگے بلوٹو تھ کے ذریعے مومکیش سے مخاطب تھا۔۔

ٹینتھ (دسویں) میں پڑھتی ہے۔۔۔ نئی نئی کلاس شروع ہوئیں ہیں۔۔۔ گورنمنٹ سکول
ہے۔۔۔۔۔ مڈل کلاس ہیں۔۔۔

ان کے گاؤں کے پاس شہر ہے۔۔۔ وہاں کوئی اچھا پرائیوٹ سکول ضرور ہو گا۔۔۔ تم ایسا کرو
کے کسی اچھے سے سکول کی انفارمیشن لو یہ کام جلدی ہونا چاہیے سمجھ تو گئے ہو گے تم کے میں کیا
چاہتا ہو۔۔۔! موہن راج اپنے لبوں پر عجیب مسکراہٹ سجائے بولا

URDU NOVELIANS

موہن یار میں ابھی بھی تم سے یہی کہوں گا کہ جانے دو یار۔۔۔ ہم واپس چلتے ہیں۔۔۔ موکیش
سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ موہن کیا سوچ رہا ہے کیا کرنا چاہ رہا ہے

تمہیں جانا ہے تو تم چلے جاؤ میں نے تمہیں روکا نہیں ہے اور نا ہی روکوں گا۔۔۔ مجھے فحال واپس
نہیں جانا۔۔۔ موہن سپاٹ لہجے میں بولا

میں تمہیں اکیلے چھوڑ کر کیسے جاسکتا ہوں یار۔۔۔

تو ٹھیک ہے جیسا میں نے کہا ہے وہ کرو۔۔۔ موہن کہتے کال کاٹ دی دوسری طرف موکیش
موہن کی ضد پر گہر اسانس بھرتے رہ گیا

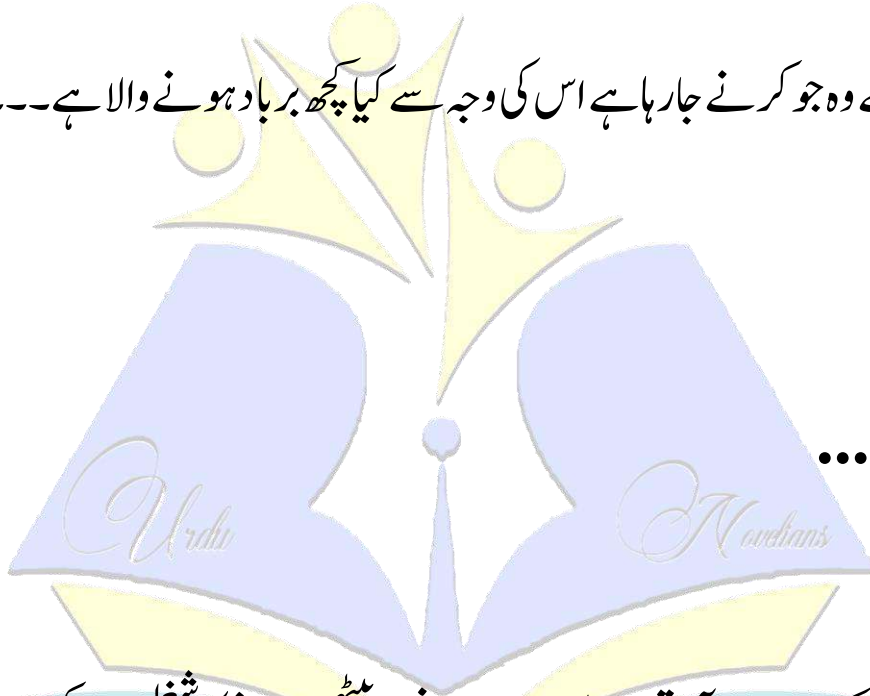
URDUNovelians

موہن سامنے تصویر کو غور سے دیکھنے لگا۔۔۔ موکیش نے بتایا تھا کہ اس کی کوئی تصویر ایسی
نہیں ملی جس میں اسکا چہرہ دکھائی دے۔۔۔ موہن اسکی آنکھوں کو دیکھنے لگا۔۔۔ اس دن کا منظر
اسکی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔۔۔ جب اس نے پلٹتے دیکھا تھا۔۔۔

روم میں ایک جاندار قہقہہ گونجا۔۔۔

جلد ہی ملاقات ہوگی۔۔۔ موہن قہقہہ لگاتے بولا۔۔۔

وہ ناواقف تھا کہ وہ جو کرنے جا رہا ہے اس کی وجہ سے کیا کچھ برباد ہونے والا ہے۔۔۔ سب بدل جائے گا۔۔۔



یمن تھوڑی دیر کے بعد اندر آیا تو وہ ویسے ہی صوفے پر بیٹھی رونے کا شغل پورا کر رہی تھی۔۔۔
یمن اس کے پاس جا کر بیٹھا۔۔۔ یمن کے قریب بیٹھنے پر امل کھسکتی تھوڑی سی دور ہوئی۔۔۔

یہ رونادھونا بند کرو۔۔۔ نکاح کیا ہے تم سے میں نے۔۔۔ کوئی ظلم نہیں ہوا تم پر۔۔۔ یمن اس کی ہچکیوں کو سنتا بیزاری سے بولا۔۔۔

میں میں ماموں اور پھوپھو کو سب بتاؤنگی۔۔۔ اہل اپنے ہاتھ کی پشت سے اپنے رخسار پر
پھسلے آنسوؤں کو صاف کرتی بھرائی آواز میں بولی

کیا بتاؤنگی۔۔۔؟ یمن اس کی بات سننا استہزایہ مسکرایا

آپ بہہ بہت برے ہو آپ نے مجھ سے زبردستی نکاح کیا۔۔۔؟ اہل روتی ہوئی بولی۔۔۔

اچھا تو پھر تمہارے بتانے سے کیا ہو گا۔۔۔؟ کیا کہہ لیں گے وہ مجھے۔۔۔؟ نکاح تو ہو چکا ہے اب
کوئی کچھ نہیں کر سکتا نکاح سے پہلے کسی کی اتنی ہمت نہیں تھی کہ تمہیں آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے مجھ
سے جدا کر سکے۔۔۔ اب تو تم میرے نکاح میں ہو۔۔۔ تم پر تمہارے وجود پر تمہاری سانسوں پر
پورا حق رکھتا ہوں اب میں۔۔۔ تم انہیں بتاؤنگی تو تمہاری پھوپھو بیچاری کیا کر لیں گی وہ تو خاموشی
سے اپنی عزت کی خاطر تمہیں مجھے سوئپ دیں گی۔۔۔ اسی لیے اگر اپنی جان پیاری ہے۔۔۔ خود

کے وجود کو اذیت سے دوچار نہیں کرنا چاہتی تو خاموش ہی رہنا۔۔۔ "یمن کی باتیں سنتے امل کو اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرے کے پردے لہراتے نظر آنے لگے۔۔۔

آہہ۔۔۔ امل کچھ نا سمجھتے کھڑی ہوتی وہاں سے بھاگنے لگی لیکن یمن صوفے سے ٹیک لگائے اس کی نازک کلائی جکڑتے اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔ امل یمن کے کھینچنے پر اس کے سینے پر آکر گری۔۔۔

اپنی پھوپھو کی طرح بہت تیز ہو لیکن یہ بات دماغ میں بٹھالو کے یمن خازنہ کی قید سے رہائی حاصل کرنا آسان نہیں ہے۔۔۔ یمن امل کی نازک کمر میں اپنا بازو ڈالے اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا۔۔۔

URDUNovelians

آپ سس سے اچھے ت تو براق بھائی ہیں۔۔۔ امل غصے سے بولنا چاہا لیکن آواز بھر آئی۔۔۔

آئندہ اگر میں نے تمہارے منہ سے اپنے علاوہ کسی دوسرے کا نام بھی سنا تو زبان کھینچنے میں وقت نہیں لگے گا۔۔۔ یمن امل کی بات سنا غرایا۔۔۔ امل کے منہ سے سسکاری نکلی اسے لگا اسکے کانوں کے پردے پھٹ جائیں گے۔۔۔

اب چلتے ہیں تمہارا ایڈمیشن کروانے میری چھوٹی مسز۔۔۔ اور یہ آنسو بہانا بند کرو ورنہ تمہاری پھوپھو سمجھیں گی نا جانے کتنے ظلم ڈھائے ہیں میں نے انکی بھتیجی پر۔۔۔ یمن امل کے بھیگے چہرے کو دیکھتے نا گواری سے بولا۔۔۔

امل کے کانپنے کو محسوس کرتے یمن متبسم ہوا۔۔۔

آپ نے جو کیا اس سس سے بڑا ظلم کیا ہو سکتا ہے۔۔۔!! امل نفرت بھرے لہجے میں روتی ہوئی بولی

نہیں میری جان یہ ظلم نہیں ہے تم ابھی ناواقف ہو ظلم سے لیکن تم میری زندگی میں آگئی ہونا تو!! میں تمہیں بہت اچھے طریقے سے بتاؤں گا کہ ظلم کسے کہتے ہیں۔۔۔

یمن کے کانوں میں کسی کی سسکاریاں، منتیں، دردناک چیخیں گونجی۔۔۔ وہ دردناک لمحات یاد کرتے یمن سنجیدگی سے بولا۔۔۔ یمن کے انداز سے امل کو اپنے خشک حلق میں کانٹے چھتے محسوس ہوئے۔۔۔

اب چلیں یا پھر میرے ساتھ مزید وقت گزارنا ہے۔۔۔ یمن امل کی ٹھوری پر لب رکھتے بولا۔۔۔ اسکی اس بے باک حرکت پر امل پیچھے ہونے لگی لیکن اس کی کمر میں یمن کا بازو حائل تھا۔۔۔

مج مجھے پھوپھو پاس جانا ہے۔۔۔ امل کے رونے میں مزید اضافہ ہو گیا۔۔۔ لیکن اس کی پھر سے پھوپھو کی رٹ سنتے یمن اسکی ٹھوری پر دانت گاڑھے۔۔۔ امل کی چیخ نکلی۔۔۔

یہ پھوپھو نام کی رٹ چھوڑ دو۔۔۔ اب تمہارے رونے کی آواز مجھے نہیں آئے۔۔۔ چلو۔۔۔ یمن امل کو دیکھتے غصے سے بولتے اسے پیچھے کرتے کھڑا ہوا۔۔۔ امل کھڑی ہونے لگی کے کانپنے کی وجہ

سے وہ لڑکھڑاتے گرنے لگی لیکن یمن بروقت اسے تھام لیا۔۔۔ امل یمن کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑا

ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں اور تم یوں ڈرتے کانپ رہی ہو۔۔۔ یمن متبسم ہوتے گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔ امل تو اس کی بات پر غور ہی نہیں کر رہی تھی وہ تو بس دل ہی دل میں خدا سے دعا گو تھی کہ جلدی سے وہ یہاں سے چلی جائے پھر دوبارہ کبھی اس جلاد کے سامنے نہیں آئے گی

امل کی چادر درست کیے اسکی کلائی جکڑے وہ اس کے ساتھ چلتے امل کو باہر لے کر گیا۔۔۔ امل بے جان مورتی کی طرح اس کے ساتھ چلنے لگی۔۔۔ گارڈ ڈور کھولنے کے لیے آگے بڑھنے لگا کہ یمن اسے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا اور آگے بڑھتے خود ڈور کھولا۔۔۔ امل کے بیٹھنے کے بعد اسکی طرف سے ڈور بند کیے دوسری جانب جاتے یمن ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے گاڑی سٹارٹ

کی۔۔۔ مسلسل ہاتھ کانپنے کی وجہ سے امل نے ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں الجھالیا تاکہ اس کی کپکپاہٹ یمن نادیکھ لے۔۔۔

یمن نے موبائل پر آتی بار بار کالز کو دیکھا۔۔۔ اسے اچانک ایک میٹینگ آگئی تھی اسی لیے وہ امل کو لے جانے لگا تھا۔۔۔ ایک نظر اس نے ساتھ بیٹھی امل کو دیکھا۔۔۔ اور پھر سے نظروں کا رخ سامنے کر لیا۔۔۔

.....

آ رہی ہوں۔۔۔ دروازے پر ہوتی مسلسل دستک پر شائستہ بیگم بولتی دروازے کی طرف بڑھیں دروازہ کھولا تو سامنے ہی ایک شخص وائٹ شرٹ بلیک پینٹ اور بلیک ہی کوٹ میں ملبوس ہاتھ میں کوئی رجسٹر پکڑے کھڑا تھا اسکے ساتھ ہی ایک خاتون کھڑی تھیں۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔ سامنے کھڑی خاتون نے مسکراتے سلام کیا

و علیکم السلام۔۔۔ جی آپ کون ہیں۔۔۔؟ شائستہ بیگم سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھتے پوچھا

ہم سکول سے آئیں ہیں۔۔۔ آپ کی بیٹی کے ایڈمیشن کو لے کر ایک اہم بات کرنی ہے۔۔۔ اس عورت کی بات سنتے شائستہ بیگم اثبات میں سر ہلاتے انہیں اندر آنے کی اجازت دی۔۔۔

ہانیہ کچن سے نکلی تو سامنے ہی لاؤنج میں انہیں دیکھتے سر پر دوپٹہ درست کیے لاؤنج میں گئی۔۔۔

ہم پرائیوٹ سکول سے آئیں ہیں۔۔۔ ہمارے سکول کا معیار بھی کافی اچھا ہے۔۔۔ اور ہم آج کے دنوں میں ان بچوں کو ایڈمیشن دے رہے ہیں جو بہت محنتی ہیں لیکن حالات ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے یا تو سکول نہیں جاتے یا پھر کسی چھوٹے سکول ایڈمیشن لے لیتے ہیں۔۔۔ ہمارے سکول کا نام تو سنا ہی ہو گا آپ نے بہت اچھی تعلیم دی جاتی ہے۔۔۔ آپ کی بیٹی کانویں کارزلٹ دیکھا آپ نے ماشاء اللہ بہت اچھے نمبر لیے۔۔۔ ہم یہاں اس لیے آئے ہیں کہ آپ اپنی بیٹی کا ایڈمیشن ہمارے سکول کروائے۔۔۔ وہ عورت ساری بات بولتی آخر میں اپنی مطلب کی بات

کہتی تھوڑی دیر چپ ہوئی اور سامنے ہی بیٹھیں شائستہ بیگم کے چہرے کے تاثرات جانچنے لگی

دیکھیں آپ فیس کی فکر ناکی جیسے گا۔۔۔ ہمارے سکول میں ہر سال میں کچھ ذہین بچوں کا فری ایڈمیشن کیا جاتا ہے اور فیس بھی نہیں لی جاتی ان سے۔۔۔ وہ عورت پھر سے بولی۔۔۔ ہانیہ کو ان کی بات سن کر حیرانگی ہوئی۔۔۔

جی ہم بچی کا ایڈمیشن سکول میں کروا چکے ہیں اسکی کلاس شروع ہو چکی ہیں۔۔۔

کوئی پر اہلم نہیں ہے زیادہ دیر نہیں ہوئی ہمارے سکول میں تو ابھی بھی بہت زیادہ نئے سٹوڈنٹس آرہے ہیں ایڈمیشنز ہو رہے ہیں۔۔۔ شائستہ بیگم کی بات سنتی وہ عورت جھٹ سے بولی جیسے وہ سب کچھ پہلے ہی رٹے بیٹھی تھی

ہم سوچ کر بتائیں گے آپ کو۔۔۔ ہانیہ کے کہنے پر اس عورت نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ انہیں کسی بھی طرح اس بچی کا ایڈمیشن اپنے سکول کروانا ہی تھا یہ حکم انہیں پیچھے سے ملا تھا۔۔۔ اور اگر ایڈمیشن نہ ہوا تو ان کی جاب جاسکتی تھی

یہ ہمارا نمبر ہے آپ ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔۔ مجھے امید ہے آپ انکار نہیں کریں گے۔۔۔ ہمارے سکول میں پڑھو اگر آپ کی بچی کا مستقبل بھی بہتر ہو جائے گا۔۔۔ وہ عورت ایک کاغذ ہانیہ کی طرف کرتی بولی۔۔۔ ہانیہ وہ کاغذ پکڑتے اثبات میں سر ہلادیا۔۔۔ ان دونوں کے جانے بعد ہانیہ شائستہ بیگم سے اس بارے میں بات کرنے لگی

امی امل کے جانے کے بعد زمل بہت اداس رہتی ہے۔۔۔ میں سوچ رہی ہوں اس کا ایڈمیشن کروا دیتے ہیں انکے سکول۔۔۔ دل بھی لگ جائے گا اسکا اور پڑھائی بھی وہاں کی بہت اچھی ہے انگلش سلیبس ہے۔۔۔ ہانیہ چاہتی تھی کہ اگر موقع ملا ہے تو ضائع نہیں جانے دینا چاہیے۔۔۔

ہاں بیٹا میری بیٹی نے دن رات محنت کی تھی اور آج اللہ نے اسے اسکا صلہ بھی دیا۔۔۔۔ شائستہ بیگم ہانیہ کی بات سمجھتی بولیں

امی میں کل زل کو ساتھ لے کر جاؤنگی ایڈمیشن بھی کرواؤنگی اور سکول کا ماحول کیسا ہے وہ بھی دیکھ لوں گی۔۔۔

بچے تمہیں تو کل ہسپتال جانا ہے۔۔۔ شائستہ بیگم ہانیہ کی بات سنتی بولیں۔۔۔ ہو اسپتال کا نام سنتے ہانیہ کے دماغ میں دن کا گزرا واقعہ گھوما۔۔۔

امی میرے لیے زل سے زیادہ خاص کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ کوئی بات نہیں میں بات کر لوں گی ہو اسپتال والوں سے۔۔۔ اب میں جا کر یہ خوشخبری زل کو سناتی ہوں وہ سن کر بہت زیادہ خوش ہو گی دیکھ لی جیئے گا۔۔۔ ہانیہ خوشی سے بولتی کمرے کی طرف چلی گئی۔۔۔ شائستہ بیگم مسکراتی نظروں سے جاتی ہانیہ کو دیکھا۔۔۔

URDU NOVELIANS

بہت سالوں بعد اب خوشیاں ان کے در پر آرہیں تھیں لیکن ان خوشیوں کی مدت کچھ عرصے تک ہی تھی۔۔۔۔

.....

گاڑی کے رکتے ہی گارڈ بھاگتے آیا۔۔۔ امل کی طرف سے ڈور کھلا تو وہ جلدی سے باہر نکلی۔۔۔ اس کی جلد بازی کو دیکھتے یمن مسکرایا۔۔۔ یمن گاڑی سے باہر نکلا لیکن تب تک وہ بھاگتی اندر جا چکی تھی۔۔۔

امل بیٹا۔۔۔

URDUNovelians

کچھ پھوپھو۔۔۔ سمیت پارٹی سے آچکی تھی اور اب لاؤنج میں ہی کھڑی کبھی دائیں کبھی بائیں چکر لگا رہی تھی۔۔۔ کبھی گھڑی پر وقت دیکھتی تو کبھی موبائل آن کرتے یمن کے نمبر کو۔۔۔ ابھی وہ پریشانی سے چکر کاٹ رہی تھی کہ امل کو دیکھتی بولی۔۔۔ امل خوفزدہ آگے بڑھ رہی تھی لیکن

پھوپھو کی آواز سنتی وہ روتے ہوئے پھوپھو کی طرف بھاگتی ہوئی گئی۔۔۔ سمیتا کی سانسیں گلے میں
!! ہی اٹک گئیں۔۔۔ یمن نے کہیں کچھ غلط کر دیا ہوا مل سے۔۔۔

کک کیا ہوا ہے امل بیٹا۔۔۔؟ سمیتا امل کے بھیگے گال پر ہاتھ رکھتی کانپتی آواز سے بولی۔۔۔

روک کیوں رہی ہو۔۔۔؟ مجھے بتاؤ کسی نے کچھ کہا ہے کیا۔۔۔؟ سمیتا کا خوف مزید بڑھ گیا

پھوپھو پھوپھو وہ م۔۔۔۔۔

مما آپ پریشان نہیں ہوں۔۔۔ آپ کی معصوم بھتیجی خوفزدہ ہو گئی۔۔۔ پہلی بار امریکہ کا ماحول
دیکھا ہے نا۔۔۔ امل ہچکیاں لیتی بولنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔ اس سے پہلے وہ مزید بولتی پیچھے
سے یمن کی بھاری مردانہ آواز آئی۔۔۔ امل کے منہ سے نکلتے الفاظ وہی دب گئے۔۔۔

میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا امل۔۔۔ یمن مسکراتے بولا لیکن اس کے لہجے میں غصے کو امل محسوس کر چکی تھی اسی لیے جھٹ سے سرہاں میں ہلایا۔۔۔ سمیتا پہلے یمن اور پھر امل کو دیکھا۔۔۔

میں میں تھک گئی ہوں آرام کرنے جانے لگی ہوں۔۔۔ امل خود پر یمن کی نظروں کی تپش محسوس کرتی بولتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

یمن تم نے امل کو کچھ کہا تو نہیں۔۔۔!! یمن امل کو جاتے دیکھتا ایک نظر سمیتا کو دیکھتے آگے بڑھنے لگا کے سمیتا کی آواز نے اس کے قدم روک دیے۔۔۔ سمیتا کے لہجے میں چھپے خوف کو محسوس کرتے یمن کے لبوں پر دلکش مسکراہٹ آئی۔۔۔

اما آپ بے فکر رہیں آپ کو خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ میں اپنی۔۔۔ میرا مطلب آپ کی بھتیجی کو کچھ نہیں کہا فلحال۔۔۔ یمن فلحال پر زور دیتے بات مکمل کی۔۔۔ اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ سمیتا کا خوف مزید بڑھنے لگا۔۔۔ اس کے چہرے پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے نمودار ہونے لگے۔۔۔

اٹل یہاں محفوظ نہیں ہے مجھے کچھ تو کرنا پڑے گا۔۔۔ سمیتا پریشانی میں بڑبڑاتی وہاں موجود
صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔ ایک تو براق بھی صبح کا گیا ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔۔ سمیتا کافی کالز بھی کیں
لیکن جواب نہ در۔۔۔

.....

یار تمہاری حالت ٹھیک نہیں ہے ہم تجھے گھر چھوڑ آتے۔۔۔ براق گاڑی کا ڈور کھول کر بیٹھنے لگا
کے اس کا دوست اسے دیکھتے بولا۔۔۔

بلکل ہوش میں ہوں میں اور میری حالت بھی ٹھیک ہے تم سب فکر نہیں کرو میں خود گھر جاسکتا
ہوں۔۔۔ براق ہنستے بولا۔۔۔

لیکن براق تم نے ڈرنک

کونسا میں نے پہلے دن کی ہے روز ہی کرتا ہوں۔۔ اور روز خود ہی گھر جاتا ہوں۔۔۔ براق سنجیدگی سے بولا۔۔ اس کا دوست کندھے اچکائے ٹھیک ہے بولتا پیچھے ہو گیا۔۔

.....

آ رہی ہوں میں بھا بھی۔۔۔ گلے میں دوپٹے ڈالے ٹائٹس اور گھٹنوں تک آتی قمیض میں ملبوس بالوں کو ہنیر بین میں باندھے سڑک پر فحال کسی گاڑی کو نا آتے جاتے دیکھ وہ اونچی آواز سے سامنے دیکھتے بولی اور سڑک پار کرنے کے لیے قدم آگے بڑھایا۔۔۔

آہہہہہ۔۔۔۔ دل پر ہاتھ رکھے وہ ارد گرد دیکھتی سڑک پار کر رہی تھی۔۔ اس کی نظروں کا رخ بائیں جانب گیا تھا کے دائیں طرف سے گاڑی آئی جس کو چلانے والے نے سامنے سڑک کے درمیان کھڑی لڑکی کی پشت کو دیکھتے گاڑی کی بریک پر پاؤں رکھا گاڑی بالکل اس لڑکی کے قریب

آتے رکی۔۔۔ آواز پر اس لڑکی نے پلٹ کر دیکھا تو آنکھوں میں لائیٹس کی روشنی پڑی
آنکھیں بند کیے اس نے چیخنا شروع کر دیا۔۔۔

براق جلدی سے گاڑی سے نکلا۔۔۔

آریو اوکے۔۔۔؟ اس کی چیخیں سنتے براق کو لگا شاید گاڑی اسے لگ گئی ہے لیکن اسے سہی
سلامت کھڑے چیختے دیکھتا غصے کو کنٹرول کرتے بولا۔۔۔

آہہ بھابھی۔۔۔ لڑکی نے آواز پر چند سیکنڈ اپنی چیخ کو روکتے سامنے کھڑے وجود کو دیکھا اور پھر
سے چیخنا شروع ہو گئی۔۔۔

URDUNovelians

کہیں چوٹ لگی ہے۔۔۔؟ براق بری طرح پھنسا تھا اسے سمجھنا آیا وہ کیا بولے لیکن سامنے کھڑی
لڑکی کے یوں چیخنے پر وہ ارد گرد دیکھتے اس سے جو بھی منہ میں آیا بول دیا۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔ کیا تماشہ لگا دیا ہے تم نے۔۔۔؟ جب کچھ ہوا نہیں تو چیخ کیوں رہی ہو۔۔۔؟ اس کے مسلسل چیخنے پر براق غصے سے غرایا۔۔۔ براق کے غصے ہونے پر اسکے یوں چیخنے پر بریک لگ گئی۔۔۔

آئے آئے اللہ ایک تو آپ گاڑی اندھوں کی طرح چلا رہے تھے۔۔۔ میں مرتے مرتے بچی۔۔۔ اگر میں مر جاتی تو۔۔۔!! آپ کا تو کچھ ناجاتا میری ہی زندگی ختم ہونی تھی میرے خواب بھی میرے ساتھ ختم ہو جانے تھے۔۔۔ میں نے ابھی دیکھا ہی کیا ہے ابھی پرسوں ہی تو یہاں امریکہ آئی ہوں۔۔۔ ابھی تو مجھے امریکہ پورا گھومنا ہے۔۔۔۔۔ قصور سارا آپ کا اور غصہ بھی آپ ہی ہو رہے ہو۔۔۔۔۔ لڑکی بولنا شروع ہوئی تو بولتی ہی گئی۔۔۔ اسکی باتیں سنتے براق کا سر مزید گھوم گیا

URDUNovelians

شش چپ۔۔۔۔۔ بلکل چپ۔۔۔ براق اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتے نیچی آواز میں گر جا۔۔۔ اس لڑکی کو یہ کوئی پاگل انسان لگا

مری تو نہیں ہونا۔۔۔ اور تمہیں میں نے کہا تھا کیا کے آدھی رات کو یوں سڑک پر کھڑی ہو جاؤ۔۔۔ غصے سے براق کا جڑا تن گیا۔۔۔

اومسٹر مجھ پر چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ آپ کو کیا لگتا یہ باڈی شاڈی بنا کر آپ مجھے ڈرالو گے۔۔۔ ایسا کوئی پیدا ہی نہیں ہوا جو ہیر کو ڈرا سکے۔۔۔ ہیر ڈر تو چکی تھی لیکن اسے معلوم تھا اسکی بھابھی ادھر ہی کہیں ہیں اسی لیے وہ گردن اکڑاتی بولی۔۔۔

تم جیسی مڈل کلاس گرلز کو میں اچھی طرح سے جانتا ہوں۔۔۔ خاموشی سے سائیڈ پر ہو جاؤ۔۔۔ براق اس کا حلیہ دیکھتے استہزاء یہ بولا

کیا مطلب آپ کا۔۔۔؟ ہم مڈل کلاس لوگ الحمد للہ سے آپ جیسے امیر زادوں سے بہت حد تک بہتر ہوتے ہیں۔۔۔ آپ جیسے امیر زادوں کو صرف میں ہی نہیں بلکہ سبھی اچھے سے جانتے ہیں جو دوسروں کی بہن بیٹیوں کی عزت سے کھیلنا اپنا ایک پسندیدہ کھیل سمجھتے ہیں۔۔۔۔ ہیر تو کبھی پاکستان میں کسی کو نہیں بخشا تھا اور یہ تو پھر بھی امریکہ کا رہنے والا تھا۔۔۔

زبان سنبھال کر بات کرو لڑکی ورنہ۔۔۔

ورنہ کیا۔۔۔ ہاں۔۔۔!! کیا کر لو گے۔۔۔!! ہیر ارد گرد دیکھتے اونچی آواز سے بولی جیسے چیخنی ہو۔۔۔ وہ خوفزدہ ہو چکی تھی اسی لیے اونچی آواز سے بولی۔۔۔ اور اسکا اونچی چیخنا اس کے لیے مفید ثابت ہوا۔۔۔ اسکی بھابھی اسکی آواز سنتی بھاگتی اسی طرف آنے لگی۔۔۔

جان لے لو نگا تمہاری۔۔۔ براق آگے بڑھتے ہیر کے بازو کو دبو چے بولا۔۔۔ وہ اچانک سے قریب آیا ہیر کچھ سمجھ ناپائی۔۔۔

جان میری کوئی دور پے کی ٹافی نہیں ہے جو آپ لے لو گے۔۔۔ بازو چھوڑیں میرا۔۔۔ ہیر سہم تو گئی لیکن اپنے بازو پر موجود اس کے ہاتھ کو پیچھے کرنے کی کوشش کرتی بولی لیکن اس کی گرفت زیادہ مضبوط تھی۔۔۔

تمہاری جان دورو پے کی ٹانی سے بھی سستی ہے۔۔ اسی وقت تمہیں اوپر پہنچا سکتا ہوں۔۔۔ اور کوئی پوچھے گا بھی نہیں کہ کس نے مارا۔۔؟ اور کیوں مارا۔۔؟۔۔۔ براق اسکے بازو پر گرفت مزید مضبوط کرتے بولا اس کے ماتھے کی نیس غصے سے پھول گئیں۔۔۔

بازو چھوڑیں میرا۔۔۔ ہیر کو اپنے بازو کی ہڈیاں ٹوٹنے کا حدشہ ہوا اسی لیے تکلیف کو برداشت کرتی بولی۔۔۔

نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ چھڑوا سکتی ہو تو چھڑوا لو۔۔۔ براق گھمبیر لہجے میں ہیر کے چہرے کو دیکھتا بولا۔۔۔ ہیر کو اب مزید خوف آنے لگا۔۔۔

ہم تحمل سے بات کر لیتے ہیں۔۔۔ میں آپ کو معاف کرتی ہوں۔۔۔ جاسکتے ہیں آپ۔۔۔ ہیر ذبردستی ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولا

تم شاید مجھے جانتی نہیں ہو۔۔۔ براق اسکے گال پر اپنا انگوٹھا سہلاتے بولا

براق کے یوں لمس پر ہیر کو سخت غصہ آیا وہ غصے بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ براق کے کچھ کہنے اور سمجھنے سے پہلے ہیر اسکے اسی ہاتھ پر دانت گاڑ دے۔۔۔ براق کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو گئیں۔۔۔ ہیر کے جارحانہ انداز میں کاٹنے سے براق کو درد تو بہت ہوا لیکن اس کے منہ سے آہ تک ناکلی۔۔۔ ہیر کو لگا شاید وہ زور سے نہیں کاٹ رہی ورنہ اس کے دانت گاڑھنے سے تو اگلے کی چیخیں نکل جاتیں تھیں۔۔۔ اسی لیے وہ دانتوں کا دباؤ مزید بڑھا گئی۔۔۔ لیکن براق ٹس سے مس نہ ہوا البتہ اس کے چہرے کے تاثرات مزید حد تک سخت ہو چکے تھے۔۔۔

ہیر۔۔۔ اس سے پہلے کے براق کچھ کرتا وہاں ایک آواز گونجی۔۔۔ جسے سنتے ہیر جلدی سے پیچھے ہوئی لیکن بازو ابھی بھی براق کی پکڑ میں تھا

URDUNovelians

شائلہ بھا بھی۔۔۔ ان انکل کی وجہ سے آج میں موت کے منہ میں جانے والی تھی کہ اللہ نے مجھے بچا لیا۔۔۔ لیکن یہ اپنی غلطی ماننے کی بجائے مجھ پر چلا رہے ہیں اور یہ دیکھیں میرا بازو بہت مضبوطی سے پکڑا ہوا ہے مجھے بہت درد ہو رہا۔۔۔ ہیر اپنی بھا بھی کو دیکھتی اچانک سے رونے لگ

گئی اور براق کی طرف اشارہ کرتی بولی۔۔۔ براق کو تو شک لگا۔۔۔ ایک اس کا انکل کہنا دوسرا اس کا یوں روتے ڈرامہ کرنا۔۔۔ شائلہ سامنے کھڑے وجود کو دیکھا تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔ انہیں کون نہیں جانتا تھا۔۔۔ یہ تو سعید خانزادہ کا بیٹا تھا۔۔۔ براق خانزادہ۔۔۔

آپ۔۔۔ میں آپ سے اسکی طرف سے معافی مانگتی ہوں۔۔۔ دراصل اس کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ کبھی بھی کچھ بھی بول دیتی ہے۔۔۔ آپ پلیز برانا منائیے گا۔۔۔ اس دفعہ شکاڈ ہونے کی باری ہیر کی تھی۔۔۔۔۔ رونے کو بھولتی وہ اپنی بھابھی کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

آپ پلیز چھوڑ دیں اسے۔۔۔ میں آپ سے دوبارہ معافی چاہتی ہوں۔۔۔ شائلہ براق کے چہرے پر غصہ دیکھتی خوفزدہ سی بولی۔۔۔ ہیر تو حیران تھی کہ یہ اس کی بھابھی کو ہوا کیا ہے۔۔۔!!
براق ہیر کا بازو چھوڑ دیا۔۔۔ ہیر اپنے بازو کو سہلانے لگی۔۔۔۔۔

چلو ہیر۔۔۔ میں تمہیں کب سے ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔ جب تمہیں پتا ہے تم ٹھیک نہیں ہو تو کیوں اکیلی چلی جاتی ہو۔۔۔ شائلہ ہیر کی کلائی کو پکڑے اسے اپنی طرف کرتے بولی اور آنکھوں سے اسے خاموشی سے جانے کا اشارہ کرنے لگی۔۔۔

براق کا تو پہلے ہی سر گھوم رہا تھا اسی لیے وہ خاموش رہا لیکن یہ بات اسے حیران کر رہی تھی کہ یہ لڑکی پاگل ہے۔۔۔

شائلہ ہیر کو زبردستی ساتھ کھینچتے وہاں سے چلی گئی۔۔۔ براق اپنے ہاتھ پر اسکے دانتوں کے نشان اور خون کے نکلتے چند قطرے دیکھے۔۔۔ اسے اپنے ہاتھ پر کافی جلن محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ غصے سے وہ گاڑی کی طرف بڑھا۔۔۔ یہ بات تو اسے جانی تھی کہ کون ہے یہ لڑکی۔۔۔ کیا یہ سچ میں پاگل ہے۔۔۔؟

URDU Novelians

بھابھی آپ نے جھوٹ کیوں بولا۔۔۔؟ ہیر رستے میں رکتی اپنی کلائی شائلہ سے چھڑواتی پوچھنے لگی

تم جانتی بھی ہو وہ کون ہے۔۔۔؟ براق خانزادہ ہے وہ۔۔۔ سعید خانزادہ کا بیٹا۔۔۔

تو۔۔۔!! وہ جس کا بھی بیٹا ہو۔۔۔ اگر وہ امیر زادہ ہے تو ہم کوئی بھوکے ننگے نہیں ہیں۔۔۔ ہم بھی انکی طرح تین وقت کھانا کھا کر ہی سوتے ہیں۔۔۔ شائلہ کی بات سنتے ہیر بولی۔۔۔

ہیر تم میری بات سمجھ نہیں رہی ہو ہم بڑے لوگوں سے دشمنی مول نہیں لے سکتے۔۔۔ براق خانزادہ سے سبھی واقف ہیں کسی کی ہمت نہیں ہے اسے کچھ بول سکے۔۔۔

ہم کیوں ڈریں ان سے۔۔۔ ہم کیا انکا دیا کھاتے ہیں۔۔۔

بس کر دو ہیر اب تم چھوٹی بچی نہیں ہو کے تمہیں ہر بات سمجھانی پڑے۔۔۔ اپنے بھائی کی عزت کا خیال نہیں ہے کیا تمہیں۔۔۔؟ وہ بڑے لوگ ہیں ان کے لیے کسی کی عزت سے کھیلنا بہت

آسان ہے۔۔۔ سوچو اگر میں بروقت وہاں نا آتی تو تمہیں اس سے کون بچاتا۔۔۔!! شائلہ ہیر کی سوئی وہی اٹکے دیکھتی غصے سے بولی۔۔۔

یہ پاکستان کے گاؤں کی طرح کا علاقہ نہیں ہے جہاں تم راستہ روکے دوسروں کو اپنی بچپنا دکھاؤ گی اور وہ خاموشی سے مسکرا دیں گے یہی سوچ کر کے چھوٹی ہے۔۔۔ یہ امریکہ ہے اور جہاں تم اس وقت کھڑی ہو یہ امریکہ کا بڑا شہر ہے۔۔۔ تم اپنی عمر دیکھو۔۔۔ اب جوان ہو چکی ہو۔۔۔ اپنی عزت کا نہیں ہے تو اپنے بھائی کی عزت کا ہی سوچ لو۔۔۔ وہ تمہارے کتنے قریب کھڑا تھا تمہارا بازو تھا۔۔۔ اگر یہ بات تمہارے بھائی کو معلوم ہوئی تو وہ مجھے مار دیں گے۔۔۔ شائلہ غصے میں مزید بولنے لگی بلکہ اپنے اندر بھرا پڑا زہرا گلنے لگی۔۔۔

اور سب سے اہم بات تمہارے بھائی بھی سعید خانزادہ کے۔۔۔

مجھے اب کوئی اہم بات نہیں سننی آپ کی۔۔۔ ہیر شائلہ کی بات کاٹتے بولتی گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی۔۔۔ آنکھیں پانی سے بھر چکی تھیں۔۔۔

کہا بھی تھا میں نے کے اسے امریکہ مت لاؤ۔۔۔ اب یہ بوجھ لا کر ہمارے سر پر مسلط کر دیا ہے
۔۔۔ شائلہ غصے سے بڑبڑاتی گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

.....

مسلسل موبائل بننے کی وجہ سے براق ضبط سے آنکھیں کھولیں اور موبائل کو پکڑا۔۔۔ اپنے
دوست کے میسجیز کالز کو دیکھتے اس نے غصے سے موبائل سائیڈ پر پھینک دیا۔۔۔ ٹائم دیکھا تو
گھڑی پر دن کے 12 ہو چکے تھے۔۔۔ کچھ دیر وہ بیٹھا رہا۔۔۔ اسکی نظر اپنے ہاتھ پر گئی جہاں
چھوٹے چھوٹے دانتوں کے نشان تھے۔۔۔ زخم بن چکا تھا اس جگہ۔۔۔ رات کا سارا منظر اس کے
دماغ کے پردوں پر لہرایا۔۔۔ اس زخم پر اس نے اپنی شہادت کی انگلی پھیری۔۔۔ اسے تھوڑی
جلن محسوس ہوئی۔۔۔

آپ جیسے امیر زادوں کو صرف میں ہی نہیں بلکہ سبھی اچھے سے جانتے ہیں جو دوسروں کی بہن بیٹیوں کی عزت سے کھیلنا اپنا ایک پسندیدہ کھیل سمجھتے ہیں۔۔۔۔۔ "ہیر کی کہی بات اس کے کانوں میں گونجی۔۔۔۔۔ چہرے کے تاثرات سرد بر فیلے ہو گئے۔۔۔۔۔"

غصے سے کھڑے ہوتے وارڈروب سے اپنا ڈریس لیے وہ واش روم میں بند ہو گیا۔۔۔۔۔

.....

آپی یہ کتنا پیارا سکول ہے نا۔۔۔!! ہانیہ سکول کے بارے میں اچھی طرح سے تصدیق کر لی تھی اور جس جس سے اس نے پوچھا تو یہی اسے معلوم ہوا کہ بہت اچھا سکول ہے اسی لیے اس نے زمل کا ایڈمیشن کروا دیا۔۔۔ اب وہ ایڈمیشن کروائے واپس جانے کے لیے سکول سے نکلے تو زمل ہانیہ سے مسکراتے بولی

ہاں بلکل اور اب تمہیں مزید دل لگا کر پڑھنا ہے۔۔۔ یہاں کا سلیبس بھی بہت مشکل ہے۔۔۔
ہانیہ زل کے چہرے پر خوشی دیکھتی خود میں سکون اترتا محسوس کرتے بولی۔۔

آپ مجھے روز چھوڑنے آیا کریں گی۔۔۔؟

ہاں میں تمہیں چھوڑ کر ہو سپیٹل چلی جایا کرونگی اور پھر چھٹی ٹائم میں یا پھر امی آکر تمہیں لے جایا کریں گی تم نے بس اپنی پڑھائی پر دھیان دینا ہے۔۔۔ اب چلو گھر چلتے ہیں۔۔۔ ہانیہ دور سے آتی بس کو دیکھتی بولی۔۔۔ تبھی انکے پاس آکر ایک گاڑی رکی۔۔۔ ہانیہ کا آگے بڑھنے کے لیے اٹھایا قدم وہی رک گیا۔۔۔ گاڑی میں بیٹھا وجود باہر نکلا۔۔۔ جسے دیکھتے ہانیہ کو حیرت کا جھٹکا لگا اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔۔

URDUNovelians

یہاں کیا کر رہی ہو تم۔۔۔؟ منہاج ارد گرد دیکھتے ہانیہ سے مخاطب ہوا لہجے میں بلا کی سنجیدگی تھی۔۔۔

میں جو مرضی کروں آپ کو اس سے کوئی پر اہلم نہیں ہونی چاہیے۔۔۔ ہانیہ غصہ کنٹرول کرتی بولی۔۔۔ زل تو حیرانگی سے سامنے کھڑے وجود کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ یہ کون تھا؟ جو اس کی آپی!! سے اس انداز میں بات کر رہا تھا۔۔

میں نے تم سے جو سوال کیا ہے اس کا جواب دو۔۔۔!! منہاج کرخت آواز میں بولا

آپی کون ہیں یہ۔۔۔؟ زل ہانیہ کو دیکھتی بولی۔۔۔ آواز پر منہاج نے ہانیہ کے پیچھے کھڑی لڑکی کو دیکھا جس نے عبا یہ پہن رکھا تھا اور چہرہ بھی حجاب کیے چھپایا ہوا تھا۔۔۔ لیکن وہ پہچان چکا گیا تھا کے یہ کون ہے۔۔۔

URDU Novelians

میں آپ کی آپی کا

یہ میرے سینئر ڈاکٹر ہیں۔۔۔۔۔ ہانیہ منہاج کی بات کا ٹٹی جلدی سے بولی۔۔۔ ورنہ منہاج کا کوئی بھروسہ نہیں تھا کچھ بھی بول دیتا۔۔۔

آپی میر ایڈمیشن کروانے آئی ہیں آج اسی لیے یہ ہو سپیٹل نہیں جاسکی تھیں آپ پلینز میری آپی پر غصہ ناکی جئیے گا۔۔۔ زمل سمجھی کے ہو سپیٹل نا جانے کی وجہ سے منہاج اتنے غصے سے ہانیہ سے پوچھ رہا ہے۔۔۔

زمل تمہیں کسی کی منت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ مجھے کسی کا خوف نہیں ہے۔۔۔ ہانیہ کو زمل کی بات سنتے مزید غصہ آیا لیکن یہ سوچتے کے کونسا زمل منہاج کو جانتی ہے وہ ضبط سے بولی۔۔۔ ہانیہ کی بات سنتے منہاج کے لبوں پر دلکش مسکراہٹ آئی۔۔۔

میں آپ کو گھر ڈراپ کر آتا ہوں۔۔۔ اگر آپ کی آپی کو پر اہلم نا ہو تو۔۔۔ منہاج اس چھوٹی لڑکی کو دیکھتے بولا۔۔۔

آپ کو یہ احسان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ہم اس بس سے۔۔۔ ہانیہ سپاٹ لہجے میں
بولتی دائیں طرف بس کو دیکھنے کے لیے آنکھوں کو رخ کیا لیکن وہاں بس نہیں تھی یہی دیکھتے باقی
کی بات ہانیہ کے منہ میں ہی رہ گئی۔۔۔

دوپہر کا وقت ہے۔۔۔ یوں اکیلے یہاں سڑک پر مناسب نہیں ہے۔۔۔ ناہی کوئی بس ہے اور نا
ہی کوئی ٹیکسی۔۔۔ چلو میں گھر چھوڑ آتا ہوں۔۔۔ ہانیہ کو دیکھتے منہاج بولا۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ مجھ میں اتنی ہمت ہے کہ میں اپنی بہن کو حفاظت سے گھر لے کر جا
سکتی ہوں۔۔۔ ہانیہ بھری شیرنی کی طرح بولی۔۔۔

تمہارا یہ چشمہ ابھی اتار دیا جائے تو تم کچھ دیکھ تو ہاؤ گی نہیں حفاظت کیا خاک کرو گی۔۔۔ منہاج
چبھتے لہجے میں بولا۔۔۔ اس کے لہجے میں چھبن محسوس کرتے ہانیہ کی آنکھیں نم ہوئیں

آپ کے لیے اچھا ہو گا یہاں سے چلے جائے ورنہ میں چیخ کر سب کو اکھٹا کر لوں گی۔۔۔ ہانیہ آہستہ
آواز میں بولی تا کہ زل کی اس کی بات سمجھنا سکے

ہانیہ میں بار بار کہنے کا عادی نہیں ہوں۔۔۔ چپ کر کے گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔۔۔ ورنہ میں زل کو بتا
دونگا کے میں۔۔۔

ہم چلتے ہیں آپ کے ساتھ۔۔۔ منہاج دبی آواز میں بول رہا تھا کہ ہانیہ اس کی بات کو مکمل
ہونے سے پہلے بولی۔۔۔ پیچھے کھڑی زل سکول کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

زل جاؤ تم گاڑی میں بیٹھو۔۔۔ ہمارے بھائی ہمیں گھر چھوڑ آئینگے۔۔۔ ہانیہ زل کو دیکھتی ہمارے
بھائی پر زور دیتی بولی۔۔۔ منہاج کے چہرے کے تاثرات سرد ہو گئے۔۔۔ زل اپنی بہن کے
کہنے پر خاموشی سے سرہاں میں ہلاتی گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

بھائی تو ہو میں لیکن زل کا۔۔۔ تمہارا نہیں اسی لیے دوبارہ سوچ سمجھ کر بولنا۔۔۔

آپ کی خوش فہمیاں۔۔۔ اور ہاں یہ مت سمجھئیے گا کہ میں آپ کی باتوں سے ڈر گئی ہوں۔۔۔
آپ اتنی منتیں کر رہے تھے تو مجھے آپ پر ترس آ گیا۔۔۔ ہانیہ گردن اکڑاتی بولی۔۔۔ اسکی ہمت
پر منہاج نے داد میں آئی برواچکائے۔۔۔

جلد ہی تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گی یہ خوش فہمیاں نہیں بلکہ حقیقت ہے۔۔۔

مجھے کچھ بھی نہیں دیکھنا آپ خود ہی بار بار میرے رستے میں اور میرے سامنے آتے ہو جان بوجھ
کر۔۔۔ کہیں آپ کو مجھ سے محبت تو نہیں ہو گی۔۔۔ اوہ اگر ایسا ہے تو ہمت کر کے اپنے باپ کو
بتائیں۔۔۔ تاکہ جلد ہی آپ کے سر سے یہ پیار والا بھوت اتر جائے۔۔۔ ہانیہ کاٹدار لہجے میں
بولی۔۔۔ منہاج کا جبر اتن گیا۔۔۔

یہ تم نے ابھی بات کی ہے نا اسے خوشی منہی کہتے ہیں اور تم نے یہ خوش منہی پالی ہوئی ہے۔۔۔
مجھے۔۔۔ پیار، وہ بھی تم سے۔۔۔ یہ مزاق بالکل بھی اچھا نہیں ہے۔۔۔ منہاج کی بات سنتے

چشمے کے پیچھے موجود ہانیہ کی آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگیں۔۔۔ اس کے اندر کچھ چھن سے ٹوٹا تھا۔۔۔

پھر کیوں آتے ہو بار بار سامنے۔۔۔ کیا چاہتے ہو۔۔۔؟ ہانیہ نفرت بھرے لہجے میں بولی

جلد ہی معلوم ہو جائے گا میں کیا چاہتا ہوں۔۔۔!! منہاج ذو معنی لہجے میں بولا۔۔۔ ہانیہ سمجھنا سکی۔۔۔

پھر سے ہماری خوشیاں چھیننے آئے ہونا۔۔۔!! تمہارے باپ نے تمہیں بیجھا ہے نا۔۔۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا اب ہم وہ چھوٹی معصوم بچیاں نہیں رہیں۔۔۔ اپنے باپ سے یہ بات

انف از انف ہانیہ۔۔۔ اپنے اور میرے تک رہو باپ تک نہیں جاؤ۔۔۔ ورنہ مجھ سے کسی قسم کی بھی معنی کی امید مت رکھنا۔۔۔ منہاج نیچی آواز میں غرایا۔۔۔

تکلیف ہوئی ہے نا آپ کو اپنے باپ کے بارے میں ایسے الفاظ سن کر۔۔۔۔۔ بلکل ایسے ہی ہمیں
بھی وہ باتیں یاد کر کے تکلیف ہوتی ہے۔۔۔ اور مجھے آپ سے کوئی امید نا تو ہے اور نا ہی رکھنی
ہے۔۔۔ ہانیہ غصیلے لہجے میں بولتی گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

بہت پھڑ پھڑا رہی ہونا تم۔۔۔ تمہارے پر کاٹنے ہی پڑیں گے مسز منہاج آفندی۔۔۔۔۔
منہاج غصے سے لب بھینچے سوچتے گاڑی کا ڈور کھولے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔۔۔
زل نے اپنی آپ کی طرف دیکھا جو شاید غصے میں تھیں چہرہ کھڑکی کی طرف تھا۔۔۔
زل بھی پریشانی سے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔ اس بات سے انجان کے کوئی اسے بہت غور
سے دیکھ رہا ہے۔۔۔

URDU Novelians

بی جان۔۔۔ براق لاؤنج میں آتے بی جان کو آواز لگاتے ڈرائنگ روم کی طرف قدم
بڑھائے۔۔۔ ڈرائنگ روم میں اس نے قدم رکھا تو سامنے ہی امل صوفے پر بیٹھی ہاتھ میں کتاب

پکڑے صفحے آگے پیچھے کرتی دیکھ رہی تھی۔۔۔ امل نے نظروں کا رخ کتاب سے ہٹا کر سامنے دیکھا تو براق کو کھڑے دیکھتے اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔۔

آج صبح صبح ہی کس کا چہرہ دیکھنے کو مل گیا۔۔۔ براق بیزاری سے بولتے امل کے پاس ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔ امل جلدی سے سر پر دوپٹہ درست کیے دوسری طرف کھسکی۔۔۔ یہ صبح تھی دن کے بارہ بج چکے تھے۔۔۔

تمہیں یہاں سب عجیب لگتا ہو گا۔۔۔ تم تو ایک پینڈو قسم کے ماحول سے آئی ہو۔۔۔ براق امل کے ڈریس کو دیکھتے استہزاء یہ بولا۔۔۔ امل کچھ نابولی۔۔۔ البتہ اسکی آنکھیں نم ہونا شروع ہو گئیں۔۔۔

URDUNovelians

کیا یہی پر ساری زندگی گزارنے کا پلین کیا ہوا ہے۔۔۔؟ براق پھر سے بولا۔۔۔ اس بار امل غصے سے اٹھتی وہاں سے جانے لگی کے براق اسکی کلائی پکڑ لی۔۔۔

اگر یہاں رہنا ہے تمہیں تو کمرے تک محدود رہا کرو۔۔۔ میں نہیں چاہتا کہ میرے فرینڈز
تمہیں یہاں دیکھ کر مجھے باتیں کریں۔۔۔ اور اگر میں نے تمہیں ملازمہ کے طور پر انٹرویو
کروایا تو ماہرٹ ہو گئی۔۔۔ اسی لیے میرے سامنے تو ہر گزنا آیا کرو۔۔۔ براق کھڑے ہوتے اسکی
کلانی کو یونہی جکڑے بولا۔۔۔ اپنی اتنی زیادہ تذلیل پر امل کی آنکھ میں سے آنسو نکلتا اس کے
گال پر پھسل گیا۔۔۔

میرا ہاتھ چھوڑیں۔۔۔ امل بھرائی آواز میں بولی

یہ معصومیت کا ڈرامہ رچا کر تم بابا سے اور ماما سے تو ہمدردیاں وصول کر سکتی ہو لیکن مجھ پر
تمہارے ڈرامے کا اثر نہیں ہونے والا۔۔۔ براق امل کے چہرے کو دیکھتے سنجیدگی سے بولا۔۔۔

URDU Novelians

براق۔۔۔ یمن کی سخت آواز پر براق اور امل دونوں نے بیک وقت دائیں طرف دیکھا جہاں
سامنے ہی یمن خانزادہ کھڑا رہا تھا جس کی خون آشام نظریں امل کی کلانی پر تھیں جس پر براق کی
سخت گرفت تھی۔۔۔

برو آؤ آپ بھی۔۔۔ میں ہماری کزن سے بات کر رہا تھا۔۔۔ براق یمن کو دیکھتے مسکراتے ہوئے
آنکھ دباتے بولا۔۔۔ یمن کی نظروں کا رخ کلائی سے امل کے چہرے پر گیا۔۔۔ امل اپنی جگہ منجمد
سی ہو گئی۔۔۔ لیکن خود پر ٹکی یمن کی خو خوار نظروں کو دیکھتے وہ براق کی گرفت سے اپنا بازو
چھڑوانے لگی۔۔۔

براق مجھے تم سے ایک ایمپورٹنٹ بات کرنی ہے۔۔۔ یمن ضبط سے بولا۔۔۔ براق امل کی کلائی
پر گرفت ڈھیلی کر دی۔۔۔ گرفت ڈھیلی ہوتے ہی امل بازو ہاتھ چھڑواتی شانے پر کھسکے دوپٹے کو
سر پر لیے جلدی سے آگے بڑھی اور سانس روکے خوفزدہ سی یمن کے قریب سے گزرتی باہر چلی
گئی۔۔۔

URDUNovelians

بولیں برو۔۔۔ براق صوفے پر بیٹھتے سامنے ٹیبل پر ٹانگ رکھے بولا۔۔۔ یمن آگے بڑھتے براق
کو سنجیدگی سے دیکھا

تم بابا کی کال اٹینڈ نہیں کر رہے۔۔۔ یمن سامنے صوفے پر بیٹھتے بولا۔۔۔ میرا موبائل روم میں رہ گیا ہے اسی لیے مجھے معلوم نہیں ہوا کہ بابا کی کالز آرہی ہیں۔۔۔ کیا انہیں کوئی کام تھا مجھ سے۔۔۔؟ یمن کی بات سنتے براق بولا

تمہیں آفس بلا رہے ہیں۔۔۔ شاید کوئی کام ہے انہیں تم سے۔۔۔ یمن سگریٹ سلگائے ہونٹوں سے لگاتے بولا۔۔۔

آپ نے تو سگریٹ پینا چھوڑ دیا تھا بابا کے کہنے پر۔۔۔ براق یمن کو دیکھتے آئی برواچکائے بولا

مجھے طلب ہو رہی تھی اس کی۔۔۔ یمن دھواں فضا کے سپرد چھوڑتے بولا۔۔۔

ٹھیک ہے برو میں آفس جاتا ہوں۔۔۔ ڈیڈ کی بھی سن لیتا ہوں انہوں نے کیا کہنا ہے۔۔۔ باتیں ہی سنانی ہونگی مجھے۔۔۔ آج صبح نہیں ناسنا پائے اسی لیے۔۔۔ براق مسکراتے بولا۔۔۔ یمن نے محض اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ اس کا موڈ ٹھیک نہیں دکھائی دے رہا تھا۔۔۔ براق چلا گیا۔۔۔ یمن

URDU NOVELIANS

سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتے کھڑا ہوا۔۔۔ اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار وہی منظر لہرا رہا تھا
جو اس کے غصے کو مزید بڑھانے کا باعث بن رہا تھا۔۔۔

آخر اپنی پھوپھو کا بھی تو اثر ہونا ہی تھا تم پر۔۔۔ یمن غصے سے سوچتے قدم باہر کی طرف بڑھائے

.....

گاڑی آکر گھر کے سامنے رکی۔۔۔ ہانیہ غصے سے ڈور کھولے باہر نکلی۔۔۔ زمل بھی مسکراتی باہر
نکلی۔۔۔

URDUNovelians

چلو زمل۔۔۔ ہانیہ زمل کو دیکھتی بولی۔۔۔

آپی ان کا شکریہ۔۔۔

URDU NOVELIANS

میں نے کہا ہے چلو۔۔۔ زل کو ٹوکتی ہانیہ غصے سے بولی۔۔۔ زل سے پہلی بار ہانیہ نے غصے سے بات کی تھی۔۔۔ زل ہانیہ کے ساتھ ہی آگے بڑھ گئی۔۔۔

کچھ دن ہی ہیں تمہارے پاس۔۔۔ اڑلو جتنا اڑنا ہے۔۔۔ پھر آنا تو تمہیں منہاج آفندی کی قید میں ہی ہے۔۔۔ منہاج استہزاء یہ مسکراتے بولا۔۔۔ اور گاڑی ریورس بیک کرتے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

اسلام و علیکم امی۔۔۔ و علیکم السلام بچے۔۔۔ ہانیہ کے سلام کو سنتی شائستہ بیگم مسکراتے جواب دیا

ہو گیا میرے بچے کا ایڈمیشن۔۔۔؟

URDUNovelians

جی ماما ایڈمیشن ہو گیا تھا اور آپ کو پتا ہے آپی جن کے ہو اسپتال میں ڈاکٹر ہیں انہوں نے ہماری ہیلپ کی وہاں کوئی بس نہیں تھی پھر وہ خود ہمیں گھر چھوڑ کر گئے ہیں۔۔۔ شائستہ بیگم کے سوال پر نقاب اتارتی زل بولی۔۔۔

ارے وہ چلے گئے کیا۔۔۔؟ انہیں اندر آنے کا نہیں تھا کہا۔۔۔؟ کیا سوچیں گے وہ۔۔۔ شائستہ بیگم ڈانٹتی بولیں

امی میں کہنے لگی تھی لیکن آپی۔۔۔

امی وہ سینئر ڈاکٹر تھے اور ہو اسپٹل میں انکو کام تھا بہت ضروری۔۔۔ وہ تو وہی سے ان کی گاڑی گزر رہی تھی کے مجھے دیکھ کر وہ رک گئے۔۔۔ ہانیہ امل کی بات کو کاٹتے بولی۔۔۔

لیکن بیٹا۔۔۔

URDUNovelians

امی پلیز میں ابھی کوئی بحث نہیں چاہتی میرے سر میں بہت درد ہے میں آرام کرنے لگی ہوں۔۔۔ ہانیہ شائستہ بیگم کو کہتی کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔

امی آپ آئیں نا یہاں بیٹھے میں آپ کو اپنی کتابیں دکھاتی ہوں۔۔۔ زل شائستہ کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات دیکھتی انہیں چارپائی پر بٹھاتی کتابیں دکھانے لگی۔۔۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ!! وہ آپ سے بعد میں بات کرے گی کے انہیں کیا ہوا ہے۔۔۔

.....

امل ڈرائنگ روم سے بھاگتی سیدھا اپنے کمرے میں آئی۔۔۔ خوف کے باعث وہ دوبارہ کمرے سے باہر ہی نکلے۔۔۔ کمرے میں بیٹھے بیٹھے بور ہوتی وہ ارد گرد دیکھنے لگی کہ وہ کیا کرے۔۔۔ آخر کار وہ اٹھتی بیڈ شیٹ کو درست کرنے لگی۔۔۔ تبھی کمرے کا ڈور کھلنے پر اس نے چونکتے اسی طرف دیکھا تو سامنے دیکھتے اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔۔

آپ۔۔۔!! امل کو اچھی طرح سے یاد تھا اس نے لاک لگایا تھا پھر یہ کیسے اندر آ گیا تھا۔۔۔۔۔
یمن چہرے پر کر خنگی سجائے آگے قدم بڑھاتا امل کی طرف جانے لگا۔۔۔

کیوں تم کسی غیر محرم کے ساتھ بنا دوپٹے کے کھڑی اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دے سکتی ہو تو میں تو
پھر بھی تمہارا محرم ہوں میں یہاں کیوں نہیں آ سکتا۔۔۔ یمن طنزیہ لہجے میں بولا۔۔۔ امل پر
حیرت کے پہاڑ توڑے۔۔۔ کتنا عجیب انسان تھا یہ۔۔۔ اتنا غلط وہ اسکے بارے میں سوچ بھی کیسے
!! سکتا تھا۔۔۔

جیسا آپ سس سوچ رہے ہیں ویسا کچھ کچھ نہیں ہے۔۔۔ امل خود میں ہمت جمع کرتی اپنے حق میں
بولی۔۔۔

تمہارا مطلب ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔۔۔؟ یمن امل سے دو قدم کے فاصلے پر رکتے کرخت آواز
میں بولا۔۔۔

نہیں میں یہ نہیں کہنا چاہتی۔۔۔ میں تو۔۔۔

میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ تم اپنا یہ ہاتھ اس کے ہاتھ میں پکڑائے کھڑی تھی۔۔۔
یمن امل کی کلائی جکڑتے گر جا۔۔۔ امل کے منہ سے دبی دبی چیخ نکلی۔۔۔

کیوں گئی تھی تم وہاں۔۔۔؟ یمن امل کا بازو جھنجھوڑتے بولا

میری میں وہاں پہلے ہی تھی وہ تو براق ب۔۔۔

تم ساری اپنی پھوپھو کی جیسی ہو۔۔۔ چہرے پر معصومیت کا ماکس چڑھایا ہوا ہے تم نے۔۔۔
تمہاری رگوں میں اس۔۔۔

یمن امل کی بات کو کاٹتے لب بھینچے غرایا لیکن آخر میں خود پر ضبط کیے چپ ہو گیا۔۔۔

جب منع کیا تھا میں نے کہ تم مجھے براق کے ارد گرد بھی نظر نہیں آؤ تو کیا ضرورت تھی وہاں

جانے کی۔۔۔ یمن امل کا جبراد بوچتے بولا۔۔۔ اس کا یہ انداز دیکھتے امل بے حد خوفزدہ ہو

گئی۔۔۔

میں میں سس سچ کہہ رہی ہو میں میں۔۔۔

اچھا تم سچ کہہ رہی ہو۔۔۔ تم سچی ہو بلکل اپنی پھوپھو کی طرح۔۔۔ جھوٹا تو میں ہوں۔۔۔ ہے
نا۔۔۔!! یمن آئی برواچکاتے بولا۔۔۔ اسکے چہرے کے بے حد بریلے تاثرات دیکھتے امل کو
سانس لینا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔

ایک بات یاد رکھنا امل خانزادہ اگر کبھی مجھے تم نے دھوکا دینے کی کوشش بھی کی یا پھر مجھ سے دور
جانے کی کوشش کی تو میں ایسی سزا دوں گا کہ تمہاری روح تک کانپ اٹھے گی۔۔۔ تمہیں قید کر
لوں گا اور تمہاری سسکاریاں سننے والا بھی کوئی نہیں ہو گا وہاں۔۔۔ تم مدد کے لیے چیخو گی لیکن
تمہارا اپنا کوئی نہیں ہو گا جو تمہاری مدد کرے گا۔۔۔ بہت دور کر دوں گا تمہیں تمہاری پھوپھو
سے۔۔۔ کہ وہ تمہیں کبھی بھی ڈھونڈ نہیں پائیں گی۔۔۔ یمن امل کے جبرے کو چھوڑے اسکے
بالوں کو اپنی مضبوط گرفت میں لیتا بولا۔۔۔ امل کے ہاتھ پاؤں سرد ہو گئے۔۔۔ چہرے کی رنگت
زرد پڑ گئی۔۔۔ اسے اپنے سر میں درد کی لہریں اٹھتی محسوس ہوئیں

مجھ مجھے معاف کر دیں۔۔۔ امل بھرائی آواز میں بولی۔۔۔ وہ ہار گئی تھی اس بے رحم انسان کے سامنے وہ بے قصور تھی لیکن وہ اپنے حق میں مزید بول نہیں پائی تھی۔۔۔

یہ تمہاری پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر چھوڑنے لگا ہوں میں اگر دوبارہ کبھی میں نے تمہیں براق کے سامنے دیکھ لیا تو وہ دن اس گھر میں تمہارا آخری دن ہو گا۔۔۔ لگ گئی سمجھ۔۔۔!! یمن امل کے بالوں پر گرفت ڈھیلی کرتے بولا۔۔۔ یمن نے خوف سے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔ اسکی غلطی نہیں تھی اسکے باوجود اسے یہ سب سہنا پڑ رہا تھا۔۔۔ وہ دل ہی دل میں اپنی قسمت کو کوسنے لگی۔۔۔

گڈ۔۔۔ دوبارہ کبھی ایسا نا ہو۔۔۔ یمن امل کی کلائی چھوڑے بولا۔۔۔ امل نے اپنی نازک کلائی کو بھیگی آنکھوں سے دیکھا جہاں اس بے رحم انسان کی انگلیوں کے نشان واضح نظر آرہے تھے۔۔۔

میرے لیے چائے بنا کر میرے روم میں لے کر آؤ۔۔۔ یمن امل کو دیکھتے ایک اور حکم جاری کیا۔۔۔

میری میں۔۔۔؟ امل سانس روکے بولی

تمہیں میرے اور اپنے علاوہ یہاں کمرے میں کوئی دکھائی دے رہا ہے۔۔۔؟ یمن کی بات سنتے امل نے جھٹ سے سرنا میں ہلایا۔۔۔

میری میں لاتی ہوں۔۔۔ امل کانپتی آواز میں بولی۔۔۔ یمن امل کے چہرے پر خوف کے تاثرات دیکھ کر متبسم ہوا۔۔۔ یہ یہی تو دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ اور ابھی تو کھیل شروع ہوا تھا۔۔۔ جیسے چند سال پہلے اسکا کوئی اپنا تڑپا تھا ویسے ہی اسے اب کسی کو تڑپتے دیکھنا تھا۔۔۔

پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس۔۔ پانچ منٹ میں چائے میرے روم تک پہنچنی چاہیے۔۔۔ یمن اپنی
کلائی پر بندھی واچ پر ٹائم دیکھتے سر دلچے میں بولا۔۔۔ امل نے سرہاں میں ہلایا۔۔۔ یمن قدم
وآپس لیے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

امل وہی بیڈ پر بیٹھتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

بابا یہ سب بہت ظالم ہیں۔۔۔ آپ نے اگر جانا تھا تو مجھے ساتھ لے جاتے کیوں اپنی بیٹی کو تنہا چھوڑ
گئے ہیں۔۔۔ امل روتے ہوئے بولی۔۔۔

پانچ منٹ میں چائے میرے روم تک پہنچنی چاہیے۔۔۔ یمن کی کہی بات اسے یاد آئی جلدی سے
اٹھتی دوپٹے سے اپنی آنکھیں پونچھتی وہ جوتا پہنے سر پر دوپٹہ لیے باہر کو بھاگی۔۔۔۔۔ لیکن ڈور
کے پاس جاتے وہ وہیں رک گئی۔۔۔

پھوپھو اگر دیکھ لیا تو کیا جواب دوں گی۔۔۔!! ایک سوال اسکے ذہن میں آیا۔۔۔ وہ بری طرح
پھنس چکی تھی۔۔۔ خوفزدہ سی وہ کمرے سے باہر نکلتی کچن کی طرف جانے لگی۔۔۔

ڈیڈ آپ نے مجھے بلوایا ہے۔۔ کوئی ایمپورٹنٹ کام تھا۔۔۔؟ براق ڈور کھولے اندر داخل ہوتے
سامنے ہی چئیر پر بیٹھے سعید خانزادہ سے مخاطب ہوا

براق یہ کیا طریقہ ہے میں تمہیں ہزار مرتبہ سمجھا چکا ہوں کہ پہلے سلام کرتے ہیں۔۔۔ سعید
براق کو ڈانٹتے بولے

اسلام و علیکم ڈیڈ۔۔ براق گہرا سانس فضا کے سپرد چھوڑتے کورٹ اتارتے چئیر پر بیٹھتے بولا۔۔
سعید خانزادہ افسوس سے سرنامیں ہلا کے رہ گئے۔۔۔

رات کو تم کہاں تھے۔۔۔؟ صبح ناشتہ کرنے بھی نہیں آئے تھے۔۔۔

ڈیڈ آپ نے یہ پوچھنے کے لیے مجھے یہاں آفس بلوایا۔۔۔؟ براق آئی برواچکاتے بولا

میں تم سے جو سوال کر رہا ہوں اس کا جواب چاہیے۔۔۔ سعید سنجیدگی سے بولا۔۔۔

ڈیڈ کہاں جانا تھا میں نے۔۔۔ دوستوں کے ساتھ تھا۔۔۔ براق بیزاریت سے بولا۔۔۔

تم اب آفس آیا کرو گے۔۔۔ سعید سختی سے بولے۔۔۔

میرا یہاں کیا کام ہے۔۔۔؟ براق ارد گرد دیکھتے بولا

URDUNovelians

کیا مطلب تمہارا کیا کام ہے۔۔۔!! میری بات کان کھول کر سن لو اگر تم نے میری بات نامانی تو

آئندہ کبھی مجھے اپنی شکل مت دکھانا میں بھول جاؤں گا کے میرا چھوٹا بیٹا بھی ہے۔۔۔ سعید

خانزادہ اسے آنکھیں دکھاتے بولے لیکن وہ بھی براق خانزادہ تھا

ایمو شنل بلیک میل کر رہے ہو آپ۔۔۔!! براق استہزاء یہ مسکراتے بولا۔۔۔

تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا براق خانزادہ۔۔۔ لیکن میں اس بار بالکل سیریس ہوں سوچ سمجھ کر جواب دینا۔۔۔ سعید خانزادہ غصے سے کھڑے ہوتے بولے اور وہاں سے چلے گئے۔۔۔

ڈیڈ غصہ تھوڑا کم کیا کریں اپنی اتج کا ہی خیال کر لیں۔۔۔ بی پی شوٹ کر جائے گا۔۔۔ براق اونچی آواز سے بولا۔۔۔ ڈور کھولتے سعید خانزادہ کے کانوں تک براق کی آواز باسانی پہنچ گئی۔۔۔ غصیلے انداز سے ڈور بند کرتے وہ چلے گئے۔۔۔ پیچھے براق کا دلکش قہقہہ گونجا۔۔۔

میں بھی سیریس ہی ہوں ڈیڈ۔۔۔ براق مسکراتے بولا۔۔۔ تبھی اس کا موبائل بجا۔۔۔ موبائل کی سکرین پر جگمگاتے نام کو دیکھتے اسکے لبوں پر مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔۔۔

ہاں بولو ڈار لنگ۔۔۔ براق کال اٹینڈ کرتے موبائل کان سے لگائے بولا۔۔۔

کہاں ہو تم ابھی اسی وقت ایئر پورٹ آؤ۔۔۔ دوسری طرف سے جلدی سے آواز آئی۔۔۔

کیوں ایئر پورٹ جا کر میں نے کیا کرنا۔۔۔؟ براق کھڑے ہوتے قدم گلاس وال کی طرف
بڑھاتے نارملی انداز میں بولا

میں آئی ہوں یہاں۔۔۔ سوچا تھا تم سب کو سر پرانزدو گئی لیکن میری فرینڈ کی گاڑی خراب ہو
گئی۔۔۔ اور میں اب یہاں کھڑی ہوں۔۔۔

تو میں کیا کروں۔۔۔ اپنے ماموں کو کال کرو۔۔۔ دوسری طرفین کی بات سنتے براق کو زیادہ خوشی
نا ہوئی۔۔۔

واٹ۔۔۔ تم میرے کزن ہو۔۔۔ اور تمہیں مجھے لینے آنا ہی ہو گا۔۔۔ یمن کو میں کال کر رہی
ہوں لیکن وہ اٹھا نہیں رہا۔۔۔ اور ماموں وہ بڑی ہونگے۔۔۔

تمہارے ماموں امریکہ کے پرائم منسٹر نہیں ہیں جو بڑی ہونگے۔۔۔ انہیں کال کر لو خود نہیں گئے
تو ڈرائیور کو بھیج دیں گے۔۔۔

تمہیں کیا پر اہلم ہے تم آ جاؤ۔۔۔ براق کی بات سنتی وہ آگ بگولہ ہوتی بولی

میرے پاس اتنا فالتو ٹائم نہیں ہے کہ میں لڑکیوں کو پک اینڈ ڈراپ کرتا رہوں۔۔۔ براق اس
کی اونچی آواز سنتے ناگواری سے بولا

میں نے تمہیں کوئی شوق سے کال نہیں کی یمن کال اٹینڈ نہیں کر رہا اگر وہ کر لیتا تو اسے میں کہتی
تو وہ ضرور مجھے لینے آتا۔۔۔

باٹے اب گھر میں ہی ملاقات ہوگی۔۔۔

براق میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔ براق سنجیدگی سے بولا تو موبائل سے چیختی آواز آئی براق نے کال کاٹ دی۔۔۔ اور اپنا کورٹ کندھے پر ڈالے باہر کی طرف چلا گیا۔۔۔

.....

بی جان مجھے چائے بنانی ہے۔۔۔ امل کچن میں داخل ہوتی بی جان سے بولی۔۔۔

بچے اگر تمہیں چائے پینی ہے تو میں بنادیتی ہوں آپ بیٹھو۔۔۔ بی جان کے کہنے پر امل نے کہا کہ وہ خود ہی چائے بنانا چاہتی ہے۔۔۔

لیکن بیٹا اگر میڈم کو پتا چلا تو وہ غصہ ہو گئی۔۔۔
کچھ نہیں کہے گی وہ انہیں پتا ہی نہیں چلے گا۔۔۔ میں صبح کی ایسے ہی بیٹھی تھی بور ہو گئی ہوں میں بہت۔۔۔ چائے بنا لیتی ہوں پلیز انکار نا کی جیسے گا۔۔۔ امل بی جان کی بات سنتی بولی

اچھا بچہ بنا لو چائے میں تمہاری مدد کر دیتی ہوں۔۔۔ بی جان مسکراتیں بولیں امل نے سر اثبات میں ہلایا اور جلدی جلدی کرنے لگی کے سمیتا پھوپھو کے آنے سے پہلے وہ چائے بنا کر لے جائے۔۔۔

پھوپھو گھر ہی ہیں۔۔۔؟ امل چائے کو کپ میں انڈیلتی بی جان سے پوچھنے لگی

ہاں بچے وہ گھر ہی ہیں۔۔۔ اپنے روم میں ہیں وہ۔۔۔

آپ پلیز انہیں نا بتائیے گا میں یہ چائے لے کر اپنے روم میں جانے لگی ہوں۔۔۔ یہ چائے میں نے اپنے لیے بنائی ہے۔۔۔ امل خوفزدہ سی بولی۔۔۔

URDUNovelians

ٹھیک ہے بچے آپ آرام سے جاؤ۔۔۔ بی جان امل کے چہرے پر خوف کے تاثرات نا سمجھی سے دیکھتیں بولیں۔۔۔ امل چائے کا کپ پکڑے کچن سے چلی گئی۔۔۔ بی جان حیران ہوئیں کہ وہ اپنی پھوپھو سے اتنا زیادہ ڈرتی ہے۔۔۔

.....

امی آپ بھی چلیں ناہمارے ساتھ۔۔۔ زل شائستہ بیگم کو دیکھتی بولی۔۔۔

تم دونوں جاؤ میں گھر میں ہی ٹھیک ہوں۔۔۔ شائستہ مسکراتی بولیں۔۔۔ ہانیہ حجاب کرنے میں
مصروف تھی

ہماری امی نے تو قسم کھا رکھی ہے کہ کہیں نہیں جانا۔۔۔ ہانیہ پنزلگاتی بولی۔۔۔

URDU Novelians

بچوں میں کپڑے سلائی کرتی ہوں عورتیں کپڑے دینے یا لینے آ جاتی ہیں تو میرا گھر میں ہونا
ضروری ہے بہت۔۔۔ شائستہ بیگم کی بات پر زل ہاں میں سر ہلا گئی۔۔۔

امی مجھے پہلے مہینے کی سیلری مل جائے پھر آپ کپڑے سلائی کرنا چھوڑ دیں گے اوکے۔۔۔ اب آپ کی بیٹی جاب کرتی ہے۔۔۔ ہانیہ کی بات سنتی شائستہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

تم دونوں جاؤ۔۔۔ اور رات ہونے سے پہلے آجانا۔۔۔ خیال رکھنا دونوں اپنا۔۔۔ فی امان اللہ۔۔۔ شائستہ بیگم اپنی دونوں بیٹیوں کو مسکراتی نظروں سے دیکھتیں بولیں۔۔۔

اللہ حافظ امی۔۔۔ ہانیہ بولتی زمل کا ہاتھ پکڑے چلی گئی۔۔۔

.....
نہیں شانزے میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانے والی بھیا کو معلوم ہوا نا تو بہت ڈانٹے گے مجھے۔۔۔۔۔ ہیر ہاتھ میں چھری پکڑے سیب کاٹتی بولی۔۔۔

کم آن یار تم یہاں گھومنے آئی ہو گھر میں بیٹھنے نہیں اور تمہارے بھائی نے رات کو آنا ہے وہ جاب پر گئے ہوئے ہیں تم چلو میرے ساتھ بہت انجوائے کریں گے ہم گھومے گے پھریں گے۔۔۔
شانزے ہیر کے ہاتھ سے سیب چھینتی اسے اپنی طرف متوجہ کرتی بولی

اور بھا بھی وہ۔۔۔ وہ کیا جانے دیں گی مجھے تمہارے ساتھ۔۔۔ ہیر سوالیہ نظروں سے اسے
دیکھتی بولی

تمہاری بھا بھی بعد میں پہلے وہ میری بہن ہے تو میں جیسا کہو گی وہ مان جائے گی تم بے فکر رہو۔۔۔
شانزے اپنے بال جھٹکتی بولی۔۔۔

ٹھیک ہے تم بھا بھی سے پوچھ آؤ اگر انہوں نے اجازت دے دی تو میں تمہارے ساتھ
چلوں گی۔۔۔ ہیر شانزے کے ہاتھ سے اپنا سب دوبارہ لیتی اسے دروازے کی طرف اشارہ کرتی
بولی

URDU Novelians

تم کیا اس حلیے میں جاؤ گی پاگل میں تمہیں اپنی فرینڈز سے ملو اؤنگی وہ کیا سوچے گی کے تم نے کیسا
ڈریس پہنا ہوا جاؤ تم کوئی نیو ڈریس پہن آؤ اور آپ کی طرف سے ہاں ہی سمجھو۔۔۔ شانزے
کندھے اچکاتے بولی۔۔۔

یہی ٹھیک ہے یار ڈریس۔۔۔ اہل اپنی فراک کو دیکھتی بولی

اوہ یار ہر بات تمہیں سمجھانی پڑتی ہے جاؤ ہیر نیو ڈریس پہن کر آؤ۔۔۔ شانزے اہل کے ہاتھ سے
چھری سیب پکڑتی ٹیبل پر رکھے اسکا بازو پکڑتی اسے کچن سے باہر لاتی ہوئی بولی۔۔۔ ہیر سرہاں
میں ہلاتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔۔۔

آپی آپ اب اپنی بہن کا کمال دیکھئے گا۔۔۔ اب جلد ہی اس لڑکی کو یہاں سے رفو چکر کریں گے
۔۔۔ شانزے لاؤنج میں آتی شائلہ کو دیکھتے بولی جس کے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ تھی۔۔۔

ہاں جلد از جلد یہ یہاں سے چلی جانی چاہیے اور ایک اور بات جو بھی کرنا ہے احتیاط سے کرنا ہمارا
نام نا آئے ورنہ اسکا بھائی مجھے جان سے مار دے گا۔۔۔ شائلہ گہرا سانس کھینچتی بولی۔۔۔ شانزے
مسکرائی۔۔۔

آپ ٹینشن نہیں لیں۔۔۔ میں ایسے اس کا پتا کاٹوں گی کے ہمارا نام آنا دور کی بات کسی کو ہم پر
شک بھی نہیں ہو گا۔۔۔ شانزے کچھ سوچتی ہوئی بولی

.....

آپی یہ بہت پیاری ہے نا۔۔۔!! زمل اور ہانیہ اس وقت شاپنگ مال میں موجود تھیں۔۔۔ زمل
ایک خوبصورت فراک کو دیکھتی بولی۔۔۔

ہاں پیاری ہے اسی لیے تو بہت مہنگی بھی ہے۔۔۔ ہانیہ زمل کی آواز پر اسی فراک کو دیکھتی بولی

کیا میں یہ نہیں لے سکتی۔۔۔؟ زمل کی بات سنتے ہانیہ کا دل اداس ہوا۔۔۔

URDU Novelians

کیوں نہیں لے سکتے۔۔۔؟ ہم یہ لیں گے۔۔۔ لیکن آج نہیں۔۔۔ آج تمہارے سکول کے لیے
یونیفارم اور باقی چیزیں لینی ہیں۔۔۔ مجھے سیلری ملے گی نا تو پھر آئیں گے یہاں یہ ڈریس لینے۔۔۔
زمل سمجھتے سر اثبات میں ہلادیا اور ایک نظر اس ڈریس کو دیکھتی آگے بڑھ گئی۔۔۔

آہہ۔۔۔ زل آگے بڑھ رہی تھی کے کسی سخت چٹان جیسے وجود سے ٹکرائی۔۔۔ زل ہاتھ ہانیہ کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔۔۔

زل تم ٹھیک ہو۔۔۔؟ اندھے ہو کیا آپ دھیان سے نہیں چل سکتے... ہانیہ پہلے زل کو دیکھتی بولی اور پھر سامنے کھڑے وجود جس نے چہرہ ماکس سے چھپا رکھا تھا اسے دیکھتی چیخی۔۔۔ لیکن وہ وجود ہانیہ کو جواب دینے کی بجائے زل کو دیکھ رہا جو چہرہ نیچے جھکائے اپنا بازو اپنے ہاتھ سے سہلا رہی تھی۔۔۔۔

اوہیلو مسٹر میں تم سے بات کر رہی ہوں۔۔۔ میری بہن کو کیوں دیکھ رہے ہو۔۔۔ منہ توڑ دونگی تمہارا میں۔۔۔ ہانیہ غصے سے پھنکاری۔۔۔ سامنے کھڑے وجود کے چہرے کے تاثرات سرد بریلے ہو گئے۔۔۔ لیکن نظریں اس کی ابھی بھی زل پر تھیں۔۔۔

URDU Novelians

پتا نہیں کہاں سے آجاتے ہیں گھٹیا لوگ۔۔۔ چلو زل۔۔۔ ہانیہ ارد گرد گزرتے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ ہوتے دیکھتی غصے سے بولتی زل کی کلائی پکڑے آگے بڑھنے لگی۔۔۔ زل نے سر اٹھاتے سامنے کھڑے وجود کو دیکھو۔۔۔ دونوں چہرہ چھپائے ہوئے تھے۔۔۔ زل نے اس کی

آنکھوں میں دیکھا تو اسے لگا کہ اس نے کہیں یہ آنکھیں دیکھیں ہیں۔۔۔ ہانیہ زل کو ساتھ لیے آگے بڑھنے لگی۔۔۔ ساتھ گزرتے اس وجود کے ہاتھ سے زل کا ہاتھ ٹکرایا۔۔۔ زل بے ساختہ ہی اپنے ہاتھ کو آگے کرتے جلدی قدم اٹھاتی ہانیہ کے ساتھ چلنے لگی۔۔۔

آپی گھر چلتے ہیں۔۔۔ زل کانپتی آواز میں بولی۔۔۔

کیا ہوا ہے زل۔۔۔؟ تم ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہاری بہن تمہارے ساتھ ہے۔۔۔۔۔ وہ ناجانے کون تھا۔۔۔ ایسے گھٹیا لوگ ہمیں اپنی زندگی میں بہت ملیں گے۔۔۔ ہمارے رستے میں ایسی رکاوٹیں بہت آئیں گی۔۔۔ ہمیں اگر معاشرے میں چلنا ہے تو مضبوط بننا ہو گا تا کہ ان جیسے لوگوں کا سامنا کر سکیں۔۔۔ تمہیں چاہیے تھا ایک تھپڑ رسید کرتی اسکے چہرے پر۔۔۔۔۔ ہانیہ زل کے سر پرڑتے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑتی انہیں سہلاتی بولی

نہیں آپی میں ڈر نہیں رہی۔۔۔ مجھے بس امی کے پاس جانا ہے۔۔۔ زل مسلسل نامیں سرہلاتی بھرائی آواز میں بولی۔۔۔

ہانیہ ابھی ہم نے تمہارے لیے شوز خریدنے تھے۔۔۔ ہانیہ زمل کہ ضد پر اسکے گال پر ہاتھ رکھتی
نرمی سے بولی۔۔۔

کوئی بات نہیں آپ میں وہی پرانے پہن کر چلی جاؤنگی۔۔۔ زمل کے کہنے پر ہانیہ نے کچھ سیکنڈ کے
لیے اپنی آنکھیں میچیں۔۔۔

ٹھیک ہے چلو۔۔۔ ہانیہ اثبات میں سر ہلاتی بولی۔۔۔

زمل ابھی بھی خود پر کسی کی نظروں کی تپش کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔ ہانیہ کے ہاتھ کو اور
مضبوطی سے اس نے پکڑا جو ہانیہ نے بھی محسوس کیا۔۔۔

تمہیں بہادر بننا ہو گا زمل۔۔۔ دنیا بہت ظالم ہے۔۔۔ ہانیہ دل ہی دل میں بولی۔۔۔

حسین پریوں کہاں جانا ہے۔۔۔؟ آ جاؤ ہم چھوڑ آتے ہیں۔۔۔ زمل اور ہانیہ بس سٹاپ پر کھڑی
بس کا انتظار کر رہیں تھیں جب وہاں کچھ لو فرلڑ کے آتے بولے۔۔۔

ہانیہ خود کے غصے پر کنٹرول کرتی چپ رہی لیکن وہ لڑکے بار بار عجیب عجیب نام لے کر انہیں مخاطب کرنے لگے۔۔۔ زل تو کافی خوفزدہ ہو گئی۔۔۔

آ جاؤ ہمارے ساتھ۔۔۔ تمہارے گھر چھوڑ آتے ہیں۔۔۔ ان میں سے ایک لڑکا قدم اٹھاتے ہانیہ کے سامنے کھڑے ہوتے شیطانی مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولا۔۔۔

بکو اس بند کرو اور یہاں سے چلتے بنو۔۔۔ ورنہ جان سے مار دوں گی۔۔۔ ہانیہ گرجی۔۔۔ زل خوفزدہ سی آنکھیں میچ لیں اور ہانیہ کے پیچھے ہوئی۔۔۔ ہاتھ ابھی بھی ہانیہ کا پکڑا ہی ہوا تھا۔۔۔

ارے ارے تم تو پورا پٹاخہ ہو۔۔۔ اور یہ تمہارے پیچھے جو چھپ رہی ہے اس کا بھی دیدار کروا دو۔۔۔ وہ لڑکا ہانیہ کے پیچھے کھڑی زل کو دائیں طرف ہوتے دیکھتا کمینگی سے بولا۔۔۔

چٹاخ۔۔۔ تبھی وہاں تھپڑ کی آواز گونجی۔۔۔

تمہیں تمہاری گھٹیا باتوں کا جواب مل گیا ہے ناب نکلویہاں سے۔۔۔ ہانیہ اسے انگلی سے جانے کا اشارہ کرتی بولی۔۔۔

تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھا کر اچھا نہیں کیا۔۔۔ تم دونوں شکل کیا دیکھ رہے ہو میری پکڑو اس لڑکی کو اور اس کے منہ سے نقاب ہٹاؤ۔۔۔ وہ لڑکا غصے سے اپنے ساتھیوں کو دیکھتے زل کی طرف اشارہ کرتے غرایا۔۔۔ زل اپنی جگہ سہم گئی۔۔۔ اس سے پہلے ہانیہ کچھ بولتی۔۔۔ اس لڑکے کو اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا۔۔۔ اس نے پلٹ کر دیکھا تو ایک زوردار مکا اس کے منہ پر رسید ہوا۔۔۔ جس سے وہ لڑکھڑاتے پیچھے زمین پر گرا۔۔۔ زل سائیڈ پر ہو گئی۔۔۔ زل پہلے نیچے گرے لڑکے کو اور پھر سامنے کھڑے وجود کو دیکھا۔۔۔ ہانیہ نے بھی سامنے دیکھا یہ تو وہی تھا جو انہیں شاپنگ مال میں ملا تھا۔۔۔۔۔

کون ہو تم۔۔۔؟ ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے مارنے کی۔۔۔ وہ لڑکا کھڑے ہوتے اپنے جڑے پر ہاتھ رکھتے تکلیف سہتا بولا۔۔ اس وجود کی نظریں ابھی بھی زل کی طرف تھیں۔۔۔ ہانیہ کو تو وہ کوئی نفسیاتی انسان لگا۔۔۔

لڑکا اس وجود کے چہرے پر پنچ مارنے لگا کے اس نے اسکے پنچ کو ہاتھ سے روکا۔۔۔ نظریں زل پر ہی تھیں۔۔۔ اس لڑکے کے اسی پنچ والے ہاتھ کو اس نے گھمایا جس سے اس کے بازو میں کڑک کی آواز آئی اور اس لڑکے کی چیخ سڑک پر گونجی۔۔۔۔

آہہہہ میرا ہاتھ چھوڑو۔۔۔ پاگل ہو کیا۔۔۔؟ تم تم دونوں میری شکل کیا دیکھ رہے ہو مارو سالے کو۔۔۔ وہ لڑکا درد سے کراہتے اپنے دوستوں کو دیکھتا بولا لیکن وہ ڈرتے نامیں سر ہلاتے پیچھے قدم لینے لگے۔۔۔۔

URDUNovelians

اس وجود نے اس لڑکے کے ہاتھ کو چھوڑتے اسے بالوں سے پکڑے اسکا سر دیوار پر دے مارا۔۔۔ اس لڑکے کے ساتھ ساتھ زل کی بھی چیخ نکلی۔۔۔ ہانیہ تو حیرت زدہ سی سارا منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔

معاف کر دو مجھ سے جا جانے دو۔۔۔ وہ لڑکا اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرہ چھاتے دیکھتا
مشکل سے بولا۔۔۔

اس لڑکے کے بے ہوش ہو کر گرنے سے اس وجود نے قدم زل کی طرف بڑھائے اور ایک
گہری نظر اس کے نازک سراپے پر ڈالتے آگے بڑھنے لگا

کک کون ہو تم۔۔۔؟ ہانیہ کی آواز نے اس شخص کے آگے بڑھتے قدم روک دیے۔۔۔

ڈیول۔۔۔ اس وجود نے بناپلٹے صرف ایک لفظ ہی ادا کیا اور چلا گیا۔۔۔۔۔

URDUNovelians

آیا بڑا ایک کومار کر خود کو ڈیول سمجھنے لگ گیا ہے۔۔۔۔۔ ہانیہ غصے سے بڑبڑاتی چہرہ پھیرتے زل کو
دیکھا جو رونے میں مصروف تھی۔۔۔

کچھ نہیں ہوا زل میری جان رو نہیں۔۔۔ جو کچھ بھی ہوا ہے اسے ایک برا خواب سمجھ کر بھول جاؤ۔۔۔ اور اس کا ذکر امی سے نہیں کرنا ورنہ وہ پریشانی ہو جائیگی۔۔۔ وہ دیکھو بس آگئی چلو آنسو بہانہ بند کرو ہم چلتے ہیں۔۔۔ ہانیہ زل کے کانپتے ہاتھ کو پکڑتی بولی۔۔۔

آپی۔۔۔ زل روتے ہوئے ہچکی لیتی بولتی ہانیہ کے ساتھ لگ گئی۔۔۔

تم تو میری بہادر بہن ہونا اگر میری بہن ہو تو پھر رونا بند کرو۔۔۔ ہانیہ زل کا چہرہ سامنے کیے اس کے گال پر پھسلے آنسوؤں کو صاف کرتی بولی۔۔۔

.....

ہیر یہ امریکہ ہے تمہیں چاہیے کہ یہاں نیوڈریسز لو جیسا کہ پینٹ شرٹ وغیرہ۔۔۔ تم کیا یہ فراکس اور ٹائیٹس پہنتی رہتی ہو۔۔۔ شانزے گاڑی ڈرائیو کرتی ساتھ بیٹھی ہیر کو دیکھتے بولی۔۔۔ جس نے جامنو کلر کی گھٹنوں سے تھوڑی اوپر آتی فراک اور وائٹ ٹائیٹس پہنے ہوئے تھے اور ہمیشہ کی طرح بالوں کو ہیر بین میں باندھا ہوا اور دوپٹے کو گلے میں ڈالا ہوا تھا۔۔۔

شانزے ہم کسی بھی ملک میں چلے جائیں لیکن ہمیں اپنی ثقافت اور اپنی حدود نہیں بھولنی چاہیے۔۔۔ ہیر کی بات سنتے شانزے بیزاری سے آنکھیں گھومائیں۔۔۔ تبھی اس کے موبائل میں ٹن ہوئی! اس نے میسج اوپن کر کے دیکھا تو اس کی دوست کا تھا کہ شانزے ابھی تک تم آئی نہیں ہو۔۔۔

تم مجھے لوکیشن سینڈ کر دو میں باسانی اور جلدی وہاں پہنچ جاؤنگی۔۔۔ شانزے اپنی دوست کو میسج بھیجتی موبائل آف کر دیا۔۔۔

ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟

تمہیں میں ایک بہت ہی خوبصورت جگہ پر لے کر جانے لگی ہوں۔۔۔ تم نے ویسی جگہ پہلے کبھی بھی نہیں دیکھی ہوگی۔۔۔ شانزے چہرے پر کمینگی مسکراہٹ سجائے بولی۔۔۔ ہیر نا سمجھی سے سر کو ہلکی سا ہلاتی کھڑکی سے باہر کی طرف دیکھنے لگی

.....

ہلکا سا ڈور پر اپن اہاتھ ٹپچ کرتی امل نے اپنی طرف سے دستک دی۔۔۔ لیکن ڈور ناکھلا۔۔۔ اپنے پیچھے دیکھتے کے کہیں پھوپھو تو نہیں آگئی امل جلدی سے ڈور پر اس بار ذرا ہمت سے دستک دی۔۔۔ لیکن پھر بھی ڈور ناوپن ہوا۔۔۔ اس نے دوبارہ تیسری بار ہاتھ اٹھایا لیکن اس بار ڈور کا لاک کھل گیا۔۔۔ امل اندر داخل ہوئی۔۔۔ روم میں نظریں دہراتے اس نے دائیں طرف دیکھا تو وہ صوفے پر سامنے لیپ ٹاپ رکھے بیٹھا تھا۔۔۔ امل حیران ہوئی کہ وہ تو آیا نہیں ڈور کیسے کھلا۔۔۔!! جن بھوت جہاں ہوں وہاں ایسا ہوتا ہے۔۔۔ لیکن یہ بھی کسی جن سے کم نہیں یہی سوچتے امل آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ٹیبل کے قریب جانے لگی۔۔۔ اس نے جھکتے چائے ٹیبل پر رکھی۔۔۔ جب دیکھا کہ وہ ابھی بھی لیپ ٹاپ کی طرف ہی متوجہ ہے تو امل نے سکون کا سانس لیا اور جھٹ سے پٹی جانے کے لیے۔۔۔

میں نے جانے کا کہا ہے کیا۔۔۔؟ یمن کی کرخت آواز کو سنتے امل کا بڑھتے قدم وہی رک گئے۔۔۔

اللہ جی۔۔۔ اس نے اپنی آنکھیں کچھ سیکنڈ کے لیے میچیں اور نچلے ہونٹ کو دانتوں میں دباتے دل ہی دل میں بولی۔۔۔

جی جی آپ کو کچھ چاہیے۔۔۔؟ امل پلٹتی کافی دیر سر جھکائے کھڑی رہی لیکن وہ اپنے کام میں مصروف تھا اس کی انگلیاں لیپ ٹاپ کے کی بورڈ پر تیزی سے چل رہیں تھیں۔۔ امل نے آخر کار کمرے میں چھائی خاموشی کو ختم کیا۔۔

اس نے امل کی بات کا کوئی بھی جواب نادیا۔۔ امل یونہی کھڑی رہی۔۔۔ آدھا گھنٹہ سے زیادہ وقت گزر گیا۔۔ لیکن اس بے رحم کو اس پر ترس نا آیا۔۔

میں چلی جاؤں۔۔۔؟ امل نے ہمت کرتے پوچھا

نہیں۔۔۔ یہیں کھڑی رہو۔۔۔ یمن سنجیدگی سے ہی بولا۔۔۔ امل کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔۔۔

می میں تھک گئی ہوں۔۔۔ امل بھرائی آواز میں بولی۔۔۔ ایک گھنٹہ گزر گیا تھا اور اب اس سے مزید اپنے قدموں پر کھڑا نہیں رہا جا رہا تھا۔۔۔

اتنی جلدی۔۔۔! امل کی بات سنتے یمن نے اس دفعہ اپنی نظر کو لیپ ٹاپ سے ہٹا کر سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھتے استہزاء یہ لہجے میں بولا۔۔۔ امل حیران ہوئی یہ جلدی تھی۔۔۔!! ایک گھنٹہ گزر چکا تھا اور ابھی بھی وہ ظالم شخص بول رہا تھا کہ اتنی جلدی۔۔۔ آخر وہ کس جرم کی سزا دے رہا تھا اسے۔۔۔ امل نے ٹیبل پر پڑے کپ کو دیکھا اس نے تو چائے بھی نہیں پی تھی۔۔۔

بہ بہت ٹائم ہو گیا ہے پھوپھو مجھے ڈھونڈتی ہو گئی۔۔۔ امل بھیگی پلکیں جھکاتی بولی۔۔۔

ڈھونڈنے دو۔۔۔ پھوپھو کا نام سنتے یمن کے چہرے کے تاثرات سپاٹ ہو گئے۔۔۔

مجھ سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا۔۔۔ امل پھر سے اس پتھر دل انسان کو دیکھتی نم لہجے میں بولی

ادھر میرے پاس آ جاؤ۔۔۔ یمن صوفے سے ٹیک لگاتے امل کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کرتے بولا۔۔۔ اسکی بات سنتے امل کی سانسیں تھم گئیں۔۔۔

نہ نہ نہیں میسی میں کھڑی ہی رہتی ہوں۔۔۔ امل نامیں سر ہلاتی بولی۔۔۔

میں نے تم سے کہا کہ ادھر آؤ۔۔۔ یمن لب بھینچے غصے سے بولا۔۔۔

آئی ای ایم سوری۔۔۔ میں نہیں اب بو بولوں گی کے میں تھک گئی ہوں۔۔۔ میسی میں یہاں
کھڑی رہو گی۔۔۔ امل خوفزدہ سی بولی۔۔۔

تمہیں میری کہی بات کی سمجھ نہیں لگ رہی۔۔۔؟ امل کی وہی رٹ کو سنتے یمن اسے آنکھیں
دکھاتے بولا۔۔۔

URDUNovelians

جلدی سے یہاں آؤ ورنہ میں آیا تو تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔ یمن سر جھکائی کھڑی امل
کو دیکھتا بولا۔۔۔ لہجے میں بلا کی سختی تھی۔۔۔

آت آتی ہوں۔۔۔ امل بولتی قدم آگے بڑھانے لگی لیکن ایک گھنٹے سے زائد ایک ہی جگہ پر بنا
ہلے کھڑے رہنے کی وجہ سے اس کو اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی وہ گرنے لگی کے یمن
آگے ہوتے اسکے شانوں پر ہاتھ رکھتے اسے تھاما۔۔۔

مجھ سس سے چل۔۔۔ امل اچانک ہی روتی ہوئی کانپتی آواز میں بولنے کی کوشش کرنے
لگی۔۔۔۔۔

ابھی تو شروعات ہے بے بی۔۔۔ اور تم ابھی سے ہمت ہار رہی ہو۔۔۔ تمہیں تو بہت کچھ سہنا ہے
آگے۔۔۔ امل کے چہرے پر خوف، بے بسی کے ملے جلے تاثرات دیکھتے یمن کو اپنے اندر تک
سکون اترتا محسوس ہوا۔۔۔ امل کے بھیگے گال پر ہاتھ رکھتے وہ اتنی بڑی بات بہت ہی آرام سے
کہہ گیا تھا۔۔۔ امل تو یہی سوچ رہی تھی کہ آخر اس کا قصور کیا ہے۔۔۔؟ اسکی کس غلطی کی سزا
دے رہا ہے یہ جابر انسان اسے۔۔۔۔۔

مجھ مجھے جانا ہے۔۔۔ امل یمن کے ہاتھ کو اپنے گال سے ہٹاتی بولتی ایک قدم پیچھے لینے لگی۔۔۔۔۔

بس اتنا ہی ڈرامہ کرنا تھا اب تمہاری ٹانگیں حرکت کرنے لگ گئی ہیں۔۔۔ پوری تم اپنی پھوپھو کی کاپی ہو۔۔۔ یمن کاٹدار لہجے میں بولا۔۔۔ اور امل کی کمر میں بازو ڈالے اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔ جس کے باعث وہ یمن کے سینے سے آگئی۔۔۔ امل کی دھڑکنوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔۔۔ دل زوروں سے دھڑکنے لگا۔۔۔ رنگت زرد پڑ گئی۔۔۔

میں میں ڈرامہ نہہ نہیں کر رہی۔۔۔ مجھ مجھے سچی میں درد ہو رہا ہے۔۔۔ امل یمن کے مضبوط شانے پر ہاتھ رکھتی اس سے دور ہونے کی ایک ناممکن سی کوشش کرتی بولی۔۔۔

میں چاہتا ہوں کہ تمہیں درد ہو۔۔۔ تمہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف ہو۔۔۔ کیونکہ جب جب تمہیں تکلیف ہوگی درد ہو گا تب مجھے سکون ملے گا۔۔۔ یمن امل کے بالوں پر پہلے نرمی سے ہاتھ پھیرتے بعد میں پکڑ مضبوط کرتے اس کا چہرے کو مقابل کرتے بات مکمل کی۔۔۔ اسکی اس سفاک حرکت پر امل کراہی۔۔۔

آپ می میرے ساتھ ایسا کیوں کرتے ہیں۔۔؟ رونے کی وجہ سے سرخ ہوئی آنکھوں سے یمن کی آنکھوں میں دیکھتی وہ ہمت کرتی بولی

کیونکہ میں نفرت کرتا ہوں تم سے۔۔۔ یمن نے حقارت بھری نظروں سے امل کے چہرے کو دیکھا۔۔۔ یمن کی گرم سانسیں چہرے پر پڑنے کی وجہ سے امل کو اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ لیکن امل تو اسکی بات سنتی ساکت سی ہو گئی تھی۔۔۔ اس سے نفرت کی کیا وجہ تھی۔۔۔؟

بے تحاشہ نفرت۔۔۔ امل تو بنا پلکیں جھپکائیں بھیگی آنکھوں سے یمن کے چہرے کو تک رہی تھی جب پھر سے یمن کے الفاظ اسکی سماعتوں سے ٹکرائے۔۔۔۔

URDUNovelians

آپ مجھے مار ہی دیں۔۔۔ روز روز کی تکلیف تو نہیں ناسہنی پڑے گی۔۔۔ امل بھرائی آواز میں بولی۔۔۔ اس کی اتنی بڑی بات کہہ دینے پر یمن نے داد میں آئی برواچکایا۔۔

مارنا ہی ہوتا تو تمہیں بہت پہلے کا مار چکا ہوتا۔۔۔ یمن کر خٹکی سے بولا۔۔۔

وہ ابھی یو نہی کھڑے تھے کے ڈور پر دستک ہوئی۔۔۔ امل کے چہرے پر مزید خوف کے تاثرات آگئے۔۔۔ جبکہ یمن کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات آئے۔۔۔ یمن امل کے بالوں کو چھوڑتے قدم ڈور کی طرف بڑھائے۔۔۔ امل کے ہاتھ پاؤں سرد پڑ گئے کیا اس شخص کو کسی کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔؟ اگر سمیتا پھوپھو ہوئیں تو وہ کیا سوچیں گی۔۔۔ امل خوفزدہ سی سوچنے لگی۔۔۔

یمن۔۔۔ یمن نے ابھی ڈور کھولا ہی کے کوئی بجلی کی طرح اندر آتی اسکے سینے سے لگ گئی۔۔۔ جبکہ امل کی آنکھیں پوری کی پوری کھل گئیں۔۔۔

سرپرائزڈ۔۔۔ پیچھے ہوتی وہ یمن کے چہرے کو دیکھتی چمکتی بولی۔۔۔

میری گاڑی خراب ہو گئی تھی تم کال ریسیو نہیں کر رہے تھے۔۔۔ اور براق نے تو میری بات ہی نا سنی۔۔۔ پھر مجھے ماموں کو کال کرنی پڑی اور اب میں آتے ہی پہلے تمہارے روم میں آئی ہوں

--- مجھے پتا تھا تم مجھے دیکھ کر شکوہ ہو جائے گا۔۔۔ آخر ایک سال کے بعد آئی ہوں میں۔۔۔
وہ لڑکی اپنی ہی دھن میں بولتی جا رہی تھی۔۔۔ یمن اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا

تم خاموش کیوں کھڑے ہو۔۔۔؟ تمہیں خوشی نہیں ہوئی کیا میرے آنے کی۔۔۔؟

ایسی بات نہیں ہے زینشہ مجھے تو بہت خوشی ہوئی ہے تمہیں دیکھ کر۔۔۔ یمن متبسم ہوتے
بولا۔۔۔

مجھے معلوم تھا تم مجھے دیکھ کر بہت خ۔۔۔۔۔ زینشہ خوشی سے یمن کی بات سنتی اسکے سینے پر ہاتھ
رکھتے اسے پیچھے کرنے کے انداز میں اندر داخل ہوئی۔۔۔ لیکن سامنے کھڑے وجود کو دیکھتے اس
کے باقی الفاظ اسکے منہ میں ہی رہ گئے۔۔۔

یہ کون ہے یمن۔۔۔۔۔؟ زینشہ سامنے کھڑی لڑکی کو سر سے پیر تک غیر یقینی سے دیکھتے یمن سے
!! بولی۔۔۔ ایک لڑکی وہ بھی یمن کے روم میں۔۔۔۔۔

اے تو سامنے کھڑی لڑکی کا لباس دیکھتی دنگ رہ گئی تھی۔۔۔

یہ میری۔۔۔۔

میں میں انکے ماموں کی بیٹی ہوں۔۔۔ یمن بولنے لگا کہ اے اے جھٹ سے بولی۔۔۔ اسے یہ ڈر تھا
کہ کہیں یمن یہ نابول دے کہ وہ بیوی ہے اسکی۔۔۔ اے کی بات سنتے یمن نے سنجیدگی سے
اے کو دیکھا۔۔۔ جو مسکراہٹ لبوں پر زینشہ کو دیکھ کر آئی تھی وہ اب لبوں پر موجود نہیں
تھی۔۔۔۔

یعنی یمن کی کزن۔۔۔ لیکن یہ تمہارے روم میں کیا کر رہی ہے یمن۔۔۔؟ زینشہ اے کی بات
سنتی پلٹتے یمن کو سوالیہ نظروں سے دیکھتی بولی

میں انہیں چائے دینے آئی تھی۔۔۔ اس بار بھی ابھی یمن خاموش تھا کہ اے جلدی سے
بولی۔۔۔۔

میں چائے دے دی اب میں جانے لگی ہوں۔۔۔ اہل بولتی یمن کو دیکھنے کی غلطی ناکرتے اسکے
پاس سے گزر گئی۔۔۔

یمن سچ بتاؤ۔۔۔ یہ یہاں کیا کر رہی تھی۔۔۔ اسکے جانے کے بعد زینشہ بولی

جاؤ زینشہ تم کافی تھک گئی ہو گی ریٹ کرو جا کر۔۔۔ یمن سنجیدگی سے بولا۔۔۔

لیکن یمن یہ

URDUNovelians

زینشہ میں تمہیں جواب دینے کا پابند نہیں ہوں۔۔۔ وہ یہاں کیا کر رہی تھی یا کیا کرنے آئی تھی
اس سے تمہیں کوئی پرابلم نہیں ہونی چاہیے۔۔۔ یمن لب بھینچے غصے سے بولا۔۔۔

کیوں نہیں ہونی چاہیے پر اہلم۔۔۔ یمن ہماری نگلیجمنٹ ہو چکی ہے۔۔۔ اور تم کہہ رہے ہو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ میں کسی لڑکی کو بھی تمہارے آس پاس برداشت نہیں کر سکتی اور وہ تو تمہارے روم میں کھڑی تھی۔۔۔ اور ان جیسی لڑکیوں کا کیا بھروسہ لڑکوں کو۔۔۔

زنیشہ۔۔۔ ایک لفظ اور نہیں۔۔۔ جاؤ یہاں سے۔۔۔ زنیشہ نفرت سے بولتی جا رہی تھی کے اہل کے بارے میں سنتے یمن گر جا۔۔۔ زنیشہ خاموش ہو گئی اور حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ غصے سے قدم واپس لیتی وہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔

زنیشہ تم کب آئی۔۔۔!! زنیشہ غصے سے پاؤں پٹختی یمن کے روم سے نکلتی آگے بڑھ رہی تھی کے سمیتا اسے دیکھتی بولی۔۔۔ لیکن زنیشہ انہیں جواب دیئے بغیر آگے بڑھ گئی۔۔۔ سمیتا ایک نظر زنیشہ کی پشت کو دیکھا اور پھر چہرہ پھیرتے یمن کے روم کو۔۔۔ انکے چہرے پر گہری مسکراہٹ آئی۔۔۔

میں بھی سمیتا خانزادہ ہوں۔۔۔ یمن تمہیں تمہارے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گی
۔۔۔ اب کھیل میں کھیلوں گی۔۔۔ سمیتا چہرے پر عجیب ہی مسکراہٹ لاتی خیالوں میں یمن کو
تصور کرتی بولی۔۔۔ قدم اٹھائے وہ آگے بڑھ گئی اور سیڑھیاں اترے، نیچے جانے لگی۔۔۔

.....

کہاں آئے ہیں ہم۔۔۔؟ گاڑی رکی تو باہر سنسان جگہ کودیکھتی ہیر شانزے سے بولی۔۔۔

تم ڈرو نہیں باہر نکلو بتاتی ہوں میں کے ہم کہاں آئے ہیں۔۔۔ شانزے ہیر کودیکھتی مسکراتی بولی
اور گاڑی سے نکلی۔۔۔ دوسری جانب سے ہیر بھی گاڑی کا ڈور کھولتے باہر نکلی۔۔۔

شانزے مجھے ڈر لگ رہا ہے ہم واپس چلتے ہیں۔۔۔ ہیر ارد گرد دیکھتی خوفزدہ ہوتی بولی۔۔۔

کم آن یار میں تمہارے ساتھ ہوں جب میں نہیں ڈر رہی تو تم کیوں ڈر رہی ہو۔۔۔۔ اور اس جگہ پر میں تو آتی جاتی رہتی ہوں کوئی خطرہ نہیں ہے یہاں۔۔۔ شانزے کندھے اچکائے بولی۔۔۔

ہائے شاںزے۔۔۔ ابھی وہ دونوں وہیں کھڑی تھیں کے دائیں طرف سے دو لڑکیاں ان کی طرف آتیں بولیں۔۔۔ شانزے مسکراتے ان سے گلے ملی۔۔۔ جبکہ ہیر تو انہیں حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہ ہے میری بہن کی نند۔۔۔ یعنی میری کزن ہی سمجھو۔۔۔ شانزے ہیر کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتی بولی۔۔۔

اوہ اچھا تو یہ ہے وہ لڑکی۔۔۔ ہائے۔۔۔ ان میں سے ایک لڑکی ہیر کو سر تا پیر دیکھتی بولی۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔ ہیر کو وہ دونوں لڑکیاں بالکل بھی پسندنا آئیں۔۔۔ ان کے بولنے کا انداز ان کے بیہودہ کپڑے۔۔۔ ہیر کو سخت نفرت ہونے لگی ان سے۔۔۔ لیکن ہیر کے سلام کرنے پر اس لڑکی نے شانزے کی طرف دیکھا۔۔۔

ہم لیٹ ہو رہے ہیں چلتے ہیں۔۔۔ شانزے بات کو گھماتی ہیر کا بازو پکڑے بولی اور وہ آگے بڑھ گئیں۔۔۔ تھوڑا آگے جا کر گانوں کی آواز ہیر کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔ اس نے سامنے دیکھا تو ایک فلیٹ کے سامنے بہت گاڑیاں کھڑی تھیں

شانزے یہ کس کا گھر ہے۔۔۔ اور ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔ ہیر کا گھر کہنے پر ان میں سے ایک لڑکی کو ہنسی آئی جو اس نے مشکل سے دبائی۔۔۔

URDUNovelians

ہیر میری ایک فرینڈ نے پارٹی رکھی ہے تم بے فکر رہو۔۔۔ شانزے ہیر کے رکنے پر اسکا ہاتھ پکڑتی بولی۔۔۔

نہہ نہیں شانزے میں پارٹیز میں نہیں جاتی۔۔۔ مجھے نہیں جانا۔۔۔ ہیر اپنا ہاتھ چھڑوانے کی
کوشش کرتی بولی۔۔۔

ہیر اب ہم یہاں آگئے ہیں۔۔۔ کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ میں تمہیں اپنے باقی فرینڈز سے بھی ملواؤں
گی تم چلو۔۔۔ شانزے ہیر کا بازو پکڑتی اسے زبردستی ساتھ لے جاتی بولی۔۔۔

مجھے نہیں جانا تم بازو چھوڑو میرا۔۔۔ تمہیں جانا ہے تو تم جاؤ۔۔۔ لیکن مجھے نہیں جانا می میں گاڑی
میں بیٹھ جاتی ہوں تم جاؤ۔۔۔ ہیر پھر سے بولی۔۔۔

تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے کیا۔۔۔؟ اگر نہیں ہے یقین مجھ پر تو چلی جاؤ۔۔۔ میں نے تو سوچا تھا
میں اپنی سبھی فرینڈز سے تمہیں ملواؤں گی اور سب کو بتاؤں گی کہ دیکھو مجھے اتنی اچھی دوست
ملی ہے لیکن شاید تمہیں مجھ پر بھروسہ ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔ شانزے امل کا بازو چھوڑتی بولی۔۔۔۔۔

نہ نہیں شانزے مجھے تم پر یقین ہے لیکن میں کبھی پارٹیز میں نہیں گئی اور بھیا کو معلوم ہوا تو وہ ہمیں جان سے مار دیں گے۔۔۔ ہیر نے شانزے کو سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

تمہارے بھیا کو بتائے گا کون۔۔۔؟ انہیں کچھ بھی پتا نہیں چلے گا تم چلو میرے ساتھ کسی کی بھی فکر نہیں کرو ہم تمہارے بھیا کے گھر جانے سے پہلے واپس چلے جائیں گے۔۔۔ اور یہ لائف تمہاری ہے تمہارے بھیا کی نہیں۔۔۔ زندگی ایک بار ملتی ہے۔۔۔ اسے کھل کر انجوائے کرنا چاہیے۔۔۔ شانزے کو اندر ہی اندر خوشی ہوئی اس کا تیر نشانے پر لگا تھا

میں زبردستی نہیں کرونگی اگر مجھ پر یقین ہے تو میرے ساتھ آ جاؤ۔۔۔ شانزے روہانسی لہجہ کرتے بولتی قدم آگے بڑھائے۔۔۔

URDUNovelians

ٹھیک ہے میں تمہارے ساتھ جاؤں گی۔۔۔ ہیر انگلیاں چٹختی جلدی سے بول گئی۔۔۔ شانزے کے قدم رک گئے اور چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ آئی۔۔۔ پیچھے پلٹتے اس نے مسکراتے ہیر کا ہاتھ پکڑا اور وہ ڈور کی طرف جانے لگے۔۔۔ ہیر کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا۔۔۔ وہ سوچنے لگی

کے کیا اس نے یہ قدم ٹھیک اٹھایا ہے۔۔۔؟ لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ آج کے بعد اس کی زندگی بدل جانی تھی۔۔۔

.....

اندر داخل ہوتے ہیر نے اچانک لائٹس آنکھوں میں پڑنے کی وجہ سے اپنی آنکھیں میچیں۔۔۔
اس نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولی تو وہ سامنے کا منظر دیکھتی حیران رہ گئی۔۔۔

شاشانزے یہاں لڑکے۔۔۔۔۔ ہیر سامنے لڑکیوں کے ساتھ لڑکوں کو ڈانس کرتی دیکھتے مشکل سے منہ سے لفظ ادا کیے۔۔۔

اس میں حیران ہونے والی کون سی بات ہے یہ سب تو عام ہے۔۔۔۔۔ شاشانزے مسکراتی بولی۔۔۔

کہاں جا رہی ہو ہیر۔۔۔۔۔؟ ہیر پلٹنے کے لیے قدم واپس لینے لگی کہ شاشانزے اسکا بازو پکڑ لیا۔۔۔

میں اس بیہودہ جگہ پر ایک منٹ بھی نہیں رہ سکتی۔۔۔ ہیر غصے سے چیخی۔۔۔ وہ مشکل سے ہی ایک دوسرے کی آواز سن پار ہی تھیں کیونکہ میوزک کا والیوم بہت اونچا تھا۔۔۔

پاگل نہیں بنو ہیر۔۔۔ اب تم یہاں آگئی ہو ایک دفعہ آگے بڑھ کر دیکھو تو سہی تم بہت انجوائے کرو گی۔۔۔ شانزے اسے آنکھیں دکھاتی بولی۔۔۔

نہیں مجھے انجوائے نہیں کرنا۔۔۔ ہیر نامیں سر ہلاتی بولی۔۔۔

لیکن اب تمہیں یہاں سے جانے نہیں دوں گی۔۔۔

شانزے میرا بازو چھوڑو۔۔۔ ہیر کوشش کرنے لگی لیکن شانزے اسے زبردستی آگے لے گئی۔۔۔

شانزے میں نے تم پر بھروسہ کیا تھا۔۔۔ ہیر روتے ہوئے بولی۔۔

میری جان مجھے معلوم ہے اور میں ابھی ابھی یہی کہہ رہی ہو کہ تم مجھ پر یقین رکھو میں تمہارے ساتھ ہو۔۔۔ شانزے اس کا گال تھپتھپاتے بولی۔۔۔ اور لڑکی کو آنکھوں سے کچھ لانے کا اشارہ کیا جس پر وہ مسکراتی سرہاں میں ہلاتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

تمہاری فرینڈز کہاں ہے جس نے پارٹی رکھی ہے۔۔۔؟

وہ آنے والی ہے بس تھوڑی دیر۔۔۔ تم یہ لویہ پیو تب تک۔۔۔ شانزے وہاں آتی اسی لڑکی کے ہاتھ سے دو گلاس پکڑے ایک ہیر کے آگے کرتی بولی۔۔۔

ہیر نے گلاس پکڑا۔۔۔ جو اس کا ایک گھونٹ پینے کے بعد اسے ٹیسٹ عجیب لگا لیکن وہ پی گئی۔۔۔
ہیر کو جو اس کا پورا گلاس پیتے دیکھتے شانزے کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ آئی۔۔۔

شانزے کم آن ڈانس کرتے ہیں۔۔۔ وہاں ایک لڑکا آتا شانزے کا ہاتھ پکڑتے اسکے ہاتھ کی پشت پر لب رکھتے بولا۔۔۔ شانزے مسکراتی اپنے ہاتھ میں پکڑا گلاس اپنی فرینڈ کو پکڑاتی آگے بڑھ گئی۔۔۔ ہیر اسے روکنا چاہا لیکن وہ چلی گئی۔۔۔ اور پیچھے سے وہ لڑکیاں بھی آگے بڑھ گئیں۔۔۔

ہائے کیوٹی۔۔۔ ہیر وہی کھڑی تھی کے دو لڑکے وہاں آتے اس سے مخاطب ہوئے۔۔۔ ہیر قدم پیچھے لیے۔۔۔

یہاں اکیلی کھڑی ہو۔۔۔ تمہارا بوائے فرینڈ نہیں آیا کیا۔۔۔!! لیکن تم بور نہیں ہو ہم ہیں نا۔۔۔ جب تک وہ نہیں آتا ہمارے ساتھ انجوائے کر لو۔۔۔ ان میں سے ایک لڑکا آنکھ ونگ کرتے چہرے پر کمینگی مسکراہٹ سجائے بولا۔۔۔

URDU NOVELIANS

خبر خردار میرے قریب بھی آئے تو۔۔۔۔۔ ہیر قدم پیچھے لیتی بولی کے اچانک ہی اس کا اپنا سر
چکراتا محسوس ہوا۔۔۔۔۔

میرا سر۔۔۔۔۔ ہیر کو وہ لڑکے دو دو نظر آنے لگے۔۔۔۔۔

شان شانزے۔۔۔۔۔ اسکے منہ سے کانپتی آواز نکلی۔۔۔۔۔

پیچھے کیوں ہو رہی ہو۔۔۔۔۔؟ آؤ مل کر ڈانس کرتے ہیں۔۔۔۔۔ ان میں سے ایک لڑکا آگے بڑھتے
ہیر کے گال کو چھونے لگا کے وہ جلدی سے پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔

URDU Novelians

دو دور رہو۔۔۔۔۔ ہیر آنکھوں کے سامنے اندھیرے کے پردے لہراتے دیکھتی روتی ہوئی
بولی۔۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔ اتنا خوبصورت مال میرے سامنے ہے اور میں کیسے دور رہ سکتا ہوں۔۔۔ وہ لڑکا بولتے آگے بڑھتے ہیر کی کلائی جکڑنے لگا کہ ہیر لڑکھڑاتے قدموں سے پلٹتی پیچھے بھاگی۔۔۔

شاشانزے۔۔۔ شانزے۔۔۔ ہیر چیخی لیکن شانزے اس کی سن ہی نہیں رہی تھی۔۔۔ شاید اس تک آواز نہیں جا رہی تھی اس کا دماغ گھوم رہا تھا جس کے باعث اسے سمجھ نہیں آرہی تھی لیکن وہ اندھا دھند بھاگ رہی تھی۔۔۔

سالی رک۔۔۔۔۔ وہ دونوں لڑکے ہیر کے پیچھے بھاگے۔۔۔ شانزے نے چہرہ پھیرتے پیچھے دیکھا تو وہاں ہیر نہیں تھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔۔۔

سامنے اسے روشنی نظر آئی ہیر آگے بڑھی تو وہاں ایک ڈور کو دیکھتے وہ اسی طرف بھاگی۔۔۔ ڈرگزر اس پر آہستہ آہستہ اثر کر رہے تھے جس کے باعث اس کا سر مزید چکرانے لگا۔۔۔ بھاگتی ہوئی ڈور کے قریب آتی اس نے قدم باہر رکھا تو چند سیڑھیاں تھیں وہ سیڑھیوں سے اترنے لگی لیکن اسے سیڑھیاں ٹھیک سے نظر نہ آنے لگی۔۔۔ اس کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے ٹانگوں سے جیسے جان ہی

نکل گئی ہو وہ سیڑھیاں اترنے لگی کے لڑکھڑانے کے باعث اسکا پاؤں سیڑھی کی بجائے آگے ہو گیا اور وہ اوپر سے نیچے زمین پر گری۔۔۔ اسکی چیخیں اس سنسان جگہ پر گونجی۔۔۔ زمین پر پتھر ہونے کی وجہ سے اسکا سر پتھروں پر لگا۔۔۔

بھیبی بھیا۔۔۔ درد سے کراہتے روتے ہوئے اس کے منہ سے ٹوٹا پھوٹا لفظ ادا ہوا۔۔۔ سر پر چوٹ لگنے اور نشہ آور گولیوں کی وجہ سے اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرے کے پردے لہرانے لگے۔۔۔ اس میں تو اتنی ہمت بھی نارہی کے وہ ہل بھی سکے۔۔۔

اس لڑکی کو کسی بھی طریقے ڈھونڈ وہ بچنی نہیں چاہیے۔۔۔

یہ ہے وہ۔۔۔ ابھی ایک لڑکا بول رہا تھا کہ اسکا دوست سیڑھیاں اترنے لگا کے سامنے زمین پر پڑی لڑکی کو دیکھتے اونچی آواز سے بولا۔۔۔ دونوں جلدی سے سیڑھیاں اترتے اسکے قریب گئے۔۔۔

اس کے سر سے خون۔۔۔ اوہ شٹ۔۔۔ جلدی دیکھ مر گئی ہے کیا۔۔۔!! لڑکا ہیر کے بالوں کو
خون سے رنگے دیکھتا بولا

مر گئی ہے۔۔۔ اسکا دوست پنجنوں کے بل بیٹھتے کانپتے ہاتھ آگے کرتے اس کی کلائی پکڑتے نبض
چیک کرتا بولا۔۔۔

اس کے نن ناک کے آگے ہاتھ کر کے دیکھ کیا اسکی سس سانسیں چل رہیں ہیں۔۔۔ کھڑا لڑکا
خوف سے ہکلاتے بولا۔۔۔

کلائی کو چھوڑتے اس لڑکے نے اسکے ناک کے آگے ہاتھ کیا تو سر نامیں ہلایا۔۔۔

تچچ چل یہاں سے تچچ چلیں ورنہ ہم پپ پ پکڑیں جائیں گے۔۔۔ کھڑا لڑکا خوف سے ہکلاتے
بولا

!!!... لیکن اس کی لاش

ساتھ لے جاشیے میں سجا کر رکھ لینا۔۔۔ تیرا دماغ ٹھیک ہے اگر ہم اس کی لاش کو پھینکنے گئے تو
ماریں جائیں گے یہاں کا قانون بہت سخت ہے تجھے معلوم تو ہے۔۔۔ کھڑا لڑکا گر جا۔۔۔

اسکی کزن کو کیا جواب دیں گے۔۔۔!! اس نے تو کڈنیپ کرنے کو کہا تھا۔۔۔ لیکن یہ تو مر گئی ہے

اسے ملیں گے تو پھر ہے نا ہم یہی سے نکل جاتے ہیں۔۔۔ بیٹھا لڑکا اثبات میں سر ہلاتے کھڑا
ہوا۔۔۔ ارد گرد دیکھتے وہ دونوں دائیں طرف بھاگ گئے۔۔۔

.....

URDU Novelians

ہیر کہاں ہے۔۔۔؟ میں تم سے پوچھ رہا ہوں۔۔۔ لاؤنج میں کھڑی کشمائلہ گرجدار آواز پر
خوف سے آنکھیں میچ لیں۔۔۔

URDU NOVELIANS

میں جب اسکے روم میں گئی تو وہ روم میں نہیں تھی۔۔۔ لیکن مجھے اسکے روم سے۔۔۔ کشمائلہ
بولتی بولتی رکی۔۔۔

کیا چھپا رہی ہو تم مجھ سے۔۔۔ کیا اسکے روم میں۔۔۔؟

شیفان آپ

میں نے تم سے جو پوچھا ہے اسکا جواب دو۔۔۔ کیا اسکے روم میں۔۔۔؟ شیفان کشمائلہ کی بات
کاٹتے بولے

URDU Novelians

مجھے اسکے روم میں ایک پیپر ملا تھا اسکے بیڈ پر پڑا ہوا۔۔۔ کشمائلہ نظریں جھکاتے بول دیا۔۔۔

کون سا پیپر۔۔۔ کہاں ہے وہ پیپر۔۔۔؟ مجھے لا کر دو۔۔۔ شیفاں کی گرجدار آواز پورے لاؤنج
میں گونجی۔۔۔ کشمالہ اپنی مٹھی میں ایک کاغذ دیکھا۔۔۔ وہ جو کرنے لگی تھی وہ سراسر
غلط تھا لیکن وہ تو جیسے خدا کو بھول بیٹھی تھی۔۔۔

کشمالہ نے ہاتھ شیفاں کے سامنے کیا۔۔۔ شیفاں نے اسکے ہاتھ میں ایک کاغذ دیکھا اور جلدی سے
وہ کاغذ پکڑتے اسے کھولا۔۔۔ اس کاغذ میں لکھے الفاظ پڑھتے اسکے سر پر دھماکہ ہوا۔۔۔

بھیا مجھے معاف کر دی جئے گا لیکن میں اپنی زندگی جینا چاہتی ہوں۔۔۔ اب میں کوئی چھوٹی بچی
نہیں رہی۔۔۔ اب میں بڑی ہو گئی ہوں اور میں حق رکھتی ہوں اپنی زندگی اپنی مرضی سے
گزارنے کا۔۔۔ اور اپنی پسند سے شادی کرنے کا۔۔۔ میں جا رہی ہوں گھر چھوڑ کر۔۔۔ اور اب

کبھی نہیں لوٹو گی۔۔۔

شیفا۔۔۔ شیفاں لڑکھڑاتے گرنے لگا کے کشمالہ آگے بڑھتے اسے تھاما۔۔۔ اسکے کانپتے ہاتھوں سے کاغذ نیچے گر گیا۔۔۔ کشمالہ کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹاتے وہ بھاری قدم اٹھاتا قریب پڑے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔ اسکی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔

نہی نہیں میری بہہ بہن ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔ وہ ایس ایسا ہر گز نہیں کر سکتی۔۔۔ شیفاں نامیں سر ہلاتے بولا۔۔۔

مجھے معلوم تھا آپ کے لیے یہ یقین کرنا مشکل ہو گا۔۔۔ مجھے بھی یقین نہیں آ رہا تھا لیکن آپ کے سامنے پیپر پر وہ لکھ کر گئی ہے۔۔۔ کشمالہ شیفاں کے نامانے پر آنکھیں گھماتی گہرا سانس فضا کے سپرد کرتی شیفاں کے پاس جا کر بیٹھی اور اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتی آہستہ آواز میں بولی۔۔۔

URDU Novelians

نہیں کشمالہ میں بہت اچھی طرح سے اپنی بہن کو جانتا ہوں وہ تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

میں آپ کو کہتی تھی کہ اسے آپ نے آزادی دے رکھی ہے بچوں کی طرح حرکتیں کر کے وہ آپکی آنکھوں کے سامنے اندھے اعتماد کی پٹی باندھتی رہی۔۔۔ آپ کو منع کیا تھا میں نے کہ اسے امریکہ لانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

بس کر دو کشمائلہ۔۔۔ میں جانتا ہوں وہ ایسا نہیں کر سکتی اسے ضرور ڈرا بہلا کر کسی نے اپنے جال میں پھنسا یا ہے۔۔۔ میں اسے ڈھونڈ لوں گا۔۔۔ شیفان غرایا۔۔۔

وہ چھوٹی بچی نہیں ہے کہ اسے ڈرا بہلا لیا کسی نے۔۔۔ پیپر پر لکھے الفاظ سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے گئی ہے۔۔۔۔

میں اپنی بہن کو ڈھونڈ کر رہوں گا اور اگر وہ اپنی مرضی سے گئی ہوئی تو وہ جہاں مجھے ملی وہی اسکی جان اپنے ہاتھوں سے لوں گا۔۔۔ شیفان غصیلے لہجے میں بولتے کھڑے ہوتے باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ کشمائلہ جلدی سے کھڑے ہوتے ٹیبل سے موبائل پکڑا اور نمبر ڈائل کیا۔۔۔

شانزے کال اٹھاؤ۔۔۔ مسلسل بیل ہو رہی تھی لیکن دوسری جانب سے کال ریسیو نہیں کی جا رہی تھی۔۔۔ کشمائلہ اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیرتی بولی۔۔۔

.....

رستے میں ہی ہوں۔۔۔ پہنچنے والا ہوں میں۔۔۔ ہر طرف اندھیرا پڑ پھیلا چکا تھا۔۔۔ براق ایک سنسان سڑک پر گاڑی بھگاتے موبائل کو کان سے لگائے بولا۔۔۔ پانچ منٹ بعد ایک سنسان جگہ پر جاتے اس نے گاڑی روکی۔۔۔

میں پہنچ گیا ہوں اور بیک ڈور سے میں اندر آتا ہوں تم لوگ ریڈی رہنا۔۔۔ براق گاڑی سے گن پکڑتے موبائل میں نمبر ڈائل کیا ایک بیل جانے پر ہی دوسری جانب سے کال ریسیو کر لی گئی۔۔۔ براق قدم تیزی سے آگے بڑھاتے بولا

اسے ناجانے کیسے تمہارے آنے کی خبر مل گئی وہ یہاں سے بھاگ گیا ہے۔۔۔ دوسری طرف کی بات سنتے براق کے قدم رک گئے۔۔۔ ماتھے کی رگیں پھول گئیں۔۔۔ جبراً تن گیا

تم سو رہے تھے کیا۔۔؟ تم وہاں موجود تھے اسکے باوجود وہ بھاگ گیا۔۔۔ براق کی غراہٹ اس
سنان جگہ پر گونجی۔۔۔

مجھے پتا ہی نہیں چلنے دیا اور وہ یہاں سے بھاگ گیا۔۔۔ براق تم غصہ نہیں کرو ہم پھر پکڑ لیں گے
اسے۔۔۔

تم اب رہنے دو جو کرنا ہے میں خود کر لوں گا۔۔۔ براق غصے سے بولتے کال کٹ کر دی۔۔۔

بھاگ لے جتنا بھاگنا ہے موت تو تمہاری میرے ہاتھوں سے ہی لکھی ہے۔۔۔ براق لب بھیجے
غصے سے بولا۔۔۔ اس نے ارد گرد نظر دوہرائی لیکن ایک جگہ اس کی نظر رک گئی۔۔۔ بلکل
سامنے زمین پر کوئی چیز پڑی ہوئی تھی۔۔۔ ملجگا اندھیرا ہونے کے باعث براق کو ٹھیک سے نظر
نہیں آ رہا تھا۔۔۔ اس نے آہستہ آہستہ قدم اسی طرف بڑھائے۔۔۔ وہ قدم بڑھاتے اسکے
قریب جا رہا تھا۔۔۔ دو قدموں پر اس نے رکتے غور سے دیکھا تو وہ کسی لڑکی کا وجود تھا۔۔۔ براق

جلدی سے پنچوں کے بل بیٹھا۔۔۔ اور موبائل کی لائٹ آن کی۔۔۔ لائٹ اسکے چہرے پر ماری تو اسکے چہرے پر اسکے بال تھے۔۔۔ براق نے چہرے پر ناگواری کے تاثرات سجاتے ہاتھ آگے بڑھاتے اسکے بال سائیڈ کیے۔۔۔ لیکن سامنے چہرے کو دیکھتے اس کے سر پر جیسے سات آسمان ٹوٹ کر گر گئے ہوں۔۔۔ اس چہرے کو تو وہ اچھی طرح سے پہچان گیا تھا۔۔۔ اس نے سائیڈ زمین پر دیکھا تو خون کافی زیادہ بہہ چکا تھا۔۔۔

یہ یہاں۔۔۔!!! براق پر حیرت کے پہاڑ ٹوٹے

لڑکی زندہ ہو کیا۔۔۔؟ براق اسکا گال تھتھپاتے بولا۔۔۔ لیکن اس نے کوئی حرکت ناکی۔۔۔

براق اسکی نازک کلائی پکڑی۔۔۔ لیکن اسے سمجھ نا آئی کے وہ زندہ ہے یا مر گئی ہے۔۔۔ وہ اسے چھوڑ کر چلا جاتا لیکن اب اسے یہ جاننا تھا کہ یہ لڑکی اس جگہ کیسے آئی اور اسکو چوٹ کیسے لگی۔۔۔ کس نے کیا یہ سب۔۔۔!! کیا اسکے پیچھے بھی وہی ہے۔۔۔

سانس کیوں نہیں لے رہی تم۔۔۔؟ براق غصیلے لہجے میں بولا۔۔۔ وہ کچھ منٹ وہی پنجوں کے بل بیٹھا رہا۔۔۔

تمہیں اتنی آسانی سے مرنے نہیں دوں گا ابھی تو بہت حساب کتاب رہتے ہیں تم سے۔۔۔ بولتے ہوئے اس کی نظر ہیر کے سوکھے پڑے ہونٹوں پر گئی۔۔۔ ناچاہتے ہوئے بھی براق اسکی گردن کی پشت پر ہاتھ ڈالتے اسے اوپر کیا اور جھکتے اسکے لبوں کو اپنے لبوں سے جوڑ دیا۔۔۔ وہ اپنی گرم سانسیں اس کے اندر منتقل کرنے لگا۔۔۔ کچھ دیر یونہی اسکے اندر سانسیں منتقل کرنے کے بعد براق پیچھے ہوتے گہرے سانس لیے۔۔۔ اپنے اندر گہرا سانس کھینچتے وہ پھر سے جھک گیا۔۔۔ براق ہیر کے لبوں سے لب جدا کیے اور اسکے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔ براق نے محسوس کیا کہ وہ سانس لینے لگ گئی ہے۔۔۔

پیچھے ہوتے براق کچھ سوچتے جلدی سے اسے بازوؤں میں اٹھائے گاڑی کی طرف بڑھا۔۔۔

گاڑی میں بیک سیٹ پر لٹاتے وہ جلدی سے آگے بڑھتے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اس کی وائٹ شرٹ خون سے رنگ چکی تھی۔۔۔

اسکے موبائل پر مسلسل کالز آرہیں تھیں جس کی وجہ سے اس نے غصے میں موبائل پاور آف کر دیا۔۔۔ ایک نظر پیچھے بے سودھ پڑے وجود کو دیکھتے اس نے ڈرائیونگ اور فاسٹ کی۔۔۔ اپنی شرٹ اور ہاتھوں پر لگے خون کو دیکھتے اسکے چہرے پر ناگواری کے تاثرات چھائے

.....

امل بیٹا آپ کو سمیتابی بی بلارہیں ہیں۔۔۔ بی جان ڈورناک کرتیں اندر داخل ہوئیں تو سامنے ہی صوفے پر بیٹھی امل کو دیکھتیں بولیں۔۔۔

اچھامی میں آتی ہوں۔۔۔ امل بھرائی آواز میں بولی

کیا ہوا امل بیٹا آپ رو رہی ہیں۔۔۔؟ بی جان امل کی بھیگی آواز کو سنتی پریشانی سے بولیں

نہیں میں رو نہیں رہی۔۔۔ امل بولی لیکن آخر میں آواز بھر آئی۔۔۔

بیٹا اگر کوئی پریشانی ہے تو مجھے بتائیں۔۔۔ بی جان کے کہنے پر امل نے نظریں اٹھائے انہیں دیکھا

نہیں کوئی پریشانی نہیں ہے بس مجھے اپنی دوست کی یاد آرہی ہے

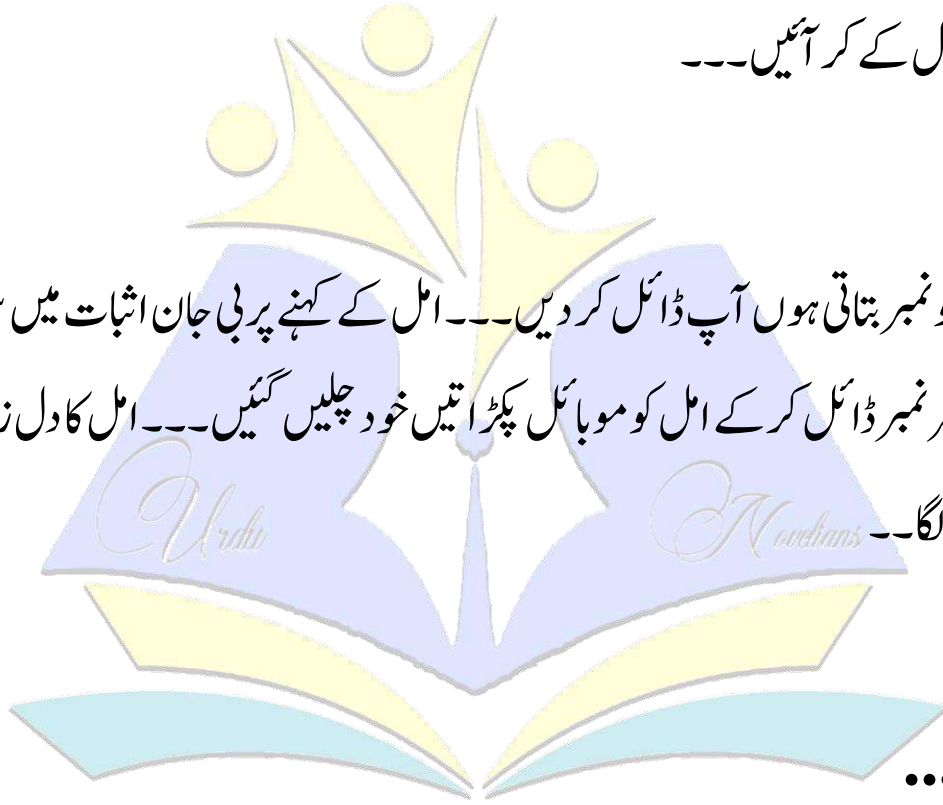
تو آپ اپنی دوست سے بات کر لیں بیٹا اس میں رونے والی کونسی بات ہے۔۔۔ بی جان امل کی بات سنیں مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتیں بولیں

میرے پاس موبائل نہیں ہے۔۔۔ آپ میری بات کروادیں گی میری دوست سے۔۔۔!! اور پھوپھو کو بھی مت بتائیے گا۔۔۔ امل آس بھری نظروں سے بی جان کو دیکھتی بولی۔۔۔ بی جان کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات آئے۔۔۔

می میں بھی پھوپھو کو نہیں بتاؤں گی پلیز مجھے بات کرنے کے لیے موبائل کچھ منٹ کے لیے دے دیں۔۔۔ امل کھڑی ہوتی انکے پاس جاتی بولی۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹے میں لاتی ہوں موبائل یہی پر بات کر لینا۔۔۔ بی جان امل کی معصومیت دیکھتے سر
ہاں میں ہلا دیا۔۔۔ امل کے چہرے پر خوشی آئی انکی بات سنتے۔۔۔ بی جان باہر گئیں اور کچھ ہی
دیر میں موبائل کے کر آئیں۔۔۔

می میں آپ کو نمبر بتاتی ہوں آپ ڈائل کر دیں۔۔۔ امل کے کہنے پر بی جان اثبات میں سر
ہلایا۔۔۔ اور پھر نمبر ڈائل کر کے امل کو موبائل پکڑا تیں خود چلیں گئیں۔۔۔ امل کا دل زوروں
سے دھڑکنے لگا۔۔۔



.....
URDUNovelians

ہانیہ نماز ادا کرنے کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے دعا مانگ رہی تھی کے اس کے موبائل پر
رنگ ہونے لگی۔۔۔ زمل موبائل کے پاس ہی بیٹھی کتاب کھولے پڑھنے میں مصروف تھی۔۔
جب موبائل بجنے پر وہ موبائل کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔ موبائل بار بار بجنے پر زمل نے ایک

URDU NOVELIANS

نظر نماز ادا کرتی ہانیہ کو دیکھا اور پھر موبائل پکڑتے نمبر کو دیکھا تو یہ نمبر پاکستان کا تو نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ کوئی ان ناؤن نمبر تھا۔۔۔ لیکن بار بار موبائل بجنے پر زل نے کال ریسیو کر لی۔۔۔ اس نے موبائل کو کان سے لگایا۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔ دوسری طرف سے کانپتی ہوئی آواز میں سلام کیا گیا۔۔۔ اس آواز کو زمل کیسے نا پہچانتی یہ آواز تو امل کی آواز جیسی تھی۔۔۔

امل تم ہونا یہ۔۔۔ زمل خوشی سے چیخی۔۔۔

ہاں زمل میں امل بات کر رہی ہوں۔۔۔ امل کی آواز سنتے زمل کی آنکھیں خوشی سے نم ہو گئیں۔۔۔

تم مجھے چھوڑ کر چلی گئی امل۔۔۔ مجھ سے مل کر بھی نہیں گئی تم۔۔۔ تمہیں پتا بھی ہے میں کتنا مس کرتی ہوں تمہیں۔۔۔ زمل نم لہجے میں شکوہ کرتی بولی

میں بھی تمہیں بہت مس کرتی ہوں امل۔۔۔ میں نہیں یہاں آنا چاہتی تھی لیکن پھوپھو زبردستی مجھے لے آئیں تم سے ملنے کا وقت بھی نہیں دیا تھا انہوں نے۔۔۔ امل سانس روکے بولتی گئی۔۔۔ اور آخر میں رونے لگ گئی۔۔۔

کیا ہوا امل تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟ زمل امل کے رونے پر تڑپتی ہوئی بولی
زمل یہاں سب بہت برے ہیں۔۔۔ کوئی بھی پیار نہیں کرتا مجھ سے سبھی باتیں سناتے ہیں۔۔۔
امل مسلسل روتی ہوئی بولی۔۔۔

امل پلیز تم رو نہیں۔۔۔ تم واپس آ جاؤ نا۔۔۔ چھوڑ دوں ان سب کو میرے پاس آ جاؤ۔۔۔ زمل
امل کے رونے پر خود بھی روتی ہوئی بولی۔۔۔ ہانیہ نماز ادا کرنے کے بعد جائے نماز تہہ کرتے
اسے رکھتی زمل کو پریشانی سے دیکھتی اسکے پاس جا کر بیڈ پر بیٹھی۔۔۔

کیا ہوا زمل۔۔۔؟ امل سے بات کر رہی ہو۔۔۔! وہ ٹھیک تو ہے نا۔۔۔!! ہانیہ فکر مندی سے تین سوال ایک ہی بار میں کر دیے۔۔۔

ہاں آپ امل نے کال کی ہے بہت رو رہی ہے آپ اسے کہو نا چپ ہو جائے نہیں روئے۔۔۔ زمل بھی امل کی طرح مسلسل روتی بولی۔۔۔ ہانیہ اسکے موبائل پکڑنے پر موبائل پکڑتے کان سے لگایا۔۔۔

امل کیوں رو رہی ہو چپ ہو جاؤ میری جان۔۔۔ ہانیہ محبت پاش لہجے میں بولی۔۔۔

آپنی یہاں سب مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔۔۔ مجھے اپنے الفاظوں سے یہ سب تکلیف پہنچاتے ہیں کیونکہ میں ایک غریب باپ کی بیٹی تھی۔۔۔ سب بہت ظالم ہیں مجھے آپکے پاس آنا ہے۔۔۔ امل روتی ہوئی ہچکی لیتی بولی۔۔۔

اچھا چپ کرونا۔۔۔ ہم تمہیں یہاں لے آئیں گے لیکن پہلے تم چپ کرو۔۔۔ تمہیں بہادر بننا ہو
گا کوئی ایک سناتا ہے تو اسے دوسناؤ۔۔۔ خود کو کمتر نہیں سمجھو۔۔۔ بلکہ اگلے کو منہ توڑ جواب
دو۔۔۔ اپنے حق کے لیے لڑنا سیکھو۔۔۔۔۔ ہانیہ امل کی حالت سمجھتی اسے ہمت دیتی بولی۔۔۔

آپی میں پھر کسی دن کال کرونگی خدا حافظ۔۔۔ زمل بی جان کے آنے پر بولی اور کال کٹ کر
دی۔۔۔

آپی امل تکلیف میں ہے۔۔۔ وہ رورہی تھی۔۔۔ آپ پلیر کچھ کرو۔۔۔ زمل ہانیہ کا ہاتھ پکڑتی
روتے ہوئے بولی۔۔۔

زمل میں کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔ اسے اپنے حق کے لیے خود آواز اٹھانی ہوگی۔۔۔ اور تم پریشان
نہیں ہو میں نے اسے سمجھایا ہے وہ سمجھ رہے میری باتوں کو سمجھ گئی ہوگی۔۔۔ تم سو جاؤ اب صبح
سکول جانا ہے۔۔۔ ہانیہ امل کو دیکھتی بولی۔۔۔ امل سر اثبات میں ہلاتی اپنے بیگ میں کتابیں رکھتے
اس نے بیگ صوفے پر رکھا۔۔۔ اور آکر لیٹ گئی لیکن نیند اب اسے نہیں آتی تھی۔۔۔

اللہ جی امل کی ہر تکلیف کو دور کر دیں۔۔۔ خوشیاں ہی خوشیاں اسکے نصیب میں لکھ دیں۔۔۔ امل روتی ہوئی اپنے منہ کے آگے ہاتھ رکھتے اپنی سسکاریوں کی آواز دباتی دل ہی دل میں اللہ سے دعا گو ہوئی

.....

سرپیشینٹ آپ کی کیا لگتی ہیں؟ آئی سی یو سے ایک ادھیڑ عمر شخص باہر نکلتا براق کو دیکھتا بولا۔۔۔

وہاں جان۔۔۔ براق کے کہنے پر ڈاکٹر کو حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔

جی۔۔۔؟ ڈاکٹر نے حیرانگی سے استفسار کیا

اگر وہ زندہ ہے تو آپ کو اسکا علاج کرنا چاہیے الٹا آپ سوال کر رہے ہیں۔۔۔ وہ میری کیا لگتی ہے اس سے آپ کا کوئی لینا دینا نہیں۔۔۔ براق کرخت لہجے میں بولا۔۔۔ ڈاکٹر تو براق کی بات سنتے صدمے میں جاتے جاتے بچا۔۔۔

دیکھئے سرائے سر پر بہت گہری چوٹ لگنے کے باعث انکا بہت زیادہ خون بہہ چکا ہے وہ بہت سیریس کنڈیشن میں ہیں۔۔۔ ان کو بچانا بہت مشکل ہے۔۔۔ آپ ان کے کیا لگتے ہیں یہ جاننا ہمارے لیے ضروری ہے۔۔۔ آپ جلدی بتائے وقت بہت کم ہے۔۔۔ ڈاکٹر جلدی سے بولا

وہاں نا جانے کتنی دیر کی پڑی ہوئی تھی لیکن زندہ ہے تو پھر یہاں بھی نہیں مرنے لگی بائی داوے یہ مجھے رستے میں پڑی ملی ہے۔۔۔ براق سنجیدگی سے بولا۔۔۔ وہ جتنی سنجیدگی سے بات کر رہا تھا ڈاکٹر تو یہ کہہ ہی نہیں سکتا تھا کہ وہ مزاق کر رہا ہے۔۔۔

آپ کو اگر ان کے گھر والوں کا پتا ہے تو انہیں اطلاع کریں ہم ویسے کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔

ہاں میں ایک لو فر انسان ہوں ناجو لڑکیوں کے بارے میں معلومات ہونگی میرے پاس۔۔۔۔۔ میں کہہ رہا ہوں کہ رستے میں محترمہ زمین پر پڑی ملی ہیں مجھے۔۔۔ اب مجھے کیا معلوم کون ہے۔۔۔۔۔ براق غصیلے لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

جو بھی کرنا ہے آپ نے جلدی کریں۔۔۔ اور پھر مجھے بتائیں مرگئی ہے یا بچ گئی ہے تاکہ میں گھر جاسکوں میرے پاس اتنا فالٹو وقت نہیں ہے میں یہاں رہوں۔۔۔ پیسوں کی فکر مت کی جئے گا۔۔۔ براق ارد گرد دیکھتے بیزاری سے بولا۔۔۔ ڈاکٹر توحیرت زدہ آنکھیں پھاڑے معروف بزنس مین سعید خانزادہ کے بیٹے براق خانزادہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

دیکھیں سر ہم کچھ نہیں کر سکتے جب تک ان کی فیملی میں سے کوئی اس پیپر پر سائن نہ کر دے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ہاتھ میں پکڑے پیپر کی طرف آنکھوں سے اشارہ کرتے بولا

آپ ایک سائن کے لیے میرا وقت تب کا ضائع کر رہے ہیں۔۔۔ سائن مجھے بھی کرنے آتے ہیں
پکڑائے میں کر دیتا ہوں۔۔۔ براق کے کہنے پر ڈاکٹر کو حیرت کا جھٹکا لگا یہ وقت ضائع کر رہے
!! ہیں۔۔۔

بہت گہری چوٹ لگنے کی وجہ سے ہمیں انکے سر کی سرجری کرنی ہوگی۔۔۔ یہ سرجری فارم ہے
۔۔۔ اگر پیشینہ کو کچھ ہو گیا تو اس کے ذمہ دار ہم نہیں ہیں۔۔۔ اس فارم پر ان کے فیملی ممبر
میں سے کوئی سائن کر دے تو ہم سرجری شروع کرتے۔۔۔

آپ بے فکر ہو کر سرجری شروع کریں سائن کی بھی ضرورت نہیں ہے آپ کو میں بالکل ذمہ دار
نہیں ٹھہراؤں گا۔۔۔ میں یہی سمجھوں گا کہ اس کی موت آئی ہوئی تھی تو مر گئی۔۔۔۔۔ براق
کی بات سنتے ڈاکٹر کو اپنا سر چکراتا محسوس ہونے لگا۔۔۔

سوری سر ہماری جاب کا سوال ہے... ہمیں یہ اجازت نہیں ہے جب تک پیشینہ کے کوئی
ریلیٹیوز۔۔۔

تمہیں میری بات سمجھ نہیں آرہی کیا۔۔۔؟ براق اس بار گر جا۔۔۔

ویسے تو تمہاری جا ب جائے یا نا جائے لیکن میری بات نامانتے تمہاری جان ضرور جاسکتی ہے۔۔۔
اب سوچ لو۔۔۔ جان پیاری ہے یا جا ب۔۔۔۔۔ براق سرد بر فیلے لہجے میں بولا۔۔۔

سس سائن کر دیں سر اس پیپر پر۔۔۔ ڈاکٹر کانپتے ہاتھوں سے پیپر براق کے سامنے کیا۔۔۔
براق پیپر پکڑتے پڑھے بغیر جلدی سے سائن کر دیے۔۔۔ ڈاکٹر جلدی سے آئی سی یو میں چلا
گیا۔۔۔ براق گردن پر ہاتھ پھیرتے وہی ٹہلنے لگا۔۔۔ اس نے اپنے ہونٹوں کو انگلیوں سے
چھوا۔۔۔ اسے یاد کرتے خود پر ہی غصہ آیا کیسے اس نے یہ حرکت کر لی وہ بھی اس لڑکی سے۔۔۔

URDU Novelians

.....

براق کل سے گھر نہیں آیا نمبر بھی اس کا مسلسل بند جا رہا ہے۔۔۔ صاحبزادے نے اتنا تکلف نہیں
کیا کہ کال کر کے ہی بتا دے کہ کہاں ہے۔۔۔!! اور یہ سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے ہمیشہ سے

جب بھی میں اسے ڈانٹنے لگتا تھا تم درمیان میں آ جاتی تھی کے بچہ ہے جانے دیں سمجھدار ہو جائے گا لیکن نتیجہ دیکھ لو۔۔۔۔ سعید خانزادہ پوری رات براق کا نمبر ڈائل کرتے رہے پر نمبر بند جاتا رہا اسکے دوستوں کو بھی کال کر کے پوچھا لیکن یہی سننے کو ملا کے انہیں نہیں معلوم کے براق کدھر ہے۔۔۔

آپ بیٹھے پریشان نہیں ہوں آپ کا بی پی ہائی ہو جائے گا۔۔۔ وہ کہیں کام سے گیا ہو گا آ جائے گا۔۔۔ سمیتا سعید کے چہرے پر غصیلے تاثرات دیکھتی انہیں نارمل کرنے کے لیے نرم لہجے میں بولی

بس۔۔۔ اب تمہاری ایک نہیں سنوں گا میں۔۔۔ آ لینے دو اسے گھر آج ہی فیصلہ ہو کر رہے گا اگر اسے میری بات ماننی ہی نہیں تو اس گھر میں رہنے کا بھی اسکا کوئی جواز نہیں بنتا۔۔۔ سعید خانزادہ بولتے باہر کی طرف قدم بڑھاتے چلے گئے جبکہ پیچھے سمیتا انہیں آوازیں لگاتی رہ گئی

.....

ہانیہ رکشے سے اترتی ڈرائیور کو پیسے دینے کے لیے اپنے بیگ سے پیسے نکالنے لگی۔۔۔ تبھی ہی کچھ دور بانیک پر بیٹھے دو لڑکے ہانیہ کو اور اسکے ہاتھ میں موجود بیگ پر نظریں جمائے ہوئے تھے۔۔۔ ہانیہ ڈرائیور کو کرایہ دیتی بیگ کو کندھے پر ڈالتی آگے بڑھنے لگی

اللہ جی اب اس سائیکو انسان سے میرا آنا سا منانا ہو۔۔۔ ہانیہ جانتی تھی کہ وہ بہت لیٹ ہو گئی تھی آج اسی لیے دل ہی دل میں دعائیں کرتی آگے بڑھ رہی تھی کہ دور بانیک پر بیٹھے ان لڑکوں میں سے ایک لڑکا ارد گرد دیکھتے بانیک سے اتر اور ہانیہ کی طرف آنے لگا۔۔۔ دوپہر ہونے کی وجہ سے ارد گرد زیادہ لوگ نہیں تھے۔۔۔

چھوڑو میرا بیگ۔۔۔ وہ لڑکے ہانیہ کا بیگ چھیننے کی کوشش کی لیکن ہانیہ غصے سے بولی۔۔۔ تبھی لڑکے نے ہانیہ کو دھکا دیا جس کے باعث وہ لڑکھڑاتی پیچھے منے کے بل گری اسکا چشمہ نیچے گر گیا۔۔۔ ہانیہ کہنیوں زمین پر لگنے کے باعث کراہی۔۔۔ اس نے آنکھیں کھولی تو اسے سب دھندلا نظر آنے لگا۔۔۔ ہانیہ اپنی آنکھوں کو ہاتھ سے مسلا لیکن پھر بھی سب دھندلا دھندلا ہی نظر آیا۔۔۔ اس نے جلدی سے زمین پر ہاتھ مارا کہ اس کا ہاتھ پاس ہی پڑے چشمے پر لگا تبھی اس

لڑکے نے ہانیہ کے ہاتھ پر اپنا بھاری بوٹ میں مقید پاؤں رکھتے اسے زور سے کچلا۔۔۔ ہانیہ کی چیخ گونجی۔۔۔ اتنی زور سے اس لڑکے نے کچلا کہ ہانیہ کے ہاتھ کے نیچے موجود چشمہ ٹوٹ گیا۔۔۔ لڑکے نے جھکتے نیچے گرے بیگ کو پکڑا اور ارد گرد دیکھتے اپنے دوست کو اشارہ کیا جس نے بایک جلدی سے سٹارٹ کی۔۔۔ اور بھگاتے اسکے پاس لایا۔۔۔ ہانیہ کے پاس کھڑا لڑکا جلدی سے بیگ کو پکڑے بایک پر بیٹھا اور وہاں سے بایک بھگاتے چلے گئے۔۔۔

اللہ غارت کرے تم لوگوں کو۔۔۔ ہانیہ اپنے ہاتھ کا دھندلا عکس دیکھتی درد سے کراہتی روتے ہوئے بولی۔۔۔

وہاں ایک گاڑی آکر رکی۔۔۔ گارڈ نے باہر نکلتے ڈور کھولا۔۔۔ منہاج گاڑی سے نکلتے آگے بڑھا اسکی نظر زمین پر بیٹھے وجود پر گئی۔۔۔

URDU Novelians

ہانیہ۔۔۔۔ منہاج بھاگتے اسکے پاس جاتے پنچوں کے بل بیٹھا

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟ منہاج کڑے تیوروں سے اسے گھورتے غصے سے بولا۔۔۔۔

میں یہاں بیٹھ کر دھوپ کو انجوائے کر رہی ہوں۔۔۔ آپ کو نظر نہیں آ رہا مجھے چوٹ لگی ہے۔۔۔ ہانیہ منہاج کی آواز سنتی غصے سے بولی۔۔۔ منہاج نے پاس گرے ٹوٹے چشمے کو دیکھا اور پھر ہانیہ کے ہاتھ کو۔۔۔ منہاج کے چہرے کے تاثرات سخت پتھر پلے ہو گئے۔۔۔۔۔ ماتھے کی رگیں تن کر واضح دکھائی دینے لگیں۔۔۔ منہاج آگے ہوتے ہانیہ کو بازوؤں میں اٹھایا۔۔۔

نیچے اتاریں مجھے۔۔۔ میں چل سکتی ہوں خود۔۔۔ یہ کیا بیہودہ حرکت ہے۔۔۔ ہانیہ منہاج کے چوڑے مضبوط کندھے پر ہاتھ مارتی بولی۔۔۔ لیکن منہاج بنا کوئی جواب دیے اسے ہو سپیٹل کے اندر لے گیا۔۔۔ ارد گرد آتے جاتے لوگ انکی طرف متوجہ ہو رہے تھے۔۔۔۔۔ ہو سپیٹل میں داخل ہوتے منہاج نے رخ دائیں طرف موجود روم کی طرف کیا۔۔۔ نرس اسی طرف آرہی تھی کے سامنے کا منظر دیکھتی سائیڈ ہو کر دیوار کی اوٹ میں چھپ کر دیکھنے لگی منہاج کو یو نہی ہانیہ کو اٹھائے روم میں داخل ہوتے دیکھتے اسکی آنکھیں پھیل گئیں۔۔۔ اس نے منہ کے آگے ہاتھ رکھا

کیا ہوا شبانہ۔۔۔؟ کیا چھپ چھپ کر دیکھ رہی ہو۔۔۔؟ پیچھے سے آتی آواز پر نرس خوف سے اچھلی

تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا۔۔۔ شبانہ اپنے دل پر ہاتھ رکھتی بولی۔۔۔۔۔
کیوں تم ایسا کیا دیکھ رہی تھی۔۔۔؟

ابھی ابھی میں نے ڈاکٹر منہاج کو وہ جو نئی ڈاکٹر آئی ہے اسے اٹھائے کمرے میں داخل ہوتے دیکھا ہے۔۔۔ بہت تیز لڑکی ہے ابھی آئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں ایک معصوم ڈاکٹر کو اپنے جال میں پھنسا لیا۔۔۔

تم میڈم ہانیہ کی بات کر رہی ہونا اس سے سر منہاج کی شادی ہونے والی ہے منگیتر ہے وہ لڑکی سر کی۔۔۔ مجھے خود میڈم ہانیہ نے بتایا تھا۔۔۔

ہیں۔۔۔!! سرنے ہمیں مٹھائی کھلانا تو دور کی بات بتایا بھی نہیں۔۔۔ اور صرف منگی ہی ہوئی ہے
اور یوں بے ثرموں کی طرح اسے اٹھایا ہوا تھا اور اکیلے روم میں توبہ توبہ۔۔۔

امیر لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔۔۔ ہمیں کیا۔۔۔ چھوڑ۔۔۔ روم نمبر چار میں ایک مریض ہے اسے
جا کر دیکھو۔۔۔ شبانہ کو یوں کانوں سے ہاتھ لگاتے دیکھتی نرس بولی۔۔۔ اور دونوں چلی
گئیں۔۔۔

.....

آپ کی ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے چھونے کی۔۔۔ ہانیہ کو کچھ بھی صاف دکھائی نہیں دے رہا تھا
لیکن پھر بھی وہ بولنے سے باز نہیں آرہی تھی۔۔۔ منہاج اسے بیڈ پر بٹھایا۔۔۔

ہمت تو میں بہت کچھ کرنے کی رکھتا ہوں۔۔۔ اگر اپنی بھلائی چاہتی ہو تو اپنی زبان کو کچھ دیر تک
بند رکھے بیٹھی رہو۔۔۔ منہاج سر دبر فیلے لہجے میں بولا۔۔۔

میرا بولنا اتنا ہی برا لگ رہا ہے تو چلے جائیں یہاں سے۔۔۔

کس نے کیا یہ سب۔۔۔؟ منہاج اسکی بات کو نظر انداز کرتے اسکے ہاتھ کو پکڑے دیکھتا سنجیدگی سے بولا

میں آپ کو بتانا نہیں چاہتی آپ جائیں یہاں سے۔۔۔ ہانیہ بھی ضد کی پکی تھی۔۔۔

میں نے جو پوچھا ہے اسکا جواب دو۔۔۔ منہاج اس بار غصے سے غرایا۔۔۔ ہانیہ ڈری۔۔۔ ایک پل تو اسکا دل دھڑکنے ہی بھول گیا۔۔۔

ایک لڑکا تھا مجھ سے بیگ چھیننے لگا میں نے روکا تو اس نے مجھے دھکا دیا۔۔۔ میرے بیگ میں پیسے اور موبائل تھے وہ لے گیا۔۔۔ ہانیہ پھوٹ پھوٹ کر روتی بولی۔۔۔ منہاج نے اسے پہلی بار اتنا روتے دیکھا تھا

تو تمہارا دماغ نہیں ہے کیا تم چند پیسوں کے لیے اس لڑکے سے الجھ پڑی

آپ کے لیے وہ چند پیسے تھے لیکن میری امی نے دن رات محنت کر کے کمائے ہوئے تھے۔۔۔
اگر میرا چشمہ نہیں گرتا تو میں اسکا منہ توڑ دینا تھا۔۔۔ ہانیہ غصیلے انداز سے بولی۔۔۔ آنکھوں کے
ڈورے رونے کے باعث سرخ ہو چکے تھے۔۔۔

کل سے میں گاڑی بیچھو گا اسی میں تم آیا کرو گی اور گھر بھی تمہیں ڈرائیور چھوڑ آئے کرے
گا۔۔۔ منہاج سخت لہجے میں بولا۔۔۔

ہر گز نہیں۔۔۔ مجھے آپ کے اس احسان کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ہانیہ منہاج کا دھندلا سا
عکس دیکھتی بولی۔۔۔

URDUNovelians

گاڑی کل تمہارے گھر کے سامنے ہو گی اگر تم نے میری بات نہیں مانی تو پھر میں اپنے طریقے
سے تمہیں بات منواؤں گا۔۔۔ تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ جیسا میں کہتا ہوں ویسا ہی کیا کرو

ورنہ اپنی بربادی کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔ منہاج کرخت لہجے میں بولا۔۔۔ نا جانے کیوں
ہانیہ کو اسکی ایسی باتوں سے خوف آنے لگا۔۔۔

منہاج ہانیہ کے ہاتھ کی پشت پر انگلی پھیری۔۔۔ ہانیہ کے منہ سے سسکاری نکلی۔۔۔

درد ہو رہا ہے۔۔۔؟ منہاج اسکے بھگے چہرے کو دیکھتے بولا

نہیں مزہ آرہا ہے میں بہت انجوائے کر رہی ہوں۔۔۔ ہانیہ کی بات سنتے منہاج اسکے اسی زخمی
ہاتھ کو دبایا تو ہانیہ کی چیخ کمرے میں گونجی۔۔۔

کھل کر انجوائے کر لو۔۔۔ منہاج یونہی اسکے ہاتھ کو دباتے استہزاء یہ بولا۔۔۔ ہانیہ کے غصے میں
مزید اضافہ ہوا لیکن اس وقت وہ بہت بے بس تھی۔۔۔ دکھائی تو اسے کچھ دے نہیں رہا
تھا۔۔۔۔

مجھ مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔ ہانیہ اس سفاک حرکت پر بھرائی آواز میں بولی۔۔۔۔

اتنا سادہ دم سے برداشت نہیں ہوتا اور چلی ہو مجھ سے ٹکرا نے۔۔۔ منہاج تمسخرانہ انداز میں بولا۔۔۔ ہانیہ کا چہرہ احساس تذلیل سے سرخ ہو گیا۔۔۔

مسٹر منہاج اپ کو اپنی طاقت ہر بڑا گھمنڈ ہے یاد رکھیے اگر میں اپنا انتقام لینے پر آئی تو آپ کے لیے بہت مشکل ہو جائے گی۔۔۔ میں عورت ہوں پر کمزور ہر گز مت سمجھیے گا اور اپنی ان دھمکیوں اور غصے سے مجھے اپنا تو ڈرا سکتے تھے نا ہی ڈرا سکتے ہیں۔۔۔ اور بات ساری وقت کی ہے اج آپکا ہے کل میرا ہو گا اور جب میرا ہو گا تب آپکا کیا ہو گا یہ سوچیں۔۔۔ کسی غلط فہمی میں مت رہیے گا میں ہار جاؤں گی اس بار۔۔۔۔۔ نہیں بالکل نہیں۔۔۔۔۔ مائنڈاٹ۔۔۔۔۔

سرخ دھندلی نگاہوں سے دیکھتی بولتے وہ اسے تپا گئی

URDU Novelians

میں تمہیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ میں دھمکیاں دینے والوں میں سے نہیں ہوں۔۔۔ لے سکتی ہو انتقام تو لو۔۔۔ روکا کس نے ہے۔۔۔ لیکن ایک بات اپنے اس چھوٹے دماغ میں فکسڈ کر لو کہ منہاج آفندی کے برابر نہیں آ سکتی تم۔۔۔ منہاج چھتے لہجے میں بولا۔۔۔

کسی کو ازیت تکلیف سے کیسے روشناس کرایا جاتا ہے اور پھر بیٹھ کر تماشا کیسے دیکھتے ہیں یہی تو سیکھا ہے آپ نے مسٹر منہاج آفندی۔۔۔۔۔ ہانیہ کی آواز بھر آئی۔۔۔

بہت زبان چلنے لگی ہے تمہاری۔۔۔۔۔ بہت انتظار کر لیا میں نے اور تم نے بھی بہت سکون سے زندگی گزار لی لیکن اب مزید نہیں۔۔۔ انکل کے گھر میں میری ملکیت ہے اور میں اپنی ملکیت لینے آؤنگا۔۔۔۔۔ منہاج کی بات ہانیہ سمجھ ناسکی۔۔۔

اب کونسی ملکیت رہ گئی ہے آپکی سب کچھ تو ہم سے چھین لیا اب کیا چاہتے ہو۔۔۔؟ اگر میری فیملی کو نقصان پہنچانے کا سوچ رہے ہو تو یہ بات ذہن میں بٹھالیں کے میں ایسا ہر گز نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔۔ ہانیہ کی بات سنتے منہاج کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ آئی۔۔۔

آج ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا میں کس ملکیت کی بات کر رہا ہوں۔۔۔ اور تمہاری فیملی کو میں کیوں نقصان پہنچاؤں گا میرا تعلق ان سے نہیں بلکہ تم سے ہے بس یہی سمجھ لو کہ جسے تم

دھمکیوں کا نام دیتی آئی ہو وہ حقیقت میں کر کے دکھانے والا ہوں میں۔۔۔ منہاج ہانیہ کی گردن میں ہاتھ ڈالتے اسے کھسکاتے پاس کرتے اسکے بھرے بھرے سرخ ہونٹوں کو دیکھتا گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔ ہانیہ منہاج کے لہجے کو محسوس کرتی خوفزدہ ہوئی۔۔۔ اسکا دل زوروں سے دھڑکا۔۔۔ ہانیہ کی آنکھوں میں پانی بھر آیا جس کی وجہ سے منہاج کا عکس مزید دھندلا ہوا گیا۔۔۔

تھوڑی دیر تمہارے گلاسز تم تک پہنچ جائیں گے۔۔۔ اسکے بعد ڈرائیور تمہیں گھر چھوڑ آئیں گے۔۔۔ رات کو آؤنگا میں اپنی ملکیت لینے انتظار کرنا میرا۔۔۔ منہاج آخر والی لائن ہانیہ کے کان کے قریب ہوتے سرگوشیانہ انداز میں کہی۔۔۔ ہانیہ سمجھ ہی نہیں پار ہی تھی کہ وہ کس بارے میں بات کر رہا ہے۔۔۔ البتہ منہاج کے لب اپنے کان کی لو سے بچھ ہونے پر وہ کسمپاسی۔۔۔

URDUNovelians

دل تو چاہ رہا ہے ابھی ہی اٹھا کر لے جاؤں تمہیں۔۔۔ منہاج ہانیہ کی جھکی پلکوں کو دیکھتے بولا۔۔۔ آگے ہوتے اس نے اپنے لب باری باری ہانیہ کی بھیگی آنکھوں پر رکھے۔۔۔ ہانیہ کا دل بے ساختہ

دھڑکا۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ پھر سے کچھ بول کر منہاج کو غصہ دلاتی۔۔۔ منہاج کا موبائل بجا۔۔۔

یہی رہنا جب تک گلاسز نہیں آجاتے اور خاموشی سے میری پیچھی گاڑی میں بیٹھ کر گھر چلی جانا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔ منہاج سخت لہجے میں اسے وارن کرتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

یہ تو سچ ہے منہاج آفندی تم سے برا واقعی ہی کوئی نہیں ہے۔۔۔ لیکن میں بھی ہانیہ ہوں تمہارا جینا حرام ناکر دیا تو کہنا۔۔۔ ہانیہ نفرت سے بڑبڑائی۔۔۔

.....

سر۔۔۔ ڈاکٹر آتے صوفے پر بیٹھے براق سے مخاطب ہوا۔۔۔

لیس۔۔۔ براق نیند کی وجہ سے سرخ ہوئی آنکھوں سے ڈاکٹر کو دیکھتے بولا اسکے چہرے سے ہی تھکاوٹ صاف دکھائی دے رہی تھی۔۔۔ پوری رات وہ ہو سپیٹل میں رہا تھا۔۔۔

سرکانگر اچولیشنز ہم پیشینٹ کو بچانے میں کامیاب ہو گئے لیکن۔۔۔ ڈاکٹر بولتے بولتے رکا

لیکن۔۔۔؟ براق نے سوالیہ نظروں سے ڈاکٹر کو دیکھا۔۔۔

سرہم نے اپنی پوری کوشش کر کے انہیں بچا تو لیا۔۔ لیکن ہم کچھ کہہ نہیں سکتے کہ وہ نارمل ہو گئی یا نہیں۔۔۔

میں سمجھا نہیں تمہاری بات۔۔۔

URDU Novelians

دراصل سر براق آپ کی پیشینٹ نے زہریلی نشہ آواز گولیاں بھی کھائیں ہوئیں تھیں اور ان کے سر پر چوٹ لگی ہے جس کی وجہ سے یا تو وہ اپنا ذہنی توازن کھودیں گی۔۔ یا پھر اپنی یادداشت۔۔ رات تک شاید انہیں ہوش آئے اور جب انہیں ہوش آئے گی تب ہی ہم جان سکے گے کہ وہ ٹھیک ہیں یا نہیں۔۔۔

واٹ۔۔۔ نشہ آور ادویات کا سنتے براق کے لب ہلے۔۔۔

دراصل اسکا ذہنی توازن ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔ ہیر کی بھابھی کی کہی بات براق کے ذہن میں گھومی۔۔۔

اوکے۔۔۔ براق سر کو جنبش دیتے اسی روم کی طرف بڑھا جدم ہیر تھی۔۔۔

سر آپ ابھی اندر نہیں جاسکتے پیشینٹ کو ابھی ہوش نہیں آئی۔۔۔۔۔ ڈاکٹر براق کو ہیر کے روم کی طرف جاتے دیکھتے جلدی سے بولا۔۔۔

تم لوگوں نے اپنا کام سر انجام دے دیا ہے ناتو جاؤ اور جا کر اپنے دوسرے پیشینٹس کو دیکھو۔۔۔
ایک اور بات میں یہاں آیا ہوں ایک لڑکی کو لے کر یہ خبر میرے ڈیڈ تک نہیں پہنچے۔۔۔ اگر

URDU NOVELIANS

ایسا ہوا تو سمجھو تمہاری ٹکٹ کٹ گئی۔۔۔ براق سپاٹ لہجے میں بولتے آگے بڑھ گیا۔۔۔ ڈاکٹر نے خوف کی وجہ سے اپنی پیشانی پر آئے پسینے کے ننھے ننھے قطروں کو ٹشو سے صاف کیا۔۔۔

براق نے روم میں قدم رکھا تو سامنے ہی بیڈ پر وہ وجود پڑا ہوا تھا۔۔۔ تھکے تھکے قدم اٹھاتے براق بیڈ کے قریب جانے لگا۔۔۔ براق ہیر کے چہرے کو دیکھا سر پر پٹیاں لگی ہوئیں تھیں۔۔۔ رنگت سفید پڑ چکی تھی۔۔۔ ہونٹ خشک نیلے ہو چکے تھے

میری نیند حرام کر کے خود سکون سے سو رہی ہو۔۔۔ اٹھو۔۔۔ براق اسکے چہرے کو دیکھتے
سنجیدگی سے بولا جیسے وہ ہوش میں ہے اور اسکے کہنے پر اٹھ جائے گی۔۔۔ اس وقت روم میں کوئی
اور موجود نہ تھا تو براق کی بات سنتے یقین سے کہتا کہ یہ انسان سائنیکو ہے۔۔۔۔

ایک بار اٹھ جاؤ۔۔ تمہاری نیندیں بھی ناحرام کیں تو میں بھی براق خانزادہ نہیں ہوں۔۔۔

براق بولتے وہاں موجود چمیر کو کھسکاتے بیڈ کے قریب کرتے اس پر بیٹھ گیا۔۔ براق کی نظر

اسکے ہونٹوں پر گئی تو اسے کل کا گزرا سارا واقعہ یاد آیا۔۔۔ مشکل سے اس نے اپنی آنکھوں کا رخ دوسری طرف پھیرا۔۔۔ اب اسے ہیر کے ہوش میں آنے کا انتظار تھا۔۔۔

دراصل سر آپ کی پیشینٹ نے زہریلی نشہ آور گولیاں بھی کھائیں ہوئیں تھیں۔۔۔ ڈاکٹر کے کہے الفاظ بار بار براق کے کانوں میں گونجنے لگے۔۔۔ اس نے ہیر کی طرف نظریں کیں۔۔۔ اگر اسے ہیر سے مطلب نہ ہوتا تو ابھی اسی وقت اسے اپنے ہاتھوں سے مار دیتا۔۔۔ اسے ہیر سے مزید نفرت ہونے لگی

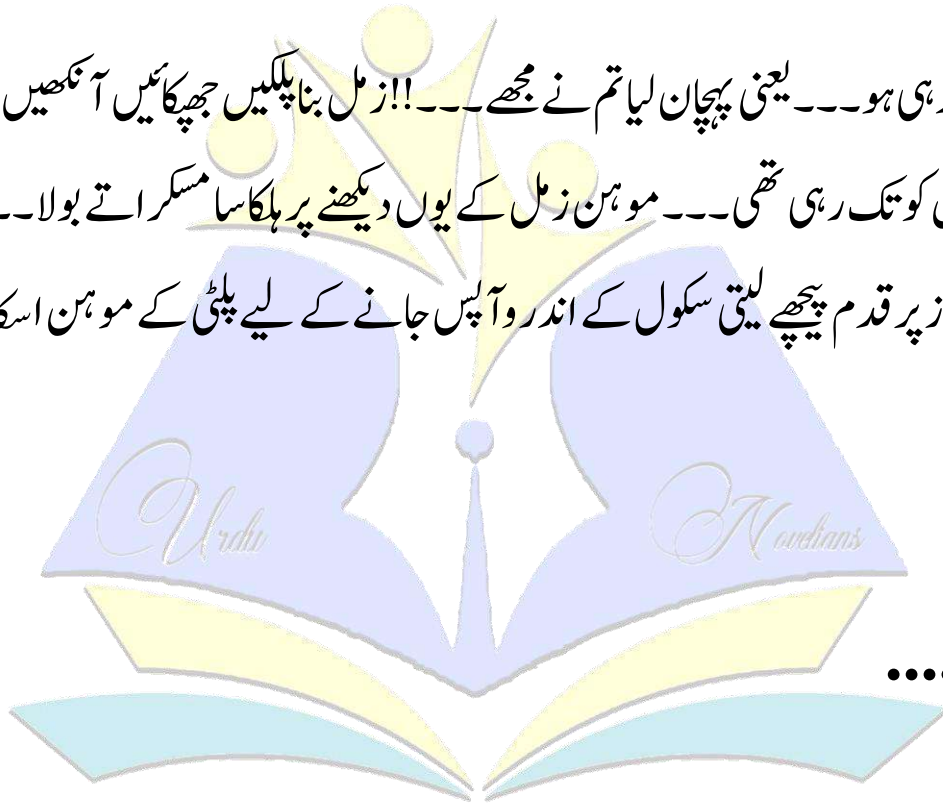
.....

چھٹی ہونے کے بعد زمل سکول سے نکلی۔۔۔ اور وہیں کھڑی ہو کر ارد گرد دیکھنے لگی لیکن اسے ہانیہ کہیں نظر نہ آئی۔۔۔ پیچھے سے نکلتی لڑکی زمل سے ٹکرائی جس کی وجہ سے زمل کے ہاتھ میں موجود بکس نیچے گر گئیں۔۔۔

زمل ڈرتے ہوئے نیچے پنچوں کے بل بیٹھتی کتابیں اٹھانے لگی۔۔۔ تبھی اسکے قریب آکر کوئی رکا زمل جلدی سے بکس اٹھاتی کھڑی ہوئی لیکن اپنے سامنے ہی کھڑے وجود کو دیکھتے اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔۔

ہائے لٹل گرل۔۔۔؟ موہن بلیک گلاسز اتارتے سامنے عبا یہ میں کھڑی زمل کو دیکھتا بولا۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔ یعنی پہچان لیا تم نے مجھے۔۔۔!! زمل بنا پلکیں جھپکائیں آنکھیں پوری کھولے موہن کو تک رہی تھی۔۔۔ موہن زمل کے یوں دیکھنے پر ہلکا سا مسکراتے بولا۔۔۔ زمل موہن کی آواز پر قدم پیچھے لیتی سکول کے اندر واپس جانے کے لیے پلٹی کے موہن اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔



اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔۔ کہیں تمہیں ڈر تو نہیں لگ رہا۔۔۔ موہن کے یوں ہاتھ پکڑنے پر زمل کا دل کسی زخمی پرندے کی طرح پھڑپھڑایا زندگی میں پہلی بار کسی مرد نے اسے چھوا تھا۔۔۔ اسکی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔ موہن اسکو بازو سے پکڑے اسکا رخ اپنی طرف کرتا بولا۔۔۔

اگر آپ نے آج مجھ سے بد تمیزی کرنے کی کوشش کی تو میں اس دن کی طرح چیخ کر سب کو اکٹھا کر لوں گی۔۔۔ زلزلہ نظریں جھکائے ہی اپنے بازو سے موہن کی سخت گرفت ہٹانے کی کوشش کرتی بولی۔۔۔

چیخوں دیکھتا ہوں کون آتا ہے تمہاری ہیلپ کرنے۔۔۔ موہن استہزاء یہ بولا۔۔۔

انکل۔۔۔ یہ مجھے تنگ کر رہے ہیں۔۔۔ زلزلہ سکول کے گارڈ کو دیکھتی اونچی آواز سے بولی لیکن یہ دیکھتے اس کے چہرے کی رنگت زرد پڑ گئی جب اس گارڈ نے سن کر بھی ان سنی کر دی اور دوسری جانب چلا گیا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟ انکل آئے نہیں۔۔۔!! موہن مسخڑانہ انداز میں بولا۔۔۔۔۔ زلزلہ کے ہاتھ پاؤں سر دپڑ گئے

URDU NOVELIANS

ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں کچھ نہیں کہوں گا صرف بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ موہن اس کا بازو چھوڑتے نارملی انداز میں بولا۔۔۔ زلزلہ ارد گرد دیکھتی دل میں ہانیہ کو پکارنے لگی۔۔۔۔۔

مجھ مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سننی۔۔۔ زمل آہستہ آواز میں بولتی جانے لگی۔۔۔

تم سے اجازت بھی کس نے مانگی ہے۔۔۔!! بات تو تمہیں سننی پڑے گی۔۔۔ موہن زمل کا بازو مضبوطی سے پکڑتے اسے روکتا پتھر یلے لہجے میں بولا۔۔۔

جب میں آپ سے بات نہیں کرنا چاہتی تو آپ کیوں زبردستی میرا رستہ روک رہے ہیں۔۔۔ زلموہن کے پھر سے بازو پکڑنے پر چیخی۔۔۔۔۔ موہن کے چہرے کے تاثرات سخت ہو گئے۔۔۔

اس دن کے واقعے کے باوجود بھی میں تم سے نرمی سے پیش آرہا ہوں تو تم سر پر سوار ہو رہی ہو۔۔۔ آج تک کسی میں اتنی ہمت نہیں ہوئی کے موہن راج کی بات کی نفی کرے اگر تمہیں عزت سے بات کرنا اس نہیں آرہا تو مجھے دوسرے طریقے سے بھی بات کرنی آتی ہے۔۔۔۔

موہن کی ساری باتیں تو ایک طرف لیکن "موہن راج" لفظ کو سنتے زل کے سر پر جیسے دھماکہ ہوا ہو۔۔۔ کسی مسلمان کا نام تو موہن راج نہیں ہو سکتا یہ تو ہندو نیم ہے۔۔۔

موہن نے جب دیکھا کہ زل خاموشی سے کھڑی ہے تو اس نے زل کا بازو چھوڑتے بات کرنے کے لیے لب واکے۔۔۔

جس دن سے تمہیں دیکھا ہے۔۔۔ اس دن سے راتوں کو نیند نہیں آتی۔۔۔ ساری دنیا بے رنگ سی لگنے لگ گئی ہے۔۔۔ آنکھیں بند کرتا ہوں تو تمہاری آنکھیں سامنے آتیں ہیں۔۔۔ سکون کہیں دور چلا گیا ہے مجھ سے۔۔۔ اور میرا سکون چھیننے والی تم ہو صرف تم۔۔۔ موہن بولتے ہوئے قدم آگے بڑھائے تو زل نے قدم پیچھے لیے۔۔۔

آپ مس مسلمان ہو۔۔۔؟ زل کہہ سوئی تو وہی اٹکی ہوئی تھی۔۔۔

نہیں۔۔ لیکن مسلمان ہونے نا ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔ زندگی کی ہر آسائشیں دوں گا تمہیں میرے پاس کسی چیز کی کمی نہیں ہے یہاں تک کے لڑکیوں کی بھی نہیں لیکن مجھے تمہیں
حالا۔۔۔

ابھی موہن بول ہی رہا تھا کے زل ایک قدم آگے ہوتے اسکے چہرے پر تھپڑ رسید کیا۔۔۔

کتنے گرے ہوئے انسان ہو آپ۔۔۔ جس کے سامنے مذہب اہمیت ہی نہیں رکھتا۔۔۔ نہیں آپ تو انسان ہو ہی نہیں۔۔۔ آپ کو تو انسان کہنا بھی انسانیت کی توہین ہے اور آپ نے کیا سب کو اپنے جیسا سمجھ رکھا ہے۔۔۔ میں مسلمان لڑکی ہو اور مجھے فخر ہے کے میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتی ہوں۔۔۔ مجھے تو اب خود سے گھن آرہی ہے مجھے ایک تو نا محرم اور دوسرا ایک غیر مسلم نے چھوا۔۔۔ جی چاہ رہا ہے جہاں آپ نے چھوا کے وہ بازو ہی جسم سے کاٹ کر الگ کر دوں۔۔۔ آپ کے لیے نہیں لیکن میرے لیے میرا مذہب اسلام بہت اہمیت رکھتا ہے۔۔۔ خبردار اگر آئندہ کبھی آپ میرے رستے میں آئے اور ایسی گھٹیا باتیں کیں۔۔۔ زل کمزور ضرور تھی لیکن موہن کی باتیں سنتے وہ غصے میں آتی بولی۔۔۔ موہن کے تو چہرے کے تاثرات بے حد غصیلے سنجیدہ ہو گئے۔۔۔ جبر اتن گیا۔۔۔ رگیں پھول گئیں۔۔۔ ایک چھوٹی

سی لڑکی نے موہن راج پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔ ارد گرد سے گزرتے سٹوڈینٹس وہی کھڑے ہوتے
تماشہ دیکھنے لگے۔۔۔

موہن یار چل یہاں سے۔۔۔ گاڑی میں بیٹھا موکیش باہر کا منظر دیکھ رہا تھا جب زل کے تھپڑ
لگانے پر اور وہاں لوگوں کو اکٹھے ہوتے دیکھتا جلدی سے باہر نکلا۔۔۔ اور بھاگتے موہن کے پاس
آتے اسکا بازو پکڑتے بولا۔۔۔

تم نے مجھے تھپڑ مارا یہ حرکت تمہیں بہت مہنگی پڑے گی۔۔۔ موہن راج کی جس پر نظر آجائے
وہ اسے حاصل کر کے چھوڑتا ہے چاہے وہ چیز ہو یا انسان۔۔۔ اب تو تم صرف میرا جنون نہیں
بلکہ ضد بھی بن چکی ہو۔۔۔ اور میں اپنی ضد کو پورا کر دینے والا انسان ہوں۔۔۔ موہن کی
گر جدار آواز وہاں گونجی۔۔۔

موہن چلو یہاں سے۔۔۔ سب اکٹھے ہو رہے ہیں۔۔۔ موکیش موہن کے غصے سے ڈرتے ڈرتے
بولا۔۔۔ زل تو اپنی جگہ سہم گئی۔۔۔

بچا سکتی ہو تو اب خود کی جان اور عزت کو مجھ سے بچا کر دکھانا۔۔۔ موہن خونخوار نظروں سے
زل کو دیکھتا بولا اور پلٹتا گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ موکیش بھی جلدی سے اسکے پیچھے بھاگا۔۔۔
زل خوف سے کانپنے لگی۔۔۔

کچھ ہی فاصلے پر درخت کی آڑ میں چھپا شخص موبائل میں ساری ویڈیو بناتے سیو کی۔۔۔ اسکے
چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ آئی۔۔۔

سٹوڈینٹس ایک دوسرے کے کانوں میں سرگوشیاں کرنے لگے۔۔۔ زل کا دل چاہا یہی زمین پھٹے
اور وہ زندہ دفن ہو جائے۔۔۔ اس کی ذات کا تو وہ شخص تماشہ بنا گیا تھا۔۔۔ اور اوپر سے اسکی
باتیں۔۔۔

زل ارد گرد دیکھتی قدم پیچھے لیے اور دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی ہو گئی اس کی ٹانگوں میں
تو اب جان ہی نہیں رہی تھی۔۔۔ اس نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ قسمت اسے اس موڑ
پر لا کر کھڑا کر دے گی۔۔۔

زل تم یہاں ایسے کیوں کھڑی ہو۔۔۔ اور یہاں اتنا ہجوم کیوں تھا۔۔۔؟ ہانیہ جلدی سے رکشے سے اترتی سکول کے سامنے آئی تو وہاں کھڑے سٹوڈنٹس کو جاتا دیکھتے اس کی نظر دیوار کے ساتھ کھڑی زل پر گئی وہ جلدی زل کے پاس آتی بولی۔۔۔

آپی آپ آگئی۔۔۔ زل روتے ہوئے ہانیہ کے ساتھ لگی۔۔۔

کیا ہوا زل۔۔۔ کسی نے کچھ کہا۔۔۔؟ ہانیہ اسکے چہرے کو سامنے کرتی ہاتھوں کے پیالوں میں اسکا چہرہ پکڑتی بولی۔۔۔

آپی آپ کہاں رہ گئیں تھیں۔۔۔؟

آئی ایم سوری میری جان تم رونا بند کرو میں بتاتی ہوں دراصل آج میرے گلاسز ٹوٹ گئے تھے تو اسی لیے مجھے دیر ہو گئی آنے میں۔۔۔ ہانیہ سمجھی کے امل اسی لیے رورہی ہے تو وہ اپنی صفائی دیتی بولی۔۔۔

اب چلو گھر چلتے ہیں امی انتظار کرتیں ہونگی۔۔۔ ہانیہ زمل کے کچھ بولنے سے پہلے بولی اور اسکا ہاتھ تھامے آگے بڑھ گئی

کیا میں آپ کو سب بتا دوں۔۔۔؟ زمل کے ذہن میں یہ سوال گردش کرنے لگا۔۔۔ اس نے سوچا کے وہ گھر جا کر ہانیہ کو سب بتا دے گی

.....

رکو۔۔۔ بات سنو میری۔۔۔۔ امل پیچھے سے آتی آواز پرر کی

تم یہاں سے کب جا رہی ہو۔۔۔؟ زمنیشہ چلتی امل کے سامنے آتی بولی۔۔۔

URDUNovelians

میں نے آپ سے پوچھا ہے کیا کے آپ یہاں سے کب جا رہی ہیں۔۔۔!! امل آنسوؤں کا گولہ حلق سے اتارتی بولی۔۔۔ اسے سب نے سمجھ کیا رکھا تھا جب چاہا اس کی تذلیل کر دی۔۔۔

تم ہوتی بھی کون ہو مجھ سے یہ پوچھنے والی۔۔۔!! امل کی بات سنتی زینشہ آگ بگولہ ہوتی بولی

اور آپ کون ہوتی ہیں مجھ سے یہ پوچھنے والی۔۔۔!! امل خود میں ہمت جمع کرتی بولی

یہ گھر میرے ماموں کا ہے۔۔۔۔۔ زینشہ ایک ایک لفظ چباتی بولی

پھر تو یہ گھر میری پھوپھو کا بھی ہے۔۔۔ امل نے بھی اسی وقت جواب دیا۔۔۔

بہت تیز لڑکی ہو تم لیکن یاد رکھنا تمہاری دال یہاں گلنے والی نہیں ہے اور نا ہی میں تمہاری کوئی چال کامیاب ہونے دوں گی۔۔۔ جلدی سے اپنا بوری بستر اباندھو اور یہاں سے چلتی بنو۔۔۔ میں تو جب چاہوں اس گھر میں آسکتی ہوں جتنے دن چاہوں رہوں اور جب چاہوں یہاں سے جاسکتی ہوں کیونکہ میں اس گھر کی ہونے والی بڑی بہو ہوں۔۔۔ یمن خانزادہ سے انگریجمنٹ ہو چکی ہے میری۔۔۔ امل کی بات سنتی زینشہ غصے سے بولی۔۔۔ لیکن زینشہ کی بات سنتے امل کے سر پر

حیرت کے پہاڑ ٹوٹے۔۔۔ یمن خاندانہ کی منگنی ہو چکی ہے۔۔۔ پھر یمن نے اس سے نکاح کیوں
!! کیا۔۔۔

کیا ہوا میری اور یمن کی انگیجمنٹ کا سن کر تمہارے ارمانوں اور خوابوں پر پانی پھر گیا۔۔۔ یمن
خاندانہ کے ارد گرد بھی تم مجھے نظر آئی تو بہت برا کرونگی تمہارے ساتھ مجھ سے واقف نہیں ہو
تم ابھی۔۔۔ زینشہ زمل کو بت بنی کھڑی دیکھتی اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتی استہزایہ لہجے
میں بولی۔۔۔ زمل کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔

زینشہ۔۔۔ یمن کی آواز پر زینشہ سٹپٹاتے پیچھے پلٹی تو سامنے یمن کھڑا تھا۔۔۔

کیا کر رہی ہو یہاں۔۔۔؟ یمن کے لہجے میں سرد مہری کو محسوس کرتے زینشہ کا حلق خشک ہوا
کہیں یمن نے اسکی باتیں تو نہیں سن لی۔۔۔

میں وہ۔۔ ہاں میں امل سے بات کر رہی تھی اس کی سٹی کا پوچھ رہی تھی۔۔۔ زینشہ بات کو گھماتی بولی۔۔۔ پیچھے کھڑی امل کی آنکھیں پھیل گئی ایسی باتیں کب کی اس نے۔۔۔ اتنا بڑا جھوٹ۔۔۔

خیر میں تم سے بہت زیادہ ناراض ہوں تمہارے رات کے رویے کی وجہ سے۔۔۔ مجھے پتا ہے تم مجھ سے بہت پیار کرتے ہو رات کو تم نے غصے میں کہہ دیا لیکن مجھے جب تک تم گھمانے نہیں لے جاؤ گے میں نہیں مانوں گی۔۔۔ زینشہ منہ پھولاتی بولی۔۔۔ یمن کی نظریں تو اس کے پیچھے کھڑی امل پر تھیں جس کے چہرے پر برسات کی آمد آمد تھی۔۔۔

یمن میں تم سے بات کر رہی ہوں۔۔۔ زینشہ یمن کے جواب نادینے اور اسکی نظروں کا رخ امل کی طرف دیکھتی طیش میں آتی بولی۔۔۔

تیار ہو جاؤ میری جان آج رات کو چلتے ہیں۔۔۔ یمن نرم لہجے سے بولا۔۔۔ اسکی بات سنتے زینشہ خوشی سے اچھلی۔۔۔

مجھے معلوم تھا تم میری بات کبھی بھی نہیں ٹال سکتے۔۔۔ زینشہ ہر حد پار کرتی یمن کے سینے سے لگتی خوشی سے بولی۔۔۔ امل کے اندر کچھ چھن سے ٹوٹا۔۔۔ آنکھ سے آنسو نکلتا نیچے گرا۔۔۔ خود پر ضبط کرتی وہ غصے سے وہاں سے چلی گئی۔۔۔ اسکے جانے کے بعد یمن زینشہ کو خود سے الگ کیا۔۔۔

میں جلدی سے تیاری ہو تیں ہوں پھر چلتے ہیں۔۔۔ زینشہ وہاں سے امل کو ناپاتے دیکھتی خوشی کو محسوس کرتی بولی اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔ یمن کی نظریں اسی طرف تھیں جس طرف امل گئی تھی۔۔۔ اس نے قدم بھی اسی طرف ہی بڑھائے۔۔۔

.....

موہن یار بات تو سن۔۔۔ موہن غصے سے فلیٹ میں داخل ہوتے جو بھی چیز ہاتھ لگتی اسے نیچے پھینکنے لگا۔۔۔ موکیش اسکے پیچھے پیچھے چلتے بولا

تجھے کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟ اس دن بھی تو نے مجھے روک دیا اور آج بھی۔۔۔ اس نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا
۔۔۔ مجھ پر۔۔۔ موہن پلٹتے موکیش کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے کودھکا دیتے گرجتے آخر
میں پاگلوں کی طرح خود کی طرف اشارہ کرتے غرایا۔۔۔

وہاں سب اکٹھے ہو رہے تھے تم اچھے سے جانتے ہو کہ اگر کوئی بھی تمہاری وہاں ویڈیو بنا کر
وائرل کر دیتا تو کتنی بدنامی ہونی تھی۔۔۔ اس لڑکی کی عزت تو جاتی لیکن انکل کو اور تمہیں بھی
بہت نقصان اٹھانا پڑنا تھا۔۔۔ موکیش اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

اس سے پیار سے بات کر لی تو وہ خود کو ناجانے کیا سمجھنے لگ گئی ہے لیکن اس بار اسے نہیں
چھوڑوں گا کسی کا باپ بھی مجھے اب نہیں روک سکتا۔۔۔

URDU Novelians

میں بھی تیری حالت سمجھ سکتا ہوں اس چھوٹی سی لڑکی نے تجھ پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔ لیکن یار میں تجھے
یہی کہوں گا کہ چھوڑ دے۔۔۔ کہیں تجھے اس سے سچ والا پیار تو نہیں ہو گیا۔۔۔ موکیش موہن کی
بات سنتا آئی برواچکاتے بولا۔۔۔ موہن اک پل کے لیے رکا۔۔۔

بکو اس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ موہن سرد لہجے میں بولا

تم مانو نامانو پر مجھے ایسا لگ رہا کہ تمہیں اس سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔ خیر آج انکل کی کال بھی آئی تھی کہہ رہے تھے کہ پیپر ز کل ہم تک پہنچ جائیں گے اور ہم پیپر ز لے کر آجائیں واپس۔۔۔ موکیش موہن کے چوڑے شانے پر ہاتھ رکھتے بولا۔۔۔

تم پیپر ز لے کر چلے جانا میں بعد میں آ جاؤں گا۔۔۔ موہن کچن کی طرف بڑھتا بولا

جب تم جاؤ گے میں تمہارے ساتھ ہی چلا جاؤں گا۔۔۔ موکیش اس کے پیچھے ہی جاتے بولا

میں نے جیسا کہا ہے ویسا ہی کرو۔۔۔ کل کی فلائیٹ سے ہی تم یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔ موہن فریج سے پانی کی بوتل نکالتا بولا۔۔۔

میں تمہیں اکیلے چھوڑ کر نہیں جاسکتا ان حالات میں تو بالکل بھی نہیں۔۔۔ اور اس لڑکی کے معاملے میں تجھے میری ضرورت پڑ سکتی ہے۔۔۔ موکیش چہرے پر کمینگی مسکراہٹ لائے بولا۔۔۔

میں چھوٹا بچہ نہیں ہوں کے تمہاری ضرورت مجھے پڑنی۔۔۔ اور اس لڑکی کا نام بھی اپنی زبان پر مت لانا ورنہ میں بھول جاؤنگا کے تم میرے دوست ہو۔۔۔ موہن موکیش کی بات سنتے اور سمجھتے غصیلے لہجے میں بولتے وہاں سے چلا گیا۔۔۔ پیچھے کھڑے موکیش کے چہرے پر نفرت کے تاثرات آئے تبھی اس کے موبائل پر رنگ ہوئی۔۔۔

کہاں ہو تم۔۔۔؟ کون تھی وہ لڑکی جس نے موہن کو تھپڑ مارا۔۔۔ دوسری جانب سے کرخت آواز موکیش کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔

انکل کو کون سی لڑکی۔۔۔؟ موکیش ڈرامہ کرتے بولا۔۔۔

تم بھی وہی موجود تھے اور مجھے اب مزید بے وقوف بنانے کی ضرورت نہیں ہے میں نے خود اپنی آنکھوں سے ویڈیو دیکھی ہے۔۔۔ آخر کون تھی وہ لڑکی جس کی اتنی ہمت کے اس نے میرے بیٹے پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔ راج ویر کی بات سنتے موکیش کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ آئی۔۔۔

انگل جس دن ہم پاکستان آئے تھے اس دن بھی اس لڑکی نے موہن کے ساتھ کافی بد تمیزی کی۔۔۔ یہاں تک کے آپ کی تربیت پر بھی انگلی اٹھائی موہن کو وہ اچھی لگنے لگی اور آج جب موہن نے اس سے بات کرنی چاہی تو اس نے تھپڑ مار دیا اور سب کے سامنے بہت باتیں سنائیں وہ مسلم لڑکی ہے انگل موہن پر اس وقت عشق کا بھوت سوار ہے لیکن آپ تو سمجھدار ہو اور موہن کو اس لڑکی کے جال میں پھنسنے سے بچا سکتے ہو کہاں موہن اور کہاں وہ مڈل کلاس لڑکی۔۔۔ ایسی لڑکیوں کا تو پیشہ ہی یہ ہوتا اپنی اداؤں سے امیر لڑکوں کو بہلا پھسلا کر راج کرنا۔۔۔ اس کے علاوہ موہن نے تو آپ کی عزت کا بھی نہیں سوچا اگر یہ بات باہر نکلے تو آپ کو بہت مشکلات کو فیس کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔ موکیش خود سے کہانی بناتے بولا۔۔۔ راج ویر کا غصہ مزید بڑھا گیا۔۔۔۔۔

میں اپنے بیٹے کو ایسا ہرگز نہیں کرنے دوں گا میں نے تو سوچا تھا کہ پاکستان جائے گا وہاں کا ماحول دیکھے گا اسے کچھ احساس ہو گا کچھ بدلے گا وہ بھی لیکن یہ سب ہو جائے گا مجھے یقین ہی نہیں تھا تم کل ہی موہن کو لے کر واپس آ جاؤ۔۔

انگل میں بھی اسکا دوست ہوں مجھے بھی اسکی پرواہ ہے میں نے اسے کہا ہے کہ ہم واپس چلتے ہیں لیکن اسکا کہنا ہے کہ میں اکیلا چلا جاؤں وہ نہیں جائے گا۔۔

میں ابھی بات کرتا ہوں موہن سے۔۔ اس نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا۔۔؟ مومکیش کی بات سنتے راج ویر آگے بگولہ ہوتے بولا

انگل آپ کو کیا لگتا ہے میں نے اسے سمجھایا نہیں ہو گا میں نے بہت کچھ کیا لیکن وہ نہیں مانا آپ کی بھی نہیں مانے گا۔۔۔

تو کیا میں خاموشی سے تماشہ بننا دیکھوں اپنا۔۔۔ یہ ویڈیو اگر یہاں کوئی دیکھ لے تو میرے مخالفین کو میرے خلاف بھونکنے کا موقع مل جائے گا۔۔۔ راج ویر سرد گرد چکر کاٹتے غصیلے انداز میں بولے

انکل ہم موہن کو تو نہیں روک سکتے لیکن اس لڑکی کو تو روک سکتے ہیں نا۔۔۔ موکیش چیئر کھسکاتے اس پر بیٹھتا کمینگی سے مسکراتا بولا۔۔۔ راج ویر نے موکیش کی بات پر غور کیا۔۔۔ اور ان کے لبوں پر بھی مسکراہٹ آئی۔۔۔

.....

ا۔۔۔۔۔ یمن آگے بڑھتی امل کو دیکھتے بولا امل پہلے تو رک کی لیکن پھر آگے بڑھنے لگی۔۔۔

ایک قدم بھی آگے مت بڑھانا۔۔۔ یمن کی غصیلی آواز امل کی سماعتوں سے ٹکرائی وہ وہی رک گئی۔۔۔۔۔ یمن قدم اسکی طرف بڑھائے۔۔۔ قدموں کی آہٹ سنتے امل کی دھڑکنوں نے ادھم شور مچانا شروع کر دیا۔۔۔ اس نے اپنی آنکھیں میچ لیں

صبح ناشتہ کیوں نہیں کیا تم نے۔۔۔؟ یمن کی بات سنتی امل نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔۔۔
یمن کو کیسے معلوم اس نے ناشتہ نہیں کیا۔۔۔

بھوک نہ نہیں تھی مجھے۔۔۔ امل یو نہی ساکت کھڑی بولی۔۔۔ امل محسوس کر پار ہی تھی کے وہ اس
کے بلکل پیچھے کھڑا ہے۔۔۔

کیوں بھوک کیوں نہیں تھی تمہیں۔۔۔ یمن اسکا بازو پکڑتے اس کو اپنی طرف کرتا بولا۔۔۔

رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟ یمن نے جب اسکا چہرہ دیکھا تو اسکے گالوں پر پھسلے آنسوؤں کو دیکھتا بولا

میں نہیں رو رہی۔۔۔ امل نامیں سر ہلاتی بولی اور یمن کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتی اسکی پکڑ اپنے بازو
سے ہٹانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔ یمن نے گہرا سانس فضا کے سپرد چھوڑا۔۔۔

تم میں آخر اتنی اکڑ کس بات کی آگئی ہے۔۔۔!! یمن پکڑ مضبوط کرتے اسے اپنی طرف کرتے
بول۔۔۔۔

آپ کی بیوی ہوں اسی لیے اتنی اکڑ گئی ہے۔۔۔ امل یہ صرف دل میں ہی سوچ سکی منہ پر بولنے
کی ہمت ابھی اس میں کہاں تھی۔۔۔

آپ کی شادی زن زنیہ سے ہونی ہے تو آپ مجھے ڈیورس دے دو۔۔۔۔ امل نظریں جھکائیں بولی
۔۔۔ اسی وقت اسکی ہلکی سی چیخ گونجی جب اسے یمن نے دیوار کے ساتھ لگایا۔۔۔۔

ایسی بکو اس کبھی دوبارہ کی تو پھر بولنے کے لائق ہی نہیں چھوڑوں گا زبان گدی سے نوچ لوں گا
تمہاری۔۔۔ امل اپنی پشت دیوار کے ساتھ لگنے پر کراہی۔۔۔ یمن دیوار پر ہاتھ رکھتے اسکے
چہرے کے قریب ہوتے غصے سے بولا۔۔۔ امل یمن کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر پڑتی محسوس
کرتی گھبرائی

آپ کی انگ انگلیجمنٹ اس سے ہو چکی ہے۔۔۔ اور شادی بھی ہونے والی ہے تو میں اس لی
لیے ہی کہا۔۔۔ امل کانپتی بے حد آہستہ آواز میں بولی

تمہیں اب کبھی بھی مجھ سے رہائی نہیں مل سکتی۔۔۔ اور رہی زینشہ سے شادی کرنے کی بات تو
تمہیں اس بات پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ تم بس اپنے دل و دماغ سے یہ غلط فہمی
نکال دو کے یمن خانزادہ تمہیں چھوڑ دے گا۔۔۔ یمن اسکے گال کو انگلیوں کے پوروں سے
چھوتے بولا۔۔۔ امل کسمائی۔۔۔

مجھ مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے پاکستان جانا ہے۔۔۔ امل اپنے دھک دھک کرتے دل پر ہاتھ رکھتی
بھرائی آواز میں بولی۔۔۔

URDUNovelians

پاکستان کا نام بھی اپنی زبان پر مت لانا۔۔۔ تمہیں پاکستان سے یہاں اس لیے نہیں لایا کہ پھر
دوبارہ تمہیں وہاں لے کر جاؤں۔۔۔۔۔ یمن اسی ہاتھ سے امل کی ٹھوڑی دبوچتے اسکا چہرہ

سامنے کرتے بولا۔۔۔ کیا یمن کے کہنے پر اسکی پھوپھو اسے لائیں ہیں۔۔۔؟ امل کے ذہن میں
ایسی باتیں گھومنے لگیں۔۔۔

جاؤڈریس چیخ کر لو پھر چلتے ہیں۔۔۔ یمن اس کے چہرے کو دیکھتے ایک قدم پیچھے ہوتے بولا۔۔۔ وہ
جب بھی اس لڑکی کے قریب جاتا تھا تو اس کا دل بے ایمان ہونے لگتا تھا اسی لیے وہ فاصلہ بناتا
پیچھے ہوا۔۔۔

کہ کہاں جانا ہے۔۔۔؟ امل یمن کے پیچھے ہوتے جلدی سے اپنا دوپٹا شانے پر کرتی بولی۔۔۔۔۔

جب جاؤگی تو پتا چل جائے گا۔۔۔ یمن اس کے سوال پر کر خنگی سے بولتے جانے لگا

مجھے کہیں نہیں جانا آپ اس زنیثہ کے ساتھ جائیں۔۔۔ امل کی بات سنتے یمن کے ماتھے پر بل
پڑے۔۔۔ اس لڑکی کو شاید اپنی زندگی پیاری نہیں تھی۔۔۔

تم سے جو کہتا ہوں وہ کیوں نہیں کرتی۔۔۔!! یا پھر اپنی پھوپھو کی طرح ڈھیٹ ہو۔۔۔۔۔ یمن قدم اٹھاتے امل کے قریب جاتے نیچی آواز میں غرایا۔۔۔۔۔ امل خود میں ہمت جمع کرتی یمن کی آنکھوں میں دیکھا

میں نے کچھ غلط نہیں کہا آپ جان بوجھ کر غصہ ہو رہے ہو۔۔۔۔۔ امل اس بار خفگی سے بولی یمن شکا کڈ ہوا اسے امید تو نہیں تھی امل سے اس حرکت کی

تمہارا مطلب ہے کہ میں پاگل ہوں اور جان بوجھ کر تم پر غصہ کرتا ہوں تم پر ظلم کرتا ہوں۔۔۔۔۔ یمن امل کی جھکی پلکوں کو دیکھتے سر دبر فیلے لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

ایسا نہیں کہا میں نے۔۔۔۔۔ امل روہانسی لہجے میں بولی۔۔۔۔۔ حالانکہ یہ بات تو سچ تھی وہ بلا وجہ اس پر غصہ اور ظلم کرتا تھا۔۔۔۔۔

یعنی میں جھوٹ بول رہا ہوں۔۔۔ یمن ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔۔۔ امل انگلیاں چٹختی نیچے نگاہیں
کیے زمین کو گھورنے میں مصروف تھی۔۔۔

جب میں ایک بار بات کہہ دوں اور اگلا انسان میری بات نامانے تو میں اسے دوسری سانس بھی
نہیں لینے دیتا۔۔۔ اور ابھی تم نے میرا غصہ دیکھا ہی کب ہے۔۔۔!! میں نے تمہیں ابھی غصہ
دکھایا ہی نہیں۔۔۔ لیکن جیسی تمہاری حرکتیں ہیں مجھے غصہ کرنے پر مجبور کرتی ہو تم۔۔۔ یمن
امل کے بالوں میں ہاتھ ڈالتے اس کا چہرہ اپنے سامنے کرتے بولا البتہ اس دفعہ اسکی پکڑ میں نرمی
تھی۔۔۔ امل حیران ہوئی کے ابھی اس نے غصہ نہیں کیا تو پھر یہ کیا کرتا ہے اگر یہ اسکا غصہ
نہیں تو پھر اسکا غصہ کیسا ہوتا ہو گا۔۔۔

پھوپھو آپ کے ساتھ نہیں جانے دیں گی۔۔۔ امل یمن کی آنکھوں میں دیکھتی ہکلاتے ہوئے
بولی۔۔۔

پھوپھو سے اجازت لینے کو کس نے کہا ہے۔۔۔!! بیوی ہو تم میری جب میں نے کہہ دیا ہے تو کسی اور سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ یمن امل کی بے داغ دار گردن کو دیکھتے گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔ امل کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی۔۔۔

می میں جا جاتی ہوں۔۔۔ امل یمن کی آنکھوں میں خمار کی سرخی دیکھتی خوفزدہ ہوتے بولی۔۔۔

یم یمن۔۔۔ امل یمن کی کمر میں بازو ڈالتے اسے اپنے قریب کھینچا وہ کسی درخت کی ٹوٹی ٹہنی کی طرح لڑکھڑاتی یمن کے سینے سے آگئی۔۔۔ یمن اسکی گردن میں چہرہ چھپاتے گہرا سانس کھینچا۔۔۔

آپ یہ کی کیا۔۔۔ امل یمن کی اس حرکت پر خوف سے کانپتی اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتی اسے پیچھے کرنے کی کوشش کرتی بولی۔۔۔۔

یمن چہرہ امل کے چہرے کے سامنے کرتے اسکے گال پر لب رکھے۔۔۔ امل کی دھڑکنوں نے شور مچا دیا۔۔۔

پچ پیچھے ہٹیں۔۔۔ امل روتی ہوئی بولی۔۔۔ یمن ہلکا سا مسکرایا۔۔۔ اور اسکی پیشانی پر لب رکھتے
پیچھے ہوا۔۔۔

جلدی سے تیار ہو کر باہر آجانا۔۔۔ یمن امل کا گال اپنے انگوٹھے سے سہلاتے بولا۔۔۔ اور اسکی
کمر سے بازو نکالتے قدم پیچھے لینے لگا۔۔۔ امل گرنے لگی یمن بروقت اسکا بازو پکڑ لیا۔۔۔

تمہیں ایسے کانپتے دیکھتے دل چاہ رہا ہے سینے میں بھینچ لوں لیکن ابھی وقت بہت کم ہے میرے
پاس۔۔۔ اپنے چہرے کے تاثرات ٹھیک کر لو ورنہ تمہاری پیاری پھوپھو بیچاری پریشان ہو جائیں
گی۔۔۔ یمن بات کرتے آخر میں استہزاء یہ مسکرایا۔۔۔ اور امل کا ہاتھ چھوڑتے آگے کی طرف
بڑھ گیا۔۔۔ امل نے جلدی سے دیوار کا سہارا لیا۔۔۔

.....

آپی مجھے آپ کو کچھ بتانا تھا۔۔۔ زمل ہال میں موجود چار پائی پر بیٹھی ہانیہ کو دیکھتے اسکے پاس آکر
بیٹھی۔۔۔ خود میں ہمت جمع کرتے آخر کار وہ بولی

ہاں بتاؤ کیا بتانا ہے۔۔۔؟ ہانیہ ہاتھ میں پکڑی فائلز سے نظریں ہٹاتی زل کو دیکھتے پوچھنے لگی

آپی وہ۔۔۔ آج۔۔۔ ابھی زل بات مکمل نہیں کی تھی کے باہر دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔
زل ہانیہ دونوں نے اکٹھے ڈور کی طرف دیکھا۔۔۔ دروازے پر ہوتی دستک کی آواز سنیں شمس
بیگم کچن سے نکلیں۔۔۔

اس وقت کون آیا ہو گا۔۔۔ شمس بیگم پریشانی سے بولتی ڈور کی طرف بڑھیں۔۔۔ ہانیہ کے
چہرے پر خوف کے تاثرات آئے کیا وہ تو نہیں آگیا۔۔۔

جی۔۔۔!! شمس بیگم نے دروازہ کھولا تو سامنے کھڑے وجود کی پشت کو دیکھتیں بولیں۔۔۔

شمس کی آواز پر وہ وجود پلٹا تو سامنے دیکھتا مسکرایا۔۔۔ شمس پہچان ناسکیں

کون ہو بیٹا تم۔۔۔؟ شائستہ کے سوال پر اس وجود کے چہرے پر مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔۔

منہاج یاسر آفندی۔۔۔ منہاج کے منہ سے نکلے لفظ کو سنتے شائستہ ساکت ہو گئی۔۔۔ پلکیں جھپکنا بھول گئیں۔۔۔ سانسیں کہیں سینے میں ہی شب گئی

منہ منہاج۔۔۔ شائستہ کو یقین تھا وہ ضرور آئے گا وہ اسی دن سے تو ڈرتی آرہیں تھیں جب منہاج آفندی آئے گا

یہی کھڑار کھیں گی کیا۔۔۔ منہاج انکی حالت کو دیکھتے مسکراتے بولا۔۔۔ شائستہ ہوش میں آتی زبردستی ہلکی سی

مسکراہٹ لبوں پر لاتی پیچھے ہوئی

کون ہے امی۔۔۔؟ شائستہ پلٹی تو ہانیہ جلدی سے بولی لیکن اس کے سوال کا جواب اسے جلد ہی مل گیا جب شائستہ کے پیچھے منہاج اندر داخل ہوا۔۔۔ ہانیہ کے پیروں تلے سے جیسے زمین کھسک گئی ہو۔۔۔

منہاج آفندی۔۔۔ اس کے دل نے زوروں سے دھڑکتے سرگوشی کی۔۔۔ منہاج آنکھوں سے بلیک گلاسز اتارتے ہانیہ کو دیکھتے آنکھ وٹک کی۔۔۔ ہانیہ تو صدمے میں تھی۔۔۔ وہ سچ میں آگیا تھا اس نے کہا تھا وہ آئے گا اور وہ آ بھی گیا۔۔۔

.....

ہال میں بالکل خاموشی چھائی ہوئی تھی زمل تو اندر کمرے میں چلی گئی تھی چیئر پر منہاج بیٹھا ہوا تھا اور اسکے سامنے ہی کچھ فاصلے پر موجود چیئر پر شائستہ بیگم۔۔۔ جبکہ ہانیہ شائستہ کے پاس کھڑی کھا جانے والی نظروں سے منہاج کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ ہانیہ نے جب شائستہ کو بتایا کہ یہ اسکے سنیر ڈاکٹر ہیں تو شائستہ بیگم کا سر درد سے پھٹنے لگا۔۔۔ ہانیہ شاید منہاج کو جانتی نہیں ہے یہی سوچتے شائستہ کی آنکھیں نم ہوئیں۔۔۔

جاؤ ہانیہ بیٹا سر کے لیے کچھ پینے کو لاؤ۔۔۔ شائستہ ہانیہ

کو یہاں سے بیچھنے کے لیے بولیں۔۔۔

امی گھر سے پی کر ہی آئے ہونگے۔۔۔ ہانیہ ضبط کرتی بولی۔۔۔ شائستہ اپنی بیٹی کی بد تمیزی پر حیران رہ گئیں لیکن منہاج کی موجودگی کی وجہ سے بولیں کچھ بھی نہیں

ہانیہ بیٹا جاؤ۔۔۔ شائستہ اپنے لہجے میں تھوڑی سختی لاتیں بولیں۔۔۔ ہانیہ منہاج کو گھورے پاؤں پٹختی کچن کی طرف چلی گئی

میں یہاں کچھ پینے بھی نہیں آیا بلکہ۔۔۔ منہاج ہانیہ کی حالت سے محظوظ ہوتے بولا لیکن بات اُدھوری چھوڑتے وہ ایک پل کو خاموش ہوا شائستہ کی سانس کہیں سینے میں دب گئی۔۔۔

میں جانتا ہوں یوں میرے اچانک آنے سے آپ کو حیرانگی ہوئی ہوگی ہونی بھی چاہیے اتنے سالوں بعد آیا ہوں میں لیکن اب میں یہاں آپ سے اپنی امانت لینے آیا ہوں۔۔۔ منہاج کے کہے الفاظ کو سنتے شائستہ کا دل کانپا

نہیں میں اپنی بیٹی کو تمہارے ساتھ نہیں بیچھونگی۔۔۔ نکاح بچپن میں ہوا تھا وہ بھی زبردستی ہی کیا گیا تھا۔۔۔ اچھا ہوا میری تم سے ملاقات ہوئی۔۔۔ تم میری بیٹی کو طلاق دو۔۔۔ یہ شائستہ بیگم ہی جانتیں تھیں کہ انہوں نے یہ بات کیسے کہی ہے بولتے ہوئے ان کا لہجہ نرم ہوا۔۔۔۔۔

نکاح زبردستی ہوا تھا یا خوشی سے مجھے اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔۔ اور طلاق کی بات تو آپ یہ بھول جائیں۔۔۔ میں آج ہی ہانیہ کو لے کر جاؤنگا آپ اپنے خوشی سے بیچھ دیں میرے ساتھ تو اچھا ہو گا ورنہ میں اسے خود بھی لے جاؤنگا کوئی بھی روک نہیں پائے گا۔۔۔۔ وہ میری تھی میری ہے اور میری رہے گی۔۔۔ دنیا کی کوئی بھی طاقت اسے منہاج آفندی سے دور نہیں رکھ سکتی۔۔۔۔ منہاج مضبوط لہجے میں بولا۔۔۔۔

انکل بھی تو یہی چاہتے تھے۔۔۔۔ اور ماما بابا بھی اپنی بہو کو دیکھ کر بہت خوش ہونگے۔۔۔ منہاج سنجیدگی سے ہی بولا۔۔۔۔

ہانیہ لاوارث نہیں ہے میں ابھی زندہ ہوں تمہیں کیا لگتا ہے تم کہو گے اور میں اسی وقت ہانیہ کو تمہارے ساتھ بیچھ دوں گی۔۔۔

آپ مجھ پر بھروسہ رکھیں۔۔۔ وہ میری عزت ہے۔۔ اور میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اسے کبھی بھی کوئی نقصان نہیں پہنچنے دوں گا اس کا خیال خود سے بھی زیادہ رکھوں گا۔۔۔ منہاج کی بات سنتے شائستہ اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔

میری بیٹی کو ہمیشہ خوش رکھو گے۔۔۔ شائستہ سوالیہ نظروں سے منہاج کو دیکھا

بلکل رکھوں گا میری طرف سے کبھی بھی آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔۔۔ منہاج
مسکراتے بولا۔۔۔۔

ہانیہ ٹرے میں چائے کا کپ لاتی ہال میں آئی۔۔۔ منہاج کے سامنے ٹیبل پر رکھتی وہ غصے سے پھر
سے شائستہ کے پاس کھڑی ہو گئی

ہانیہ جاؤ پیکنگ کر لو۔۔۔ شائستہ اپنے شوہر کی کہی بات کی لاج رکھتیں اور منہاج کے مضبوط
لہجے اور اسکی باتوں میں سچائی کو محسوس کرتے نگاہیں نیچی کرتیں دل پر پتھر رکھتے ہانیہ سے
بولیں۔۔۔ ہانیہ نے نا سمجھی سے شائستہ بیگم کو دیکھا۔۔۔ منہاج کے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ آئی
کہیں جارہے ہیں ہم۔۔۔؟ ہانیہ نے بے ساختہ سوال کیا

چچی جان میں لیٹ ہو رہا ہوں ٹائم بھی کافی ہو گیا ہے اور ہانیہ کو ہر چیز میسر ہوگی۔۔۔ یہاں سے
کچھ لے کر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ہانیہ کی بات مکمل ہوتے منہاج شائستہ کو دیکھتا بولا
امی کیا بول رہے ہیں یہ۔۔۔؟ آپ مجھے کہاں بیچھنے لگی ہیں۔۔۔؟ ہانیہ شائستہ بیگم کے پاس بیٹھتی
انکا ہاتھ پکڑتے بولی۔۔۔

میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں ہانیہ آجانا۔۔۔ منہاج بولتے کھڑا ہوا اور سلام کرتے چلا گیا۔۔۔
یہ کیا بول رہا ہے۔۔۔۔ میں اسکے ساتھ کیوں جاؤنگی۔۔۔۔ ہانیہ آپ سے تم پر آتی غصے سے بولی

ہانیہ آپ کہہ کر بات کرو شوہر ہے وہ تمہارا۔۔۔ اور تم اپنے گھر جا رہی ہو۔۔۔ شائستہ بیگم کی کہی بات کو سنتے ہانیہ کے سر پر دھماکہ ہوا۔۔۔

کی کیا۔۔۔؟ امی یہ میرا شوہر۔۔۔!! ہانیہ کے منہ سے تو لفظ ہی مشکل سے نکلے۔۔۔

منہاج تمہارے تایا ابو کا بیٹا ہے اور منہاج سے تمہارا نکاح بچپن سے ہو چکا ہے۔۔۔ یہ دن آنا ہی تھا۔۔۔ میرے پاس تم منہاج کی امانت تھی اور وہ آج لینے آگیا۔۔۔ شائستہ بیگم مختصر طریقے سے بات مکمل کی۔۔۔

بی بی یہ کیا بول رہی ہیں آپ۔۔۔؟ ہانیہ شاکڈ سی بولی

ہانیہ میری تربیت پر کبھی انگلی مت اٹھنے دینا۔۔۔ جاؤ اپنے شوہر کے ساتھ اپنے گھر تمہارے ابو کی بھی یہی خواہش تھی۔۔۔ اب کوئی اور سوال مت پوچھنا منہاج تمہارا گاڑی میں انتظار کر رہا ہے جاؤ۔۔۔ شائستہ بیگم آنسوؤں پر ضبط کرتی بولیں

ام امی آپ ایس ایس کیسے کہہ سکتی ہیں۔۔۔ انہوں نے ہمیں گھر سے نکالا تھا انکی وجہ سے ہم ٹھوکریں کھاتے رہے۔۔۔ اور آپ مجھے پھر سے ان گھٹیا لوگوں کے پاس بیٹھنے لگی ہیں۔۔۔ اور یہ نکاح کیسا ہے جس کا مجھے پتا ہی نہیں ہے۔۔۔ یہ ظلم ہے مجھ پر امی۔۔۔ بی بی یہ سب ان لوگوں کی

چال ہے آپ نہیں سمجھ رہیں امی یہ پھر سے ہماری خوشیاں چھیننے آگئے ہیں۔۔۔ ہانیہ غصے سے چیخی۔۔۔

ہانیہ۔۔۔ تمہاری تربیت کیا میں نے ایسی کی ہے۔۔۔ کے تم چھوٹے بڑے کی تمیز ایک پل میں بھول گئی ہو کسی کی وجہ سے ہم نے ٹھو کریں نہیں کھائیں ہماری قسمت میں ہی یہی لکھا تھا۔۔۔ اور منہاج بہت اچھا لڑکا ہے۔۔۔۔

نہ نہیں امی آپ نہیں جانتی یہ لوگ بہت برے ہیں میں نہیں آپ کو چھوڑ کر انکے پاس جا سکتی۔۔۔ ہانیہ نامیں سر ہلاتی بولی۔۔۔

خدا کے لیے بس کر دو ہانیہ۔۔۔ اگر تم چاہتی ہو کہ میں زندہ رہوں تو جاؤ چلی جاؤ اپنے گھر۔۔۔ اللہ تمہارا نگہبان۔۔۔ شائستہ بیگم ہانیہ سے غصے سے بولتیں اٹھ کر اندر چلیں گئیں۔۔۔۔ ہانیہ کی آنکھیں پانیوں سے بھر گئیں۔۔۔۔

آپی امی نے یہ چادر بیچ بھی ہے آپ کہاں جا رہی ہو آپی۔۔۔؟ زل کی آواز پر ہانیہ ہوش میں آئی۔۔۔

میری جان میں کچھ دنوں تک آجاؤں گی۔۔۔ تم امی کا خیال رکھنا انہیں کبھی اداس مت ہونے دینا۔۔۔ اور تم نے بھی کبھی پریشان اداس نہیں ہونا میں جلد ہی آجاؤں گی۔۔۔ ہانیہ زل کے ہاتھوں سے چادر پکڑتی اسکے گال پر ہاتھ رکھتی بولی

لیکن آپ اپنی آپ کہاں جا رہی ہیں۔۔۔ زل روتی ہوئی بولی۔۔۔

پاگل روتے نہیں ہیں میں تمہیں بول رہی ہوں کہ امی کو اداس نا ہونے دینا لیکن تم خود رونے لگ گئی ہو۔۔۔ میں دو تین دنوں تک آجاؤں گی مجھے ایک ضروری کام کے لیے جانا پڑ رہا ہے۔۔۔ ہانیہ نظریں جھکائے بولی اور زل سے ملتی چادر اوپر لیے قدم باہر کی طرف بڑھائے۔۔۔

منہاج تم بہت خوش ہونا تم مجھے لے کر جا رہے ہو لیکن تم سب کی زندگی عذاب بنا دوں گی ایک ایک کیے ظلم کا حساب چکانا پڑے گا تم لوگوں کو۔۔۔ میں شائستہ نہیں ہوں جو تم لوگوں کے ظلم ہنس کر سہہ لے گی بلکہ میں ہانیہ صادق آفندی ہوں۔۔۔

URDUNovelians

فریش ہوتے موہن راج واش روم سے نکلتے آئینے کے سامنے آیا۔۔۔

تم مانو نا مانو پر مجھے ایسا لگ رہا کہ تمہیں اس سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔

آئینے میں اپنے عکس کو دیکھتے موہن کے کانوں میں مومکیش کی بات گونجی۔۔۔ زل کی آنکھیں
موہن کے ذہن کے پردوں پر لہرائیں۔۔۔ ہاں یہ سچ ہی تو تھا جس دن سے اسے دیکھا موہن بے
چین رہنے لگا تھا پوری رات اسکی تصویر کو دیکھتے گزار دینی۔۔۔ حالانکہ تصویر میں صرف اسکی
آنکھیں ہی تو دکھائیں دیتیں تھیں لیکن موہن کو انہیں دیکھ کر ہی سکون ساملتا تھا۔۔۔

موہن راج تجھے محبت ہو گئی ہے اس لڑکی سے۔۔۔ موہن کے اندر کہیں سے آواز آئی۔۔۔ تبھی موہن کے سامنے تھپڑ والا واقعہ گھوما اسی وقت اسکے چہرے پر پتھر یلے غصیلے تاثرات آ گئے۔۔۔ نہیں کرتا میں محبت اس سے۔۔۔ نہیں کرتا۔۔۔ موہن غصے سے ڈریسنگ ٹیبل پر موجود ساری چیزوں کو نیچے پھینکتے گر جا۔۔۔

نہیں کرتا میں اس سے محبت ہاں نہیں کرتا۔۔۔ مجھے نفرت ہے اس سے۔۔۔ پاگلوں کی طرح وہ چیخا۔۔۔

تم مجھے دکھائی کیوں دے رہی ہو۔۔۔ آخر کیوں دکھائی دے رہی ہو۔۔۔ موہن آنکھیں بند کرنے کے بعد کھولتے غصے غراتے ٹیبل پر پڑے لیپ ٹیپ کو بھی نیچے پھینکا۔۔۔

نہیں ہے محبت مجھے۔۔۔ ہاں نہیں ہے۔۔۔ موہن صوفی پر بیٹھتے گردن پر ہاتھ پھیرتے ہاں
میں سر ہلاتا بولا۔۔۔

.....

زل ہانیہ کے جانے کے بعد شائستہ بیگم کو دوائی دی اور وہ نماز ادا کرنے کے بعد سو گئیں۔۔۔
زل بیڈ پر لیٹی کروٹ لی تو سائیڈ جگہ خالی دیکھتی رونے لگی۔۔۔

آپی آپ بھی امل کی طرح چھوڑ کر چلی گئیں۔۔۔ زل منہ کے آگے تکیہ رکھتی اپنی ہچکیاں
سکاریاں دباتی بولی۔۔۔

تبھی اسے سانس لینے میں جیسے دقت پیش ہونے لگی۔۔۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا
کھانسی شروع ہو گئی۔۔۔ اسے دل میں کافی تکلیف ہونے لگی سانس لینا مشکل لگنے لگا۔۔۔ زل
خوف سے جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی اور اپنے دل پر ہاتھ رکھتی گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔۔
اسکا سر چکرانے لگا۔۔۔

زل کو ابکائی آئی وہ جلدی سے بیڈ سے نیچے اترنے لگی ابھی وہ کھڑی ہوئی کے اسے چکر آیا وہ وہی
بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔ آنکھوں کے سامنے مسلسل اندھیرا چھارہا تھا۔۔۔ دل پھٹنے والا ہو گیا۔۔۔
زل کو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہونے لگی۔۔۔ ہونٹ خشک پڑ گئے۔۔۔ مسلسل کھانستے
اسکا برا حال ہو گیا

آپی۔۔۔ امی۔۔۔ وہ چیخ کر انہیں بلانا چاہتی تھی لیکن آواز نکل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

اللہ جی۔۔۔ اس نے تڑپتے اللہ کو پکارا۔۔۔ کھانتے اچانک اسکے منہ سے کچھ نکلا اسے لگا شاید اسے الٹی ہو گئی ہے لیکن جب ایک قطرہ اسکے ہاتھ پر گرا تو دیکھتے اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔۔

خو*خو*ن۔۔۔ وہ پھر سے کھانسی اور اسکے منہ سے خو*ن نکلا۔۔۔ ساتھ ہی ناک سے بھی نکلنے لگا۔۔۔ زل ناک سے خو*ن نکلتا محسوس کرتی ہاتھ منہ پر لگاتے اسی ہاتھ کو چہرے کے سامنے کیا تو ہاتھ پر خو*ن لگا تھا۔۔۔ زل خود میں ہم ہمت جمع کرتی اٹھی اور کمرے سے نکلتی واش روم کی طرف دیوار کا سہارا لیتی جانے لگی۔۔۔ واش روم جاتے اس نے کانپتے ہاتھوں سے نل چلایا منہ پر پانی کی چھینٹے ماریں لیکن کھانسی رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی اور جب وہ کھانستی تو منہ سے خو*ن نکلتا۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے اور وہ کرے کیا۔۔۔

!! تکلیف اور خوف سے اسکے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے۔۔۔

URDUNovelians

گاڑی میں بالکل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔ منہاج ڈرائیونگ کرتے ایک نظر ساتھ بیٹھی ہانیہ پر بھی ڈالتا لیکن وہ غصے سے چہرے کا رخ کھڑکی کی طرف کیے بیٹھی تھی۔۔۔

مجھے تو لگتا تھا کہ تم جانتی ہو گی کہ بچپن میں ہمارا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔۔ منہاج نے آخر کار بڑھتی ہوئی خاموشی کو ختم کیا۔۔۔

اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا تو میں ڈیورس لے چکی ہوتی اور آج بھی میں آپ کے ساتھ خوشی خوشی نہیں آئی بلکہ میں امی کی خاطر آئی ہوں لیکن جلد ہی آپ سے ڈیورس لے کر میں چلی جاؤں گی۔۔۔ ہانیہ بولتی جا رہی تھی کہ اس کے منہ سے ڈیورس کا لفظ دوبارہ سنتے منہاج نے سڑک کے بیچ بیچ گاڑی روکی۔۔۔

یہاں گاڑی کیوں روکی ہے۔۔۔؟ ہانیہ کھڑکی سے باہر دیکھا تو ارد گرد تو کوئی گھر نہیں تھا بلکہ سنسان سڑک تھی وہ آپ سے باہر ہوتی غصے سے بولی۔۔۔

کیا کہا تم نے۔۔۔!! کے تمہیں ڈیورس لینا ہے۔۔۔!! منہاج اسکی بات کا کوئی بھی جواب دے بغیر قہر برساتی نظروں سے ہانیہ کو دیکھتا بولا۔۔۔

ہاں بالکل آپ جیسے شخص کے ساتھ رہ کر میں اپنی زندگی برباد نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ ہانیہ منہاج کو دیکھنے کی غلطی نہ کرتے سامنے دیکھتی بولی۔۔۔

اوکے۔۔۔ میں تمہیں چھوڑ نہیں سکتا کیونکہ میری زندگی میں تمہارے بغیر سکون نہیں ہے اور تم میرے ساتھ رہنا نہیں چاہتی کیونکہ میرے ساتھ رہ کر تمہیں سکون نہیں ملے گا۔۔۔ تو ہم کچھ

ایسا کرتے ہیں کے دونوں کو ہی سکون مل جائے۔۔۔۔ منہاج سر اثبات میں ہلاتے بولا۔۔۔ اور گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔ ہانیہ اسکے لہجے میں بلا کی سختی کو محسوس کرتی اسکے چہرے کو دیکھا۔۔۔ جس کے تاثرات انتہائی حد تک سخت ہو چکے تھے۔۔۔

کی کیا مطلب...! کیا کرنے لگے ہو آپ۔۔۔!! ہانیہ منہاج کو خوفزدہ نظروں سے دیکھتی بولی۔۔۔ تبھی گاڑی کی رفتار کافی زیادہ تیز ہو گئی۔۔۔۔

منہ منہاج گاڑی اتنی تیز کیوں چلا رہے ہیں آپ۔۔۔۔ ہانیہ اپنے دل پر ہاتھ رکھتی بولی۔۔۔ اس کی پھٹی آنکھیں سامنے تھیں جہاں سڑک سے یوٹرن لینا تھا ورنہ اگر گاڑی سیدھی لے کر گئے تو آگے موجود درختوں سے انکی گاڑی ٹکرا سکتی تھی اور ایکسیڈینٹ ہونے کے خدشات تھے۔۔۔۔

منہاج گاڑی کی سپیڈ کم کریں ورنہ ایکسیڈینٹ ہو جائے گا۔۔۔ ہانیہ پہلے سڑک اور پھر منہاج کو دیکھتی چیخی۔۔۔۔

ہو جانے دو ایکسیڈینٹ۔۔۔ تمہیں مجھ سے رہائی چاہیے نا تو ایسے مل جائے گی۔۔۔ منہاج بالکل سنجیدگی سے بولا

نہیں نہیں منہاج آپ میرا یقین کریں میں ویسے ہی کہہ رہی تھی۔۔۔ پلیز آپ گاڑی روک دیں
۔۔۔۔۔ مجھ مجھے ڈرگ رہا ہے۔۔۔ ہانیہ روہانسی لہجے میں بولی۔۔۔ لیکن منہاج نے سپیڈ اور
بڑھائی۔۔۔

پاگل ہو گئے ہو کیا آپ۔۔۔؟ اس بار ہانیہ روتے ہوئے اونچا چیخی تھی۔۔۔ منہاج اسی وقت
بریک پر پاؤں رکھا۔۔۔

ہاں ہو گیا ہوں میں پاگل۔۔۔ اور مجھے پاگل کرنے والی بھی تم ہو۔۔۔ منہاج بھی اس کے جواب
میں گرجدار آواز میں بولا۔۔۔ ہانیہ کا دل سہم گیا۔۔۔

جب جب تم مجھ سے دور جانے کی بات کرتی ہو میری رگوں میں خون بھی آگ بن کر دوڑنے
لگتا ہے۔۔۔ منہاج ہانیہ کے سر کے پیچھے ہاتھ لے جاتے اسکے بالوں کو جکڑتے اس کے چہرے کا
رخ اپنی طرف کرتا جنونی انداز میں بولا ہانیہ کو اس سے خوف سا آیا۔۔۔

تم واقعی میں ایک پاگل وحشی انسان ہو۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔ ہانیہ اپنے بالوں کو اسکی مضبوط پکڑ
سے چھڑوانے کی کوشش کرتی بولی۔۔۔

ابھی تم نے میرا پاگل پن یا میرا وحشیانہ انداز دیکھا ہی کب ہے اگر کبھی تم مجھ سے دور گئی یا مجھے دغا دینے کی کوشش کی تو تب تمہیں بتاؤں گا کہ وحشت اور پاگل پن کسے کہتے ہیں۔۔۔ منہاج ہانیہ کے ناک پر پھسلے چشمے کو درست کرتے بولا۔۔۔

میرے بال چھوڑو مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔ ہانیہ منہاج کی سفاک حرکت سے کراہتی بولی۔۔۔

منہاج میں کہہ رہی ہوں مجھ سے دور رہیے گا۔۔۔ خبردار آپ نے کوئی غلط حرکت کی میں چیخ چیخ کر دنیا والوں کو اکھٹا کر لوں گی۔۔۔ منہاج ہانیہ کے بھرے بھرے سرخ ہونٹوں پر نظریں جمائے ہانیہ کا چہرہ قریب کیا تو ہانیہ غصے سے چلائی۔۔۔

میاں بیوی میں دنیا والوں کا کیا کام۔۔۔؟ منہاج خمار آلود نظروں کو ہانیہ کے ہونٹوں سے ہٹاتے اسکی آنکھوں میں دیکھتا بوجھل لہجے میں بولا۔۔۔

بہت ہی گھ۔۔۔ ہانیہ غصے سے چیخنا چاہا لیکن ابھی اس نے بات شروع ہی کی کہ منہاج اس کے سر کے پیچھے موجود اپنے ہاتھ سے اس کا چہرہ قریب کرتے اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ ثبت کر دیے۔۔۔ اس کے لمس میں شدت جنونیت کو محسوس کرتے ہانیہ کراہی۔۔۔ اس کے سینے پر ہاتھ رکھتی اسے خود سے دور ہونے کا کہنے لگی لیکن وہ ہوش میں ہوتا تو ہانیہ کی بات سمجھتا۔۔۔ ہانیہ کو اپنا سانس رکتا محسوس ہوا اسکی حالت بن پانی کے مچھلی جیسی ہو گئی۔۔۔ منہاج دھیرے سے ہانیہ

کے ہونٹوں کو آزادی بخشی۔۔۔ ہانیہ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔ گہرے سانس لیتے اس نے پلکیں جھپکالیں۔۔۔ نظر اٹھا کر تو وہ دیکھ ہی نہیں پار ہی تھی منہاج آفندی کو۔۔۔ کیا کہنے لگی تھی تم۔۔۔!! ذرا پھر سے کہو۔۔۔ منہاج ہانیہ کی حالت سے محظوظ ہوتے بولا۔۔۔ ہانیہ غصے سے یو نہی بھیگی آنکھیں جھکائے منہاج کے ہاتھ کو پیچھے کرنے لگی۔۔۔ مجھے معلوم تھا تم نفس کے بھکاری انسان ہو تم اسی لیے مجھے لائے ہو ساتھ یہی سوچ کر کے جب جی بھر جائے گا چھوڑ دو نگامی نے پتا نہیں سوچ بھی کیسے لیا کے تم جیسا انسان مجھے خوش رکھے گا حالانکہ وہ تو تم لوگوں کی رگ رگ سے واقف تھیں۔۔۔ لیکن میں ہانیہ ہوں تمہیں تمہارے مقصد میں ہر گز کامیاب نہیں ہونے دوں گی۔۔۔ ہانیہ نفرت سے پھنکاری۔۔۔ وہ منہاج کو تکلیف پہنچانا چاہتی تھی اور اسے معلوم تھا کہ اس کے الفاظ سے منہاج کو معلوم ہو جائے گا کہ اس کی نظر میں منہاج کی کیا اہمیت ہے۔۔۔

URDU Novelians

تمہیں اپنی جان عزیز نہیں ہے کیا۔۔۔!! تم نے اس دن بھی ایسی ہی بکو اس کی تھی اور آج بھی۔۔۔ میں نے کونسی تمہارے وجود سے نفس کی بھوک مٹائی ہے۔۔۔ بیوی ہو تم میری تم پر تمہارے جسم پر تمہاری روح پر صرف اور صرف میرا حق ہے۔۔۔۔۔ جب چاہوں تمہیں چھو سکتا ہوں۔۔۔ اور اگر مجھے تمہیں چھوڑنا ہی ہوتا تمہارے وجود کو پا کر تو میں یوں عزت سے

تمہیں اپنے ساتھ گھر لے کر ناجار ہوتا۔۔۔ لیکن تمہیں تو عزت اور پیار کی زبان راس ہی نہیں ہے۔۔۔ جتنی بکواس اب تم کر چکی ہو مجھ سے نرمی کی توقع مت رکھنا۔۔۔ منہاج ہانیہ کے الفاظ میں اسکے لہجے میں چھپی نفرت کو محسوس کرتا اسکا جبر ادا بوچتے غرایا تھا۔۔۔

تم می میرا کچھ نہ نہیں بگاڑ سکتے منہاج آفندی۔۔۔ مجھے کم کمزور لڑکی ہر گز مت سمجھنا۔۔۔ اگر مجھ مجھے تکلیف پہنچاؤ گے تو سکون سے تم بھی نہیں رہ پاؤ گے۔۔۔ ہانیہ درد سے کراہتی مشکل سے ہی بولی۔۔۔

دیکھ لیتے ہیں کون کس کا سکون چھینتا ہے ہانیہ منہاج آفندی۔۔۔ منہاج ہانیہ کے چہرے کو چھوڑتے اسکے گال کو سختی سے انگوٹھے سے سہلاتے ہلکا سا مسکراتے بولا۔۔۔ وہ مسکرا رہا تھا لیکن اسکے لہجہ میں بلا کی سختی اسکی غصے سے ہوئی سرخ قہر برساتی آنکھیں۔۔۔ اسکے چہرے کے پتھر یلے بے حد سنجیدہ تاثرات دیکھ کر سامنے والا سانس لینا بھول سکتا تھا مگر اس وقت بھی سامنے ہانیہ تھی۔۔۔

آگے جا کر کیوں دیکھنا ابھی ہی دیکھ لو میرے الفاظوں نے کیسے تمہارا سکون چھینا ہے۔۔۔ بہت تکلیف ہوئی ہے نا تمہیں اپنے بارے میں میرے منہ سے ایسے الفاظ سنتے۔۔۔ ہانیہ چھتے لہجے میں بولی۔۔۔

رسی جل گئی مگر بل نہیں گیا۔۔۔ منہاج ہانیہ کے چہرے پر تکلیف درد کے اثرات دیکھتا کاٹدار
لہجے میں بولا

اپنی مثال دے رہے ہو۔۔۔!! ہانیہ استہزاء یہ مسکراتے بولی۔۔۔

ہمت تم میں ہے نہیں مجھے برداشت کرنے کی اور بکو اس کرتی جا رہی ہو۔۔۔۔ منہاج زو معنی لہجے
میں بولا۔۔۔۔

تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔۔۔۔ ہانیہ دانت پیستی بولی۔۔۔

مجھے تمہاری یہ بہت چلتی زبان کنٹرول میں کرنی آتی ہے۔۔۔ پہلے تو میں انکل کی وجہ سے تم سے
پیار سے پیش آتا تھا پر تم نے آج ثابت کر دیا کہ تم محبت کے لائق ہی نہیں ہو۔۔۔۔ منہاج ضبط
کرتے بولا۔۔۔

اوہ پلیز یہ ڈرامہ میرے سامنے نہیں کریں۔۔۔۔ کتنی چاہت تھی آپ سب کو میرے بابا سے
میں اچھی طرح واقف ہوں۔۔۔۔ بس مان لو کہ تم ایک بزدل انسان ہو۔۔۔۔ جو ایک لڑکی کو
دھمکیاں دے کر اسے اپنی مردانگی سمجھتے ہو۔۔۔۔ ہانیہ کھسکتی ڈور کی طرف ہوتے بولی۔۔۔۔ لیکن
اسے شاید یہ معلوم نہیں تھا کہ اس نے بہت غلط بول دیا ہے۔۔۔۔

منہاج اسکا بازو پکڑتے اسے اپنی طرف دوبارہ کھینچا ہانیہ اسکے جارحانہ انداز میں کھینچنے سے اسکی طرف کھینچتی اسکے سینے سے آگئی۔۔۔۔ اس کے منہ سے چیخ نکلی اسے سمجھ نا لگی اسکے ساتھ اچانک ہوا کیا ہے۔۔۔

اپنی موت کو تم نے خود لکارا ہے مسز منہاج آفندی۔۔۔ منہاج ہانیہ کی گردن کو ہاتھوں میں جکڑتے بولا۔۔۔۔ ہانیہ کی رنگت زرد پڑ گئی۔۔۔۔ منہ منہاج۔۔۔۔ ہانیہ کا نپتی آواز میں بولی۔۔۔۔

کیا ہوا اب تو تم سے بولا بھی نہیں جا رہا اور پہلے بہت زبان چل رہی تھی۔۔۔۔ منہاج طنزیہ لہجے میں بولا۔۔۔۔ ہانیہ کو اپنے خشک حلق میں کانٹے چبھتے محسوس ہوئے۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے منہاج آفندی تمہارے لیے مرا جا رہا ہے۔۔۔!! تم جو بھی بکو اس کرو گی وہ خاموشی سے سن لے گا۔۔۔!! منہاج کی گرم سانسیں چہرے پر پڑنے سے ہانیہ کو اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔

URDU Novelians

س سچ سننے کی ہم ہمت نہیں ہے تم میں۔۔۔ اسی لیے تمہیں سچ کڑوا لگا ہے منہاج آفندی۔۔۔۔ زیادہ سے زیادہ کیا کر لو گے تم۔۔۔!! مجھے مارو گے۔۔۔!! مجھے مارنے سے تم سوچ رہے ہو کے میں تمہارے آگے جھک جاؤں گی ڈر جاؤں گی تم جیسے لوگوں کے ستم خاموشی سے سہہ لوں گی ہر گز

نہیں بلکل غلط سوچ ہے تمہاری۔۔۔۔ ہانیہ کا دل کسی زخمی پرندے کی طرح پھڑ پھڑا رہا تھا لیکن وہ منہاج کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی اسے معلوم تھا اگر وہ اس وقت کمزور پڑ گئی تو وہ ہار جائے گی۔۔۔۔

نہیں ماروں گا نہیں بلکہ تمہاری زندگی اتنی مشکل کر دوں گا کہ تم سکون کے لیے ترسو گی۔۔۔۔ اور یہ تو بھول ہی جانا کہ کوئی تمہاری حمایت کے لیے بولے گا۔۔۔۔ اب منہاج آفندی کے غضب سے تمہیں کوئی نہیں بچا سکے گا۔۔۔۔ منہاج اسکی گردن پر ہاتھوں کی پکڑ مضبوط کرتا غرایا۔۔۔۔ ہانیہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئیں۔۔۔۔ اسکی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں اپنی گردن سے منہاج کے ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔ منہ منہاج میری سانس۔۔۔۔ ہانیہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ بولے۔۔۔۔

ابھی سے بس ہو گئی تمہاری۔۔۔۔!! ابھی تو تم نے بہت کچھ سہنا ہے۔۔۔۔ منہاج بول رہا تھا کہ اسکا فون بجا منہاج غصے سے ہانیہ کی گردن چھوڑتے اس کے شانے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے کو دھکا دیا۔۔۔۔ ہانیہ کراہی۔۔۔۔ اور کھانستے گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔۔۔ منہاج موبائل پر اپنے ڈیڈ کی کالز دیکھتے موبائل آف کرتے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔۔ ہانیہ کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنے لگے۔۔۔۔ اسے اپنی قسمت پر رونا آیا۔۔۔۔ بہت مشکل سے تو خوشیاں انکی قسمت میں آئیں تھیں اور یہ شخص پھر سے اسکی خوشیاں نوچنے آگیا تھا۔۔۔۔

کچھ بھی کر لو منہاج آفندی تم ناتو کبھی میرے دل میں اپنی جگہ بنا پائے ہو اور ناہی کبھی بنا پاؤ گے۔۔۔۔ بہت گھمنڈ ہے نا تمہیں اپنی دولت اور طاقت پر لیکن شاید تم یہ بھول گئے ہو اوپر بیٹھی ذات سب دیکھ رہی ہے۔۔ اور بے شک وہ بہتر انصاف کرنے والا ہے۔۔۔۔ ہانیہ اپنی ہاتھ کی پشت سے اپنے گال پر پھسلے آنسوؤں کو پونچھتی کھڑکی سے باہر دیکھتے سوچنے لگی۔۔۔۔

.....

تم کدھر جا رہی ہو۔۔۔۔؟ زینشہ تیار ہوئی یمن کے ساتھ باہر جانے کے لیے بے تاب تھی کے یمن کو موبائل پر کال آگئی وہ سننے کے لئے سائیڈ پر گیا۔۔۔۔ زینشہ چہرہ آسمان کی طرف اٹھاتے حسین موسم کو دیکھا اس نے سوچ لیا کہ وہ آج باتوں باتوں میں یمن سے شادی کا ذکر کرے گی۔۔۔ گہرا سانس کھینچتے چہرے پر مسکراہٹ لاتے اس نے سامنے دیکھا تب ہی امل سیڑھیاں اترتی باہر آرہی تھی زینشہ اسے دیکھتی حیران رہ گئی اس کو حیرت کرنے کی وجہ امل کا حلیہ تھا یہ تو وہ امل لگ ہی نہیں رہی تھی جو اس نے چند گھنٹے پہلے دیکھی تھی۔۔۔۔ امل نے نارنجی رنگ کی فرائک زیب تن کی ہوئی تھی، منہ پر ہلکا میک کیے اور بالوں کا خوبصورت سادہ سا ہئیر سٹائل بنایا ہوا تھا۔۔۔ ڈریس کے ساتھ میچ کرتی ہیل پہنی ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہ فرائک کو پکڑے دھیان سے سیڑھیاں اتر رہی تھی کہیں گرنا جائے۔۔۔۔ سیڑھیاں اترتے نروس سی انگلیاں چٹختے اسی طرف آنے لگی وہ میک اپ وغیرہ نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن بی جان نے زبردستی اسے تیار ہونے

پر مجبور کیا کے اگر وہ سادگی سے ہی گئی تو زینشہ بی بی مذاق اڑائے گی۔۔۔ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے وہ اسکے پاس آکر رکی تو زینشہ کندھے اچکاتے بولی۔۔۔

می میں ان کے ساتھ۔۔۔ امل نظریں جھکائے ہی ہکلاتے ہوئے بولتی آخر میں رکی۔۔۔

کس کے ساتھ۔۔۔!! زینشہ آئی برواچکایا۔۔۔ سمیتا جو موسم خوش گوار ہونے کے باعث گارڈن میں چہل قدمی کر رہی تھی اسکی نظر جب زینشہ پر پڑی اور اسکے قریب ہی کھڑی امل پر تو وہ حیرت زدہ جلدی سے آگے بڑھی۔۔۔

امل تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔ سمیتا وہاں آتیں امل کو سرتاپیر دیکھتیں بولیں۔۔۔ امل کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہو گیا۔۔۔ وہ دشمن جان اسے پھنسا کر ناجانے اب خود کہاں تھا۔۔۔ وہ پھوپھو میں۔۔۔

کیا چل رہا ہے یہاں۔۔۔؟ یمن جو کال سنتے اسی طرف آیا لیکن سامنے کا منظر دیکھتے سنجیدگی سے بولا۔۔۔ امل کی اسکی طرف پشت تھی۔۔۔ پیچھے سے آتی مردانہ بھاری آواز سنتے اسکے رنگ اڑ گئے۔۔۔ دل دھڑکنا بھول گیا۔۔۔

یمن میں اس سے پوچھ رہی تھی یہ کہاں جا رہی ہے۔۔۔ زینشہ سوالیہ نظروں سے امل کو دیکھتی بولی۔۔۔

اٹل چلو تم اندر۔۔۔ سمیتا یمن کو دیکھتیں پھر غصے سے اٹل سے مخاطب ہوئیں۔۔۔۔
اٹل اندر نہیں جاسکتی۔۔۔۔ یہ میرے ساتھ آج ڈنر کرنے جانے لگی ہے۔۔۔ یمن کی کرخت
آواز سنتے اٹل آنکھیں میچیں۔۔۔

واٹ۔۔۔۔ زینشہ شکوہ ہوئی۔۔۔

کہیں نہیں جائے گی یہ اٹل میں کہہ رہی ہوں اندر چلو۔۔۔ سمیتا غصے سے دبی دبی آواز میں
بولی۔۔۔

نہی نہیں پھو پھو مجھے انکے ساتھ جانا ہے۔۔۔ اٹل آہستہ آواز میں بولی
آپ کو آپ کا جواب مل گیا ہے۔۔۔ آپ پریشان مت ہوں یہ میری کزن ہے اور کزنز ایک
ساتھ ڈنر پر جاتے رہتے ہیں۔۔۔ یمن میری پر زور دیتے بولا۔۔۔ اسکے چہرے پر فاتحانہ
مسکراہٹ تھی۔۔۔ سمیتا ایک غصے بھری نگاہ اٹل پر ڈالتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔ اٹل جانتی تھی
اب اسکی خیر نہیں لیکن انکی دی سزا یمن کی سزا سے تو کم ہی تکلیف دہ ہوگی نا۔۔۔ اگر وہ یمن
کے ساتھ جانے سے انکار کر دیتی تو اسے یمن کی دی تکلیف سہنی پڑتی۔۔۔

یمن اگر یہ ہمارے ساتھ جائے گی تو پھر میں تمہارے ساتھ بالکل بھی نہیں جانے والی۔۔۔ زینشہ
غصے سے بولی۔۔۔

زنیشہ ٹائم نہیں ہے اتنا زیادہ بیٹھو گاڑی میں۔۔۔ یمن سپاٹ لہجے میں بولا۔۔۔۔۔ یمن امل کی پشت کو دیکھا جو وہی اپنی جگہ پر ساکت کھڑی تھی۔۔۔۔۔

امل تم بھی بیٹھو۔۔۔ یمن کی آواز پر امل جیسے ہوش میں آئی ہو سر ہلاتی وہ آگے بڑھنے لگی کے فراک سینڈل میں اٹکنے کی وجہ سے وہ آگے گرنے لگی براق جلدی سے اسکی کمر میں بازو ڈالتے اسے پیچھے کھینچا امل کی پشت یمن کے سینے سے آگئی۔۔۔۔۔ امل اس اچانک افتاد پر کچھ سمجھنا سکی۔۔۔ جبکہ زنیشہ کے غصے میں مزید اضافہ ہو گیا۔۔۔۔۔ یمن امل کے ناتواں کندھے پر ناک رکھتے ایک گہرا سانس کھینچتے اسکی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارا

تم دھیان سے نہیں چل سکتی تھی کیا۔۔۔۔۔؟ زنیشہ آگے بڑھتے امل کا بازو پکڑتی اسے اپنی جانب کرتی بولی۔۔۔ یمن کے چہرے پر غصیلے تاثرات آئیں آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئی۔۔۔ خون آشام نظروں سے اس نے زنیشہ کو دیکھا۔۔۔۔۔

چلو بیٹھو گاڑی میں۔۔۔۔۔ زنیشہ یمن کو دیکھے بغیر امل کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑتی گاڑی کا دور کھولتی اس سے بولی۔۔۔۔۔ امل اپنے ہاتھ پر زنیشہ کی مضبوط پکڑ پر خوفزدہ ہوئی۔۔۔۔۔ یمن کی نظروں کا رخ جب امل کے چہرے پر گیا تو نظر جیسے ہٹنا بھول گئی ہو۔۔۔۔۔ اسی پل امل یمن کو دیکھا۔۔۔۔۔ دونوں کی آنکھوں کا ٹکراؤ ہوا

نگاہوں کے تصادم سے عجب تکرار کرتا ہے
یقین کامل نہیں لیکن، گماں ہے پیار کرتا ہے
اُسے معلوم ہے شاید میرا دل ہے نشانے پر
لبوں سے کچھ نہیں کہتا، نظر سے وار کرتا ہے

جتنی چاہت سے تجھ کو دیکھا ہے

اتنی چاہت سے کچھ نہیں دیکھا

اپنی آنکھوں میں دیکھ لینے دو

میں نے مدت سے کچھ نہیں دیکھا

URDUNovelians

اُمل دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھتی گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔

یمن۔۔۔ زینشہ یمن کو اُمل کی طرف ہی دیکھتے دیکھتی اسکے قریب جاتے اسکا چوڑا بازو پکڑتی بولی

۔۔۔۔۔ یمن اپنے بازو سے زینشہ کا ہاتھ ہٹاتا آگے بڑھتے ڈور کھولتا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔۔۔۔۔

تم میرا یمن مجھ سے چھیننے آئی ہوں لیکن میں تمہاری سانسیں ہی تم سے چھین لوں گی۔۔۔ میرے
اور یمن کے درمیان جو بھی آیا اسکی جان لے لوں گی میں۔۔۔ زینشہ جنونیت نفرت سے سوچتی
فرسٹ سیٹ پر بیٹھی ہو۔۔۔

.....

براق سامنے بیڈ پر بیٹھی ہیر کو غور سے دیکھ رہا تھا کہ وہ کچھ تو بولے لیکن وہ خاموشی سے کبھی ہلکا
سا سراٹھاتی سامنے کھڑے وجود کو دیکھتی تو کبھی اپنے دائیں بائیں دیکھتی

اگر اب تمہارا ڈرامہ ختم ہو گیا ہو تو اپنا منہ کھول لو اس دن تو بہت زبان چل رہی تھی تمہاری
۔۔۔۔۔ براق ہیر کی حرکتوں کو دیکھتے آخر کار کچھ سیکنڈ کے لیے آنکھیں میچیں خود کے غصے پر ضبط
کیا اور پھر آنکھیں کھولتے بیڈ پر بیٹھی ڈھیٹ لڑکی کو دیکھتا بولا۔۔۔۔۔

میں تم سے بات کر رہا ہوں لڑکی۔۔۔۔۔ ہیر نے کوئی جواب نہ دیا پلکیں جھپکائیں اپنے ہاتھ پر لگی
ڈرپ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ براق زچ ہو تا غرایا۔۔۔۔۔ ہیر نے چونکتے آنکھیں اٹھاتے پہلے براق
کو دیکھا اور پھر رونے کے لیے اپنا نچلا لب پھلایا۔۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔۔ براق کو جھٹکا لگا۔۔۔۔۔ ہیر اچانک ہی رونا شروع کر دیا۔۔۔۔۔

تم پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔۔!! رو کیوں رہی ہو۔۔۔!! براق اسکے یوں پھوٹ پھوٹ کر رونے سے
حیران ہوتا بولا۔۔۔

تم نے مجھے ڈانٹا۔۔۔ ہیر ہچکی لیتی منہ بناتے بولی۔۔۔

یہ نخرے مجھے نہیں دکھاؤ اگر تم نے یہ ڈرامہ ختم نہیں کیا تو میں یہیں چھوڑ کر چلا جاؤں گا تمہیں
۔۔۔ براق ہیر کی جان لیوا ادا کو دیکھتا غصیلے لہجے میں بولا۔۔۔

کہاں چل رہا ہے ڈرامہ۔۔۔!! مجھے بھی دیکھنا ہے۔۔۔ ہیر معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائیں
بولی۔۔۔ براق کا جڑا تن گیا۔۔۔

تو تم ڈھیٹ لڑکی اس طرح سے نہیں مانو گی۔۔۔ براق غصے سے بولتے ہیر کے قریب گیا۔۔۔
دیکھو۔۔۔

دیکھ رہی ہوں۔۔۔ براق ہیر کی ٹھوڑی دبوچتے اسکا چہرہ اپنی طرف کرتے بول ہی رہا تھا کہ ہیر
اسکی بات کا ٹٹی بولی اور براق کے غصے کو مزید ہوا دے گئی۔۔۔

اگر تم اپنے گھر جانا چاہتی ہو تو مجھے سچ سچ بتانا جو بھی میں پوچھوں گا۔۔۔ براق مزید بحث کرنے کا
ارادہ ترک کرتے اسکی آنکھوں میں دیکھتا سرد لہجے میں بولا۔۔۔

میں گھر نہیں تو یہ کہاں ہوں۔۔۔ ہیر روم کی طرف دیکھتی بولی۔۔۔ براق غصے سے پاس پڑے
ٹیبل پر موجود گلاس کو ہاتھ مار کر نیچے پھینک دیا اور پیچھے ہوتے اپنے ماتھے کو مسلتے غصے پر کنٹرول
کرنے لگا۔۔۔ ہیر کے چہرے کے رنگ اڑے

اسی وقت ڈاکٹر ہاتھ میں کچھ فائلز پکڑیں روم میں داخل ہوا۔۔۔
سر ہمیں آپ سے ایک ایمپورٹنٹ بات کرنی ہے۔۔۔ ڈاکٹر ایک نظر ہیر پر ڈالتا براق سے
مخاطب ہوا۔۔۔ براق کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ڈاکٹر کی بھی حالت ہیر جیسی ہو گئی
تھی۔۔۔

ہمم بولو۔۔۔ براق ضبط کرتے بولا ورنہ اسکا دل چاہ رہا تھا کہ ہیر کی جان لے لے اپنے ہاتھوں
سے۔۔۔

سر آپ کی پیشینٹ کے سر پر بہت گہری چوٹ لگنے کے باعث وہ اپنی یادداشت کھو چکی ہیں۔۔۔
اب آپ کو انکا بہت خیال رکھنا چاہیے کسی قسم کا سٹریس نالیں یہ۔۔۔ ڈاکٹر کی بات سنتے براق
خاموش سا ہو گیا۔۔۔ اس کے سر پر جیسے آسمان ٹوٹ کر آگرا ہو۔۔۔

!! کیا۔۔۔!! یعنی یہ سب بھول گئی ہیں۔۔۔

جی سر یہ سب بھول گئیں ہیں۔۔۔

کب تک اسے سب یاد آئے گا۔۔۔ براق ڈاکٹر کی بات کاٹتے جلدی بولا۔۔۔۔

سرا ناکا ٹریٹمنٹ جاری رکھو ایسے گامیڈ یسن انہیں دیتے رہیے گا۔۔۔ ہم صرف کوشش ہی کر سکتے ہیں سر۔۔۔ ڈاکٹر آہستہ آواز میں بولا۔۔۔۔

براق ایک نظر کمرے کا جائزہ لیتی ہیر کو دیکھا۔۔۔۔

او کے جاسکتے ہو تم۔۔۔ براق کے کہنے پر ڈاکٹر ہاں میں سر ہلاتا جن کی طرح وہاں سے غائب ہوا۔۔۔۔

براق آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہیر کی طرف بڑھا۔۔۔۔

نام کیا ہے تمہارا۔۔۔۔؟ براق کے کہنے پر ہیر نامیں سر ہلایا۔۔۔۔

میرا نام کیا ہے۔۔۔۔؟ ہیر بھی وہی بات دوہرائی۔۔۔۔ براق غصے سے اپنا ہاتھ ٹیبل پر مارا۔۔۔۔

براق کچھ یاد آنے پر اپنی پاکٹ میں ہاتھ ڈالا تو اسے یاد آیا وہ موبائل گاڑی میں بھول آیا

ہے۔۔۔۔ براق جلدی سے باہر کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔ ہیر براق کو جاتے دیکھتی پیچھے ٹیک لگاتی

لیٹتے آنکھیں موند گئی۔۔۔۔ تبھی کسی نے روم میں قدم رکھا۔۔۔۔ آہستہ آہستہ چلتا وہ ہیر کی

طرف بڑھنے لگا

.....

گاڑی آکر ایک شاندار حویلی کے سامنے رکی۔۔۔ بھاگ کر آتے گاڑنے منہاج کی طرف سے
ڈور کھولا منہاج باہر نکلا۔۔ دوسری طرف سے ہانیہ خود ہی ڈور کھولتے باہر نکلی۔۔۔ جب اس
نے سامنے حویلی کو دیکھا تو ناجانے کتنی ہی یادیں اسکے دماغ میں تازہ ہوئیں۔۔۔۔

سو گئی ہو۔۔۔؟ منہاج کی کرخت آواز ہانیہ کے کانوں میں پہنچی۔۔۔ ہانیہ ہوش میں آتی آگے
بڑھی۔۔۔ سارے گاڑز نظریں جھکائے سائیڈ ہو گئے۔۔۔ منہاج نے لاونج میں قدم
رکھا۔۔۔ ہانیہ اسکے پیچھے ہی اندر قدم رکھنے لگی اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔ یہیں سے انکی
ماں پر الزام لگا کر ان کو باتیں سنا کر نکال دیا گیا تھا حالانکہ اس حویلی میں انکا بھی حق تھا۔۔۔۔
منہاج کہاں تھے تم۔۔۔؟ سیڑھیاں اترتے یا سر آفندی لاونج میں داخل ہوتے منہاج کو دیکھتے
بولے تبھی انکی نظر منہاج کے پیچھے اندر داخل ہوتی لڑکی پر پڑی

کون ہے یہ لڑکی۔۔۔؟ یا سر آفندی سیڑھیاں اترنے کے بعد آگے دو قدم بڑھاتے بولے۔۔۔
حویلی کے سارے ملازمین انکی جانب متوجہ ہو گئے تھے اور حیرانگی سے منہاج کے ساتھ آئی لڑکی
کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

منہاج تمہارے بابا تم سے کچھ پوچھ رہے ہیں کون ہے یہ لڑکی۔۔۔۔؟ فائقہ جو یاسر آفندی کے پیچھے ہی سیڑھیاں اترتیں نیچے آئیں تھیں منہاج کو خاموش کھڑا دیکھ کر بولیں۔۔۔۔

یہ میری بیوی ہے۔۔۔۔ آپ کی بہو۔۔۔۔ منہاج کے کہے الفاظوں سے یاسر آفندی کے قدموں تلے سے جیسے زمین کھسک گئی ہو۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔ فائقہ کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔۔۔

آریوسیریس منہاج۔۔۔۔؟ فائقہ کو اپنے بیٹے کی کہی بات پر یقین نہ آیا۔۔۔۔ گھر کے ملازمین کی حالت بھی فائقہ اور یاسر جیسی ہی ہو گئی تھی سب کے لیے یقین کرنا مشکل تھا۔۔۔۔

یس۔۔۔۔ منہاج سر کو ہلکا سا خم دیتے بولا۔۔۔۔ یاسر اور فائقہ کی حالت دیکھ کر ہانیہ کو اندر ہی اندر خوشی ہوئی۔۔۔۔ ابھی تو انہیں جب یہ معلوم ہو گا کہ یہ ہانیہ ہے تو انکے چہرے کے تاثرات دیکھنے والے ہونگے۔۔۔۔ ہانیہ سوچتی مشکل سے اپنی مسکراہٹ روکی۔۔۔۔

بیٹا منہاج تم مزاق کر رہے ہونا۔۔۔۔!! فائقہ پھر سے بولی۔۔۔۔ جبکہ یاسر آفندی تو ساکت کھڑے اپنے بیٹے کو دیکھ رہے تھے

موم میں نے پہلے کبھی آپ سے مزاق کیا ہے جو ابھی کرونگا گا۔۔۔۔۔ میری منکوحہ تھی یہ لیکن اب آپ کے دادا دادو بننے کا وقت آگیا ہے سو میں آپ کی بہو کو لے آیا ہوں۔۔۔۔۔ منہاج کے یوں

بے شرمی سے بولنے پر ہانیہ کا چہرہ شرم و حیا سے لال ہو گیا۔۔۔ جبکہ حویلی کی ملازمین کی ہنسی کی آوازیں آئیں

تم ایسا کیسے کر سکتے ہو منہاج آفندی۔۔۔؟ یاسر کی گرجدار آواز لاؤنج میں گونجی تھی۔۔۔

ایسا بھی کیا کر دیا میں نے ڈیڈ جو آپ یوں غصہ ہو رہے ہیں۔۔۔ کوئی گناہ نہیں کیا میں نے اپنی بیوی کو لے کر آیا ہوں۔۔۔ منہاج ہانیہ کا بازو پکڑتے اپنے برابر لاتے بولا۔۔۔

یہ لڑکی اس حویلی میں قدم نہیں رکھ سکتی یہاں رہنا تو دور کی بات۔۔۔ فائقہ یاسر کے بولنے سے پہلے ہی نفرت سے بولی۔۔۔ ہانیہ فائقہ کو دیکھ کر استہزاء یہ مسکرائی

میری بیوی ہے یہ۔۔۔ اور یہ یہی رہے گی۔۔۔ منہاج غصیلی آواز میں بولا اور پھر ملازمہ کو آواز دی۔۔۔ ملازمہ وہاں جلدی سے آئی۔۔۔

میرے روم میں چھوڑ آؤ اسے۔۔۔ ملازمہ حکم ملتے ہی اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

رکو تم۔۔۔ ہانیہ قدم آگے بڑھانے لگی کے فائقہ چلائی۔۔۔

منہاج اس لڑکی کو ابھی اسی وقت یہاں سے نکالو۔۔۔ فائقہ کے کہنے پر منہاج کے چہرے پر سنجیدہ تاثرات آ گئے

ہانیہ تم جاؤ۔۔۔ منہاج ہانیہ کو دیکھتے بولا۔۔۔ ہانیہ ایک کاٹدار نگاہ فائقہ پر ڈالنے کے بعد یاسر آفندی کو دیکھتی آگے بڑھ گئی

موم میں اس وقت کسی قسم کا کوئی بھی تماشہ نہیں چاہتا ہانیہ میری بیوی ہے۔۔۔ یہ اب یہیں رہے گی۔۔۔ جتنی جلدی اب سب اس حقیقت کو مان لیں اتنا ہی اچھا ہو گا آپ سب کے لیے۔۔۔ منہاج سر در فیلے لہجے میں بولا۔۔۔

بیٹا تم جانتے ہو نا اسکی ماں کیسی تھی یہ بھی اسی کی بیٹی ہے اسی نے اس کی تربیت کی ہے یہ تمہارے لائق نہیں ہے بیٹا۔۔۔ فائقہ آگے بڑھتی اپنے بیٹے کا ہاتھ تھامتی بولیں۔۔۔

جانتا ہوں میں موم۔۔۔ میں مزید بحث نہیں چاہتا۔۔۔ میں کافی تھک گیا ہوں ریٹ کرنے جانے لگا ہوں۔۔۔ منہاج فائقہ کو دیکھتا مسکراتے بولا اور ایک نظر ساکت کھڑے اپنے باپ کو دیکھتے اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

آپ خاموش کیوں کھڑے ہیں کچھ کرتے کیوں نہیں۔۔۔ فائقہ منہاج کے جانے کے بعد یاسر آفندی کی طرف آتی غصے سے چیخی۔۔۔

کیا کروں میں۔۔۔ اس وقت منہاج پر جنون سوار ہے وہ ہماری بات نہیں مانے گا۔۔۔ بعد میں دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے۔۔۔ یاسر آفندی اپنے غصے پر ضبط کرتے بولے

کوئی جنون سوار نہیں یہ سب ان مان بیٹیوں کی چال ہوگی میرے معصوم بچے کو پھنسا کر دوبارہ سے حویلی میں آنا چاہتی ہیں بیٹی تو آگئی پھر ماں بھی آجائے گی۔۔۔ فائقہ نفرت بھرے لہجے میں بولی

ایسا نہیں ہو گا تم بے فکر رہو جلد بازی کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔۔۔ میں بات کروں گا منہاج سے دوبارہ۔۔

یاسر آفندی کے کہنے پر فائقہ گہر اسانس فضا کے سپرد چھوڑا۔۔۔

میں اس لڑکی کو حویلی میں زیادہ دیر برداشت نہیں کر سکتی منہاج کو سمجھائیے گا کہ جلد از جلد اس لڑکی کو یہاں سے نکالے۔۔۔ فائقہ کہتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔ یاسر آفندی نامیں سر ہلایا۔۔۔

.....

زلزل میرے بچے کیا ہوا ہے چلو ہم ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔۔۔ شائستہ بیگم جب فجر کی نماز ادا کرنے اٹھیں تو سسکیوں کی آواز پر زلزل کے روم میں گئیں تو اسے روتے ہوئے دیکھتے پریشان ہو گئیں زلزل شائستہ کو پریشانی میں دیکھتے سر درد کا بہانہ بنا دیا اب صبح پھر سے زلزل کو کھانسی شروع ہو چکی تھی۔۔۔ حالت کافی خراب ہو رہی تھی جب شائستہ بیگم بولیں۔۔۔

نہی نہیں امی میں ٹھیک ہو جاؤں گی۔۔۔ زل نا میں سر ہلاتی بولی
نہیں بچے تم اٹھو جلدی ہم ہو سپیٹل جاتے ہیں۔۔۔ زل کو ہانیہ کی باتیں یاد تھیں اس نے کہا تھا
کے کبھی بھی امی کو اداس پریشان مت ہونے دینا۔۔۔ یہی سوچتے زل شائستہ کو دیکھتی بولنے
کے لیے لب واکے۔۔

امی کچھ نہیں ہوا مجھے میں بالکل ٹھیک ہو بس کھانسی ہو رہی ہے آرام آجائے گا۔۔۔ زل خود
میں ہمت جمع کرتے بات مکمل کی۔۔۔

اچھا بچے لیکن اٹھو منہ ہاتھ دھو لو پھر کھانا کھا لو سکول آج نہیں میں بیچھنے والی تمہیں تمہاری
طبعیت ٹھیک نہیں دیکھو کیسے رنگت زرد پڑ گئی ہوئی ہے۔۔۔ شائستہ زل کے چہرے کو دیکھتیں
بولیں۔۔۔ زل ہاں میں سر ہلاتے اٹھ کر آگے بڑھی لیکن سر چکرانے کے باعث گرنے لگی
شائستہ اسکا بازو تھام لیا۔۔۔

میری بچی۔۔۔

امی آپ پر پر پی پریشان نہیں ہوں۔۔۔ زل کو اپنے سے زیادہ شائستہ کی فکر تھی۔۔۔
اب میں تمہاری ایک نہیں سنوں گی چلو میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے کر چلوں پہلے تھوڑا سناشتہ
کر لو۔۔۔ شائستہ کے سختی سے کہنے پر زل خاموش ہو گئی ویسے بھی اب تکلیف اسکی برداشت سے

بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔ تھوڑا سا ناشتا کرنے کے بعد شائستہ امل کو ساتھ لیے گھر سے نکلی۔۔۔۔۔
شائستہ بہت منع کیا لیکن انکے منع کرنے کے باوجود زمل نے نقاب کر لیا۔۔۔۔۔ دور گاڑی میں
بیٹھا وجود سامنے زمل اور شائستہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ رکشہ آکر رکاز مل اور شائستہ اس میں بیٹھ کر
چلی گئیں گاڑی رکشے کے تھوڑے دور جانے پر گاڑی سٹارٹ کی اور انکا پیچھا کرنے لگا۔۔۔۔۔

ایک گھنٹے بعد رکشہ ہو سپیٹل کے سامنے رکا۔۔۔۔۔ ان م
کا تعاقب کرتی گاڑی بھی وہی رک گئی۔۔۔۔۔ شائستہ بیگم کرایہ دیتیں زمل کا ہاتھ پکڑتی آگے
بڑھیں اور ہو سپیٹل میں داخل ہو گئیں۔۔۔۔۔ گاڑی میں بیٹھا وجود بھی گاڑی سے نکلتے ان کے پیچھے
پیچھے ہی قدم بڑھاتے آگے جانے لگا۔۔۔۔۔

.....

ڈاکٹر صبح کی بچی کو بہت زیادہ کھانسی ہو رہی ہے دن بدن کمزور بھی ہوتی جا رہی ہے آج تو چکر
بھی آرہے ہیں۔۔۔۔۔ شائستہ پریشانی سے بولیں۔۔۔۔۔

بیٹا پہلے بھی آپ کے ساتھ ایسے ہوتا آیا ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر کے پوچھنے پر پہلے زمل شائستہ کو دیکھا
اور پھر سر نامیں ہلایا۔۔۔۔۔ حالانکہ پہلے بھی اسکے ساتھ ایسا ہو چکا تھا چکر اگر گر جایا کرتی تھی لیکن پھر
کمزوری سمجھتی بات کو بھلا دیتی تھی۔۔۔۔۔

ہمیں ان کے ٹیسٹ کرنے ہوئے پھر ہی پتا چل سکتا ہے انہیں کیا ہے۔۔۔ ڈاکٹر چیک اپ کرنے کے بعد شائستہ سے بولے۔۔۔ شائستہ نے سرہاں میں ہلایا لیکن چہرے پر پریشانی کے تاثرات آ گئے اتنے تو انکے پاس پیسے ہی نہیں تھے اگر آج ہانیہ ہوتی تو یہ پریشانی ناہوتی۔۔۔ شائستہ بیگم پریشانی سے سوچا۔۔۔

ٹیسٹ آج ہی ہونے ہیں۔۔۔؟

جی آپ کو آج ہی ایمپورٹنٹ کروانا ہو گا بچی کی حالت تو آپ دیکھ ہی رہیں ہیں۔۔۔ جتنی جلدی ہو سکے بہتر ہے تاکہ بیماری کا پتا چل سکے اور انکا علاج ہو سکے۔۔۔ ڈاکٹر کے پوچھنے پر اگر زل تفصیل سے بتا دیتی کے کھانستے اسکے منہ سے خون نکلتا ہے اور ناک سے بھی تو ڈاکٹر سمجھ جاتے لیکن زل اتنا ہی بولی کے اسے کھانسی ہوتی ہے اور چکر آتے ہیں۔۔۔ شائستہ ڈاکٹر کو دو تین گھنٹے بعد کروانے کا کہتی زل کے ساتھ ڈاکٹر کے کیمبن سے باہر نکلیں۔۔۔

امی ڈاکٹر کی بات نہیں سنے میں ٹھیک ہو جاؤں گی ہم چلتے ہیں میرا یہاں سانس بند ہو رہا ہے۔۔۔ زل اور گرد دیکھتی بولی وہ اپنی امی کی پریشانی سمجھ گئی تھی۔۔۔

بچے تم یہیں رہو میں جلدی سے پیسے لے کر آتی ہوں۔۔۔ شائستہ کی بات سنتے زل نے چونکتے انکی طرف دیکھا۔۔۔

امی آپ مجھے یہاں اکیلے چھوڑ کر جائیں گی۔۔۔!! اور کہاں سے لائیں گی آپ پیسے۔۔۔!! زمل نے سوالیہ نگاہوں سے شائستہ کو دیکھا۔۔۔

زمل بچے گھر میں پیسے موجود ہیں۔۔۔ میں وہ لاتی ہوں اور یہاں میں کسی نرس کو بول دیتی ہوں وہ تمہارا خیال رکھے گی میں جلدی سے لے کر آتی ہوں بچے۔۔۔ شائستہ بیگم زمل کے گال پر ہاتھ رکھتیں بولیں۔۔۔

لیکن امی۔۔۔

زمل میری بچی میں تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی آج ٹیسٹ ہونگے۔۔۔ دوائیوں سے میری بچی ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ ڈرنا نہیں میرے بچے۔۔۔ شائستہ بہت بے بس لگ رہیں تھیں لیکن اس وقت زمل کی زندگی کا سوال تھا۔۔۔ ایک نرس کو ڈھونڈتے اسے ساری بات بتاتے شائستہ زمل کو وہاں چھوڑتی باہر کی طرف بڑھی۔۔۔ نرس نے یقین دلایا تھا کہ وہ بے فکر ہو کر جائیں یہاں سی سی ٹی وی کیمرے بھی لگے ہوئے ہیں۔۔۔ وہ قدم اٹھاتی آگے بڑھنے لگی۔۔۔

انکی آنکھیں نم تھیں۔۔۔ ہو اسپتال پر انیوٹ ہونے کی وجہ سے انہیں بہت زیادہ رقم کی ضرورت تھی انہیں اپنے کچھ کنگن یاد آئے۔۔۔ وہ کنگن شائستہ نے ہمیشہ سنبھال کر رکھے تھے لیکن اب زمل کے لیے وہ انہیں بیچنے لگی تھی۔۔۔ قدم بڑھاتی وہ ہو اسپتال سے باہر چلی گئی اس بات سے!! بے خبر کے ان پر کیا قیامت ٹوٹنے والی ہے

.....

زل بل بیٹھی وہاں آتے جاتے لوگوں کو دیکھنے لگی۔۔۔ اپنے ارد گرد چادر درست کیے وہ خوفزدہ سی ایک جگہ سمٹ کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

کوئی وجود آہستہ آہستہ قدم بڑھاتے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے زل کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔

کاش آپ اپنی آپ آج میرے ساتھ ہوتیں۔۔۔ زل آنسو بہاتے دل ہی دل میں ہانیہ سے مخاطب ہوئی۔۔۔ اسے ایک منٹ گزرنے کے بعد پھر سے کھانسی ہوتی۔۔۔ اسکے چہرے سے ہی معلوم ہو رہا تھا کہ اسکی حالت کافی خراب ہو چکی ہے۔۔۔

یہیں پر بیٹھی رہنا ہلنا مت میں مریضوں کو دیکھ آؤں۔۔۔ نرس زل کو سختی سے بولتی چلی گئی۔۔۔ زل کی آنکھوں کے سامنے اندھیرے کے پردے لہرانے لگے۔۔۔ زل حلق خشک ہونے پر دیوار پر ہاتھ رکھتے کھڑی ہوئی اور پانی پینے کے لیے آگے بڑھنے لگی کہ اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی محسوس ہوئی اس سے پہلے کہ وہ پلٹ کر دیکھتی کسی نے اس کے چہرے پر رومال رکھ دیا۔۔۔ زل اس وجود کے ہاتھ کو ہٹانے کی کوشش کرنے لگی لیکن دو تین سانس کھینچنے کے بعد زل کی آنکھوں کے سامنے آہستہ آہستہ اندھیرا چھایا اور وہ اپنے ہوش ہو حواس سے بیگانہ ہو گئی۔۔۔

پیچھے کھڑے وجود کے چہرے پر کمینگی مسکراہٹ آئی۔۔۔۔

.....

میری بیٹی۔۔ میری بیٹی کدھر ہے۔۔۔!! میں اسے یہاں ہو سپیٹل چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔ شائستہ
روتی ہوئی بولیں۔۔۔۔

دیکھیں بی بی میں اسے یہیں بٹھا کر گئی تھی کہا بھی تھا ہے یہیں ہی بیٹھی رہنا۔۔۔ اب وہ کوئی چھوٹی
بچی تو ہے نہیں جسے کوئی اتنی سکیورٹی کے باوجود اٹھا کر لے گیا ہے۔۔۔ جہاں بھی گئی ہے خود ہی
گئی ہوگی۔۔۔۔ نرس غصے سے بولی۔۔۔۔

نہی نہیں میری بیٹی بہت معصوم ہے وہ ٹھیک بھی نہیں تھی۔۔۔۔ اس سے تو چلا بھی نہیں جا رہا تھا
وہ کیسے کہیں جاسکتی ہے۔۔۔ شائستہ بیگم مسلسل آنسو بہاتی بولی۔۔۔۔

آپ یوں رو دھو کر شور مچا کر ہمارے ہو اسپتال کی ریٹیشن خراب کر رہیں ہیں جب ہم نے سارا ہو اسپتال دیکھ لیا ہے وہ یہاں نہیں ہے تو آپ جائیں گھر جا کر پتا کریں۔۔۔ نرس کے چہرے پر کچھ خوف کے بھی تاثرات تھے۔۔۔ وہ شائستہ کو کسی بھی طرح ہو اسپتال سے نکالنا چاہتی تھی

میں یہاں سے نہیں جانے والی میری بیٹی ادھر ہی ہے میں اسے لے کر جاؤنگی۔۔۔ شائستہ نامیں سر ہلاتی بولی۔۔۔

میرے ہاتھ دیکھو بی بی میری نوکری کا سوال ہے۔۔۔ تمہاری بیٹی تو خود کہیں چلی گئی ہے اب تم کیوں میری جاب کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئی ہو۔۔۔ آپ کے لیے یہی اچھا ہے یہاں سے چلیں جائیں۔۔۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے وہ گھر چلی گئی ہو۔۔۔ نرس اپنے ہاتھ شائستہ کے سامنے جوڑتی بولی اور ارد گرد خوفزدہ نظروں سے دیکھتی آگے بڑھ گئی۔۔۔ شائستہ بیگم وہی موجود کرسی پر روتی ہوئی گرنے کے انداز میں بیٹھ گئیں۔۔۔

زلزل میرے بچے کہاں ہو تم۔۔۔!! شائستہ کا سر چکرانے لگا۔۔۔

یہ بھی تو ہو سکتا ہے وہ گھر چلی گئی ہو۔۔۔ شائستہ کے کانوں میں نرس کی بات گونجی۔۔۔ وہ جلدی سے اٹھی اور باہر کو بڑھیں یہی سوچتے کے ضرور زل گھر چلی گئی ہوگی۔۔۔

.....

تم۔ یہاں کیوں آئے ہو۔۔۔؟ ہانیہ روم میں کھڑی سامنے دیوار پر لگی منہاج کی تصویروں کو دیکھ رہی تھی تمہاری مسکراہٹ مجھے زہر لگتی ہے ہانیہ منہاج کی ایک مسکراتی تصویر کو دیکھتی دانت پیستی بولی۔۔۔ ڈور کھلنے کی آواز پر اس نے پلٹ کر دیکھا تو سامنے ہی روم میں داخل ہوتے منہاج کو دیکھتی وہ غصے سے بولی۔۔۔

کیا مطلب کیوں آیا ہوں۔۔۔! یہ میرا روم ہے میں یہاں نہیں آؤنگا تو کہاں جاؤں گا۔۔۔ منہاج کورٹ اتارتے صوفے پر پھینکنا کندھے اچکاتے بولا۔۔۔

اچھا تو تم اس روم میں رہ لو میں یہاں ہر گز نہیں رہو گی۔۔۔ ہانیہ نارملی انداز میں بولتی ڈور کی طرف قدم بڑھانے لگی۔۔۔

کہاں جاؤ گی تم۔۔؟ تمہارے ساس سسر تو تمہیں گھر میں رکھنے تک کے لیے آمادہ ہی نہیں ہیں۔۔۔ تمہیں اب اسی روم میں رہنا ہے۔۔۔ اب مزید بحث مت کرنا کیونکہ بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور نا ہی میں بحث کرنے کے موڈ میں ہوں۔۔۔ منہاج ہانیہ کا ہاتھ پکڑتے بولا۔۔۔ ہانیہ کے بڑھتے قدم اسی وقت رک گئے۔۔۔۔۔

میں خود اپنی مرضی سے یا شوق سے یہاں نہیں آئی نا ہی میں نے تمہارے سر پر گن تانی تھی کے مجھے اپنے گھر لے چلو۔۔۔ بلکہ تم مجھے زبردستی یہاں لائے ہو اگر میرے لیے یہاں کوئی کمرہ نہیں ہے تو ٹھیک ہے میں چلی جاتی ہوں یہاں سے۔۔۔ ہانیہ منہاج کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑواتی بولی۔۔۔

URDU Novelians

تم۔۔۔ تم کیا لگا رکھی ہے۔۔۔ آپ بولو۔۔۔ منہاج سخت لہجے میں بولا۔۔۔

نہیں بولوں گی پہلے سینئر ہونے کی وجہ سے تمہیں آپ بول دیتی تھی لیکن اب بالکل بھی نہیں
--- تم ہی بولو گئی میں --- ہانیہ اٹل لہجے میں بولی ---

کہو آپ --- منہاج ہانیہ کے بازو کو مضبوطی سے تھامتے اسے اپنے روبرو کرتے بولا ---

تم زبردستی آپ تو بلوا سکتے ہو لیکن میرے دل میں اپنے لئے شوہر والا مقام نہیں بنا سکتے ---
میں کل بھی تم سے نفرت کرتی تھی منہاج آفندی اور آج بھی کرتی ہوں --- ہانیہ زخمی
مسکراہٹ ہو نوٹوں پر سجائے بولی لیکن آخر والی لائن وہ صرف سوچ ہی سکی لیکن بول نا
پائی ---

میں جانتا ہوں نفرت کرتی ہو تم مجھ سے --- منہاج کے منہ سے یہ سنتے ہانیہ نے چونکتے منہاج
کی طرف دیکھا وہ کیسے اسکے دل کی بات سمجھ گیا تھا --- اسکے بازو پر منہاج کی گرفت اور سخت
ہوئی ---

جانتے ہو پھر بھی ڈھیٹ عاشقوں کی طرح میرے پیچھے پڑے ہوئے ہو۔۔۔۔۔ ہانیہ تمسخرانہ انداز میں بولی

تمہاری غلط فہمی ہے یہ۔۔۔۔۔ منہاج آفندی تم سے پیار نہیں کرتا صرف ایک ضد تھی تم میری۔۔ جنون تھا میرا تمہیں پانا تمہیں حاصل کرنا جو میں نے مکمل کر کے دکھایا ہے۔۔۔ اور اگر تم مجھے ناملتی تو میں جان لے لیتا۔۔۔۔۔ تمہاری۔۔۔ منہاج آفندی ہانیہ کی آنکھوں میں دیکھتے بولتا آخر میں اسے اپنی طرف کھینچتا تمہاری پر زور دیتا بولا۔۔۔۔۔

نفسیاتی انسان ہو تم۔۔۔۔۔ تمہیں علاج کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔ ہانیہ اپنے بازو میں منہاج کی انگلیاں دھنستی ہوئی محسوس کرتی بولی۔۔۔۔۔ آواز میں نمی گھل رہی تھی۔۔۔۔۔

URDUNovelians

مجھے علاج کی نہیں بلکہ تمہاری ضرورت ہے۔۔۔۔۔ منہاج ہانیہ کی ٹھوڑی کو دبوچتے اسکا چہرہ اوپر کرتے گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

دونوں بانہیں میری گردن میں اب حائل کر

پاؤں پر پاؤں رکھ بن بولے مجھے قائل کر

بڑے عرصے سے بچار کھا ہے خود کو

تو زخم ہو نٹوں پر لگا مجھے گھائل کر

ہیر رانجھے والے عشق سے واقف ہوں مگر

آج طبیعت یہ کہتی ہے مجھے جاہل کر

سر سے پاؤں تک جناب میں ہیں کتنے پیچ و خم

وہ سب باریکیاں دکھا مجھے مائل کر

مل جائے گر فرصت تمہیں لڑنے جھگڑنے سے تو

میرا مشورہ ہے اس کام میں تھوڑی پہل کر

منہاج جھکتے ہانیہ کے کان کے قریب ہوتے بو جھل آواز میں بولا۔۔۔۔ ہانیہ کا دل بے ساختہ
دھڑکا چہرے کی رنگت میں سرخی پھیلی۔۔۔۔ منہاج ہانیہ کے کان کی لو کو دانتوں میں دبایا جسکی
وجہ سے اسکے منہ سے سسکاری نکلی۔۔۔۔

منہ منہاج پیچ پیچھے ہٹو۔۔۔۔ ہانیہ اپنا دایاں ہاتھ منہاج کے سینے پر رکھتی دونوں میں فاصلہ قائم
کرنے کی کوشش کرتی بولی۔۔۔۔

ہا ہا کیا ہوا۔۔۔۔؟ شیرنی منٹوں میں بیگی بلی بن گئی۔۔۔۔!!! منہاج ہانیہ کے لہجے میں کپکپاہٹ کو
محسوس کرتا ایک دلکش قہقہہ لگاتے بولا۔۔۔۔ ہانیہ کے چہرے پر جہاں پہلے شرم و حیا کے رنگ
تھے اب غصے کے تاثرات آگئے۔۔۔۔۔

URDUNovelians

بہت بے شرم انسان ہو تم۔۔۔۔ ہانیہ اپنی تذلیل پر گرجی۔۔۔۔

URDU NOVELIANS

ابھی میری بے شرمی سے تم واقف ہی کب ہوئی ہو۔۔۔۔ منہاج ہانیہ کا بازو چھوڑتے اسکی گردن میں ہاتھ ڈالتے بولا۔۔۔ اسکی آنکھوں میں خمار کو دیکھتے ہانیہ کو اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں بجتی محسوس ہوئیں۔۔۔۔

ہو سپیٹل نہیں جانا آج تمہیں۔۔۔۔؟ ہانیہ بات کو بدلتی بولی۔۔۔۔

نہیں آج بہت تھک چکا ہوں میں۔۔۔ تمہاری قربت میں سکون ملے گا مجھے اس لیے آج کا دن تمہارے سنگ گزاروں گا۔۔۔ منہاج ہانیہ کے گال کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے سہلاتے بولا۔۔۔۔

لیک لیکن مجھے ہو سپیٹل جانا ہے ایک ڈاکٹر ہوں میں مجھے بہت کام ہیں۔۔۔۔ ہانیہ غصے سے بولی۔۔۔۔

آج سے تم ہو سپیٹل نہیں جاؤ گی۔۔۔ منہاج ہانیہ کو چھوڑتے وارڈروب کی جانب بڑھا۔۔۔۔

کی کیا مطلب کیوں نہیں جاؤنگی میں۔۔۔ ہانیہ حیرت زدہ ہوتی پلٹتی منہاج کی طرف دیکھتے
بولی۔۔۔۔

کیونکہ یہ میرا حکم ہے۔۔۔ منہاج اپنا ڈریس وارڈ روب سے نکالتے بولا۔۔۔۔

میں تمہارے کسی حکم کو نہیں مانتی۔۔۔ میں نے دن رات محنت کر کے یہ ڈگری حاصل کی
ہے۔۔۔ اور تمہارے کہنے پر میں چھوڑ دوں امپا سیبل۔۔۔ ہانیہ چیختی۔۔۔ منہاج اسکی بات کو
نظر انداز کرتے ڈریس لیے واش روم میں بند ہو گیا۔۔۔ چہرے پر عجیب مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

منہاج پہلے میرا جواب دو۔۔۔ تم ایسا نہیں کر سکتے میں تمہیں ایسا ہر گز نہیں کرنے دوں گی۔۔۔
ہانیہ غصے سے چلائی لیکن آخر میں اسکی آواز بھر آئی۔۔۔ غصے سے وہ بیڈ پر بیٹھی اور کشنز کو اٹھاتے
نیچے پھینکا۔۔۔۔

.....

کہا تھا تمہیں کے یمن سے دور رہنا۔۔۔ یمن گاڑی کی طرف قدم اٹھاتے جا رہا تھا جب اسکے پیچھے پیچھے چلتی امل کو بازو سے پکڑتے اسکا رخ اپنی طرف کرتی زینشہ بولی

انہوں نے خود مجھ مجھے کہا تھا کہ ہمارے ساتھ چلو۔۔۔ امل روہانسی لہجے میں بولی۔۔۔

تم منع تو کر سکتی تھی نا۔۔۔ میں تمہارے ارادے بخوبی سمجھ رہی ہوں۔۔۔ تم یمن کو حاصل کرنا چاہتی ہو نا یہ خیال بھی اپنے ذہن سے نکال دو۔۔۔ زینشہ اسکے بازو پر پکڑ پکڑ مضبوط کرتی بولی۔۔۔ امل کی آنکھیں پانی سے بھر آئیں۔۔۔

اب رو کر یمن کے سامنے مسکین بننا چاہتی ہو۔۔۔!! زینشہ امل کی آنکھوں میں آنسو دیکھتی سٹپٹائی لیکن پھر اس پر رعب ڈالتی غصے سے بولی۔۔۔ امل جلدی سے سر نامیں ہلایا۔۔۔۔۔ زینشہ امل کا بازو چھوڑتی آگے بڑھ گئی۔۔۔ وہی کھڑی امل اپنے رخسار پر پھسلے آنسو ہتھیلی کی پشت سے پونچھنے لگی۔۔۔

اے۔۔۔۔۔ یمن نے پلٹتے دیکھا تو وہ سامنے ہی کھڑی تھی یمن کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔۔۔ قدم
وآپس لیتے وہ اے کے قریب آتے بولا۔۔۔۔۔ زنیثہ کے قدم بھی وہی رک گئے وہ جتنا یمن کو اے
سے دور رکھنا چاہتی تھی وہ اتنا ہی اس کے قریب جاتا تھا آخر یمن اس کے ساتھ ایسا کیوں کر رہا ہے
زنیثہ حیران تھی۔۔۔۔۔

جی جی۔۔۔۔۔ اے ہو نقوں کی طرح یمن کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

رک کیوں گئی ہو۔۔۔۔۔؟ یمن کے سوال پر اے نظریں جھکالیں۔۔۔۔۔ اب وہ کیا جواب دے وہ
سمجھ نہیں پار ہی تھی۔۔۔۔۔ تبھی یمن جھکتے اسے بازوؤں میں اٹھایا۔۔۔۔۔ اے کی سانسیں حلق میں ہی
کھیں اٹک گئی وہ تو بھول گئی کے سانس بھی لینا تھا۔۔۔۔۔

URDU Novelians

یمن وہ خود چل سکتی ہے۔۔۔۔۔ زنیثہ غصے پر قابو پاتی بولی۔۔۔۔۔ لیکن یمن بنا جواب دیے گاڑی کی
طرف بڑھا زنیثہ ارد گرد دیکھا۔۔۔۔۔ ارد گرد گزرتے چند کپڑاؤں کی طرف متوجہ ہو گئے

URDU NOVELIANS

تھے۔۔۔ زمنشہ یمن کے جواب نادینے کو اپنی تذلیل سمجھتی آگے بڑھی۔۔۔ اس نے سوچ لیا وہ گھر جا کر سب کے سامنے یمن سے بات کرے گی۔۔۔

.....

وہ وجود آہستہ آہستہ آگے بڑھتے ہیر کے بیڈ کے قریب گیا۔۔۔۔۔
مار دو اسے۔۔۔۔۔ اس وجود کے کان میں لگے بلوٹو تھ سے آتی آواز پر اس نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔۔۔ اپنے کورٹ سے انجیکشن نکالتے وہ ہیر کے چہرے کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ اسی وقت اسے اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا۔۔۔۔۔ اس وجود کا رنگ فٹ پڑ گیا۔۔۔۔۔
آہستہ سے اس نے پلٹتے سامنے دیکھا تو اسی وقت اسکے چہرہ پر زوردار مکار سید ہوا۔۔۔۔۔ اپنے چہرے پر ہاتھ رکھتے وہ وجود درد سے کراہنے لگا۔۔۔۔۔

کہاں ہے وہ اس وقت۔۔۔۔۔؟ براق کی بھاری غصیلی آواز گونجی۔۔۔۔۔

کو کک کون۔۔۔۔۔ کس کی بات کر رہے ہو۔۔۔۔۔ وہ وجود درد سے کراہنے ہکلاتے ہوئے بولا
براق کو دیکھتے اسکے رنگ اڑ گئے۔۔۔ ناک سے خون نکلا شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

اسے لے جاؤ تفصیل سے اسے بتاؤ نگامیں کے میں کس کی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ براق اپنے پیچھے
کھڑے گارڈ سے مخاطب ہوا۔۔۔۔۔

چھ چھوڑ مجھے۔۔۔۔۔ کہاں لے کر جا رہے ہو۔۔۔۔۔!! براق کے حکم ملتے ہی گارڈ اس وجود کو کالر
سے پکڑتے ساتھ لے جانے لگا جب وہ وجود خوفزدہ اونچی آواز میں بولا۔۔۔۔۔ گارڈ گھسیٹتے اسے
باہر لے گیا۔۔۔۔۔ براق سکون سے آنکھیں موندیں لیٹی ہیر کو دیکھا جو اس کی نیندیں سکون حرام
کر کے خود سکون سے سو رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ ابھی اسے اپنے باپ کی باتیں بھی سننے کو
ملنی ہیں۔۔۔۔۔

.....

منہاج فریش ہو کر واش روم سے باہر نکلا تو سامنے ہی روم کی حالت دیکھ کر اپنی جگہ ساکت ہو گیا۔۔۔۔۔ سرہانے فرش پر۔۔۔۔۔ وارڈروب میں منہاج کے جو کپڑے موجود تھے اس وقت وہ زمین پر بری حالت میں پڑے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

یہ کیا طریقہ ہے ہانیہ۔۔۔۔۔ منہاج ہانیہ کی تلاش میں نظریں کمرے میں دوہرائی تو وہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے سامنے ٹیبل پر پاؤں رکھے نظریں سامنے ایل ای ڈی پر چلتی مووی پر ٹکائے سکون سے بیٹھی ہوئی تھی

کون سا طریقہ۔۔۔ کیا میرے شوہر صاحب آپ ان کپڑوں کی بات کر رہے ہیں اگر انکی بات کر رہے ہیں تو جب میرے کپڑے وارڈروب میں موجود نہیں ہیں تو آپ کے بھی وہاں نہیں ہونے چاہیے۔۔۔ ہانیہ ناتواں کندھے پر بکھرے بالوں کو پیچھے جھٹکتی بولی۔۔۔ منہاج تو اس کے لہجے سے حیران ہوا۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ کچھ بولتا دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔۔۔ منہاج ہانیہ سے بعد میں نمٹنے کا سوچتے ڈور کی طرف بڑھا۔۔۔ ہانیہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی۔۔۔۔۔

URDU NOVELIANS

صاحب جی۔۔۔ منہاج ڈور کھولا تو سامنے دانش چچا کھڑے تھے جن کے چہرے پر
فکر مندی کے تاثرات تھے۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔!! سب ٹھیک ہے۔۔۔!! منہاج پریشانی سے استفسار کیا۔۔۔

بیٹ بیٹا وہ آئیں تھیں۔۔۔

کون آیا تھا۔۔۔!! دانش چچا بولتے بولتے رکے جب منہاج بولا۔۔۔

صادق صاحب کی بیوی شائستہ بی بی۔۔۔ دانش چچا کی بات سنتے منہاج شاکڈ ہوا وہ یہاں کیوں
آئیں تھیں۔۔۔

URDU Novelians

کہاں ہیں وہ۔۔۔؟ منہاج پیچھے چہرہ کرتے کمرے میں دیکھتے باہر ہوتے ڈور بند کیا اور دانش چچا
کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔ تبھی دانش نے ہمت کرتے ساری بات بتانی شروع کی

(کچھ دیر پہلے)

فائقہ لاونج میں آئی تو ڈرائنگ روم سے آتی باتوں کی آواز پر اس نے قدم ڈرائنگ روم کی طرف بڑھائے۔۔۔ روم میں داخل ہوتے سامنے کا منظر دیکھتے اسکے چہرے پر غصیلے تاثرات آ گئے۔۔۔۔

تم۔۔۔ یہاں کیسے آئی ہو۔۔۔! اور تمہیں اندر آنے کی اجازت بھی کس نے دی ہے۔۔۔۔
صوفے پر بیٹھی شائستہ کو دیکھتی فائقہ بھڑکی۔۔۔۔

فائقہ میں بات کر رہا ہوں نا۔۔۔ یاسر آفندی تھوڑے سخت لہجے میں بولے۔۔۔۔
بس کر دیں آپ تو یاسر۔۔۔ آپ کو میں نے کہا تھا نا کہ ان مان بیٹیوں کی سازش ہے۔۔۔ لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ ماں اتنی جلدی ہی آجائے گی۔۔۔ فائقہ ہاتھ کے اشارے سے یاسر آفندی کو روکتی غصے سے بولی۔۔۔۔

می میں یہاں کسی مقصد کے تحت نہیں آئی بلکہ مدد مانگنے آئی ہوں۔۔۔ میں وعدہ کرتی ہوں آج کے بعد کبھی نہیں آؤں گی۔۔۔ شائستہ کنگن بیچے لیکن پیسے پھر بھی کم تھے تبھی وہ ہمت کرتی یاسر آفندی کے در پر آئی۔۔۔ اس وقت اس کے لیے اپنی بیٹی کی زندگی سے زیادہ کچھ خاص

نہیں تھا۔۔۔۔ وہ یاسر آفندی سے بات کر رہی تھی کے فائقہ آگئی۔۔۔۔ فائقہ کی کڑوی باتیں
سنتی شائستہ یاسر کی طرف دیکھتی بھگے لہجے میں بولی

مج مجھے چند پیسوں کی ضرورت ہے۔۔۔۔ شائستہ بہت مشکل سے یہ بات منہ سے ادا کی۔۔۔۔

آگئی تم اپنی اوقات پر۔۔۔۔ پیسوں کے لیے ہی تو تم دونوں ماں بیٹیوں نے میرے بیٹے کو اپنی
باتوں میں الجھایا کے آج وہ اپنی ماں کی اپنے باپ کی بات نہیں سن رہا۔۔۔۔

خدا کے لئے میری بیٹی کے بارے میں ایسے نہیں بولو۔۔۔۔ شائستہ مزید ناسن سکی۔۔۔۔

یاسر میں اس عورت کو ایک منٹ بھی یہاں برداشت نہیں کر سکتی اسے کہو کے یہاں سے چلی
جائے ورنہ میں دھکے دے کر اسے یہاں سے نکالوں گی۔۔۔۔ فائقہ یاسر آفندی کی طرف دیکھتی
بولی۔۔۔۔ شائستہ امید بھری نظروں سے یاسر کو دیکھا۔۔۔۔

آپ جاسکتی ہیں۔۔۔۔ یاسر کھڑے ہوتے بولا۔۔۔۔ شائستہ کے چہرے پر تکلیف کے آثار
آئے۔۔۔۔

سن لیا اب جاؤ یہاں سے اور تمہاری بیٹی کو بھی جلد ہی تمہارے پاس بھیجوں گی۔۔۔۔ میرے بیٹے
کے قابل ہی نہیں ہے وہ۔۔۔۔ فائقہ گردن اکڑاتی بولی۔۔۔۔ شائستہ بے جان مورتی بنی رہ

گئی۔۔۔ کھڑی ہوتی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی وہ آگے بڑھنے لگی۔۔۔ آنکھوں سے آنسو نکلتا
اسکے گال پر پھسلا۔۔۔ وہاں کھڑے دانش چچا کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔

ساری بات سنتے منہاج آفندی جلدی سے روم میں داخل ہوتے اپنا موبائل پکڑا اور گاڑی کی کیز
لیتے کورٹ پکڑتے وہ باہر کی طرف بھاگا۔۔۔ ہانیہ حیرانگی سے روم سے جاتے ہوئے منہاج کو
دیکھا۔۔۔ اور پھر دوبارہ کندھے اچکاتے مووی دیکھنے لگی

.....

گھر کے پاس ہی رکشہ روکتے شائستہ باہر نکلی۔۔۔ لیکن جب اسکی نظر گھر کو لگے تالے پر گئی تو
اسکے جسم سے جیسے جان نکلنے لگی ہو۔۔۔ لڑکھڑاتے گرنے لگی لیکن ہمت کرتے وہ آگے بڑھی
اور گھر کا تالا کھولتے وہ اندر داخل ہوئی

زل۔۔۔ میری بیٹی تم یہیں ہونا۔۔۔ مجھے تنگ کر رہی ہونا۔۔۔ بیٹا مجھ سے ناراض ہو گئی ہو
تم۔۔۔!! دیکھو میں آگئی ہوں۔۔۔ تم بھی میرے سامنے آ جاؤ۔۔۔ شائستہ پاگلوں کی طرح
زل کے کمرے میں جاتی پھر لاونج میں آتی بولنے لگی زل کہیں دکھائی نادی۔۔۔ شائستہ کو

اچانک ہی سر میں شدید درد کی لہر دوڑتی محسوس ہوئی اور چکرانے کے باعث وہ زمین بوس ہو گئی۔۔۔۔

.....

منہاج رش ڈرائیونگ کرتے جلدی سے شائستہ بیگم کے گھر کے سامنے گاڑی روکی۔۔۔۔
دروازے پر دستک دینے لگا تو اس نے دیکھا ڈور کھلا ہوا تھا۔۔۔۔ وہ جلدی سے گھر میں داخل ہوا۔۔۔۔ سامنے صحن میں ہی زمین پر بے ہوش پڑی شائستہ کو دیکھتی وہ بھاگتے ہوئے انکے پاس پنچوں کے بل بیٹھا۔۔۔۔

چچی۔۔۔۔ چچی جان آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔ منہاج شائستہ کا گال تھپتھپاتے بولا لیکن انہوں نے کوئی حرکت ناک۔۔۔۔ اس نے جلدی سے انہیں بازوؤں میں اٹھایا اور گھر سے نکلتے گاڑی کی طرف بڑھا اسے جلد از جلد انہیں ہسپتال لے کر پہنچنا تھا۔۔۔۔

.....

منہاج ایمر جنسی وارڈ سے باہر نکلا تو چہرے پر پریشانی اور غصے کے ملے جلے تاثرات تھے۔۔۔۔۔
آنکھیں مزید حد تک سرخ ہو چکیں تھیں۔۔۔۔۔ شائستہ بیگم اس حالت میں صرف اور صرف

فائقہ کی وجہ سے پہنچی ہیں یہ سوچتے منہاج کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات آئے۔۔۔۔۔ اگر ہانیہ کو معلوم ہو کے شائستہ بیگم کو بریک ڈاؤن ہو چکا ہے تو وہ بھی تکلیف میں آجائے گی اور منہاج ہانیہ کو تکلیف میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ منہاج بے بس سا وہی کھڑا تھا جب اسے یاد آیا کہ زل۔۔۔۔۔ کیا وہ گھر ہی ہے۔۔۔۔۔ لیکن وہ تو سکول جاتی تھی۔۔۔۔۔ منہاج کلائی پر بندھی وایچ پر ٹائم دیکھا تو یقیناً اسے سکول سے چھٹی ہونے والی ہوگی۔۔۔۔۔ سوچتے ڈاکٹرز کو کچھ ہدایات دیتے اس نے قدم باہر کو بڑھائے۔۔۔۔۔

.....

یار لڑکی کی حالت سے وہ ٹھیک نہیں لگ رہی میں کہتا ہوں چھوڑ دیتے ہیں اسے۔۔۔۔۔ سامنے زمین پر گری لڑکی کو دیکھتے ایک لڑکا کرسی پر بیٹھے وجود سے مخاطب ہوا۔۔۔۔۔ اسے واقعی ہی اس لڑکی پر ترس آرہا تھا۔۔۔۔۔

URDU Novelians

ہمیں اسکی حالت سے کیا لینا ہے۔۔۔۔۔ اتنی مشکلوں سے چڑیا ہاتھ لگی ہے اور اب اسے ایسے ہی نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔۔ کرسی پر بیٹھا وجود مسکراتے بولا

زمین پر گٹھری کی مانند لیٹی زمل کھانتے ہوئے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولنے کی کوشش کرنے لگی لیکن اسکے لیے آنکھیں کھولنے بہت مشکل تھا وہ بہت کوشش کرنے کے باوجود اپنی آنکھیں نہیں کھول پارہی تھی۔۔۔ اپنی طرف سے وہ ہلنے کی بھی کوشش کرنے لگی لیکن وجود تو جیسے بے جان ہو چکا تھا۔۔۔ وہ چاہ کر بھی ہل نہیں پارہی تھی۔۔۔

یہ کھانس کیوں رہی ہے۔۔۔؟ کھڑا لڑکا خوفزدہ ہوتا بولا۔۔۔ کرسی پر بیٹھا وجود کھڑے ہوتے آہستہ آہستہ قدم اٹھائے زمل کے قریب گیا پنچوں کے بل بیٹھتے وہ زمل کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا۔۔۔

ہیلو بے بی۔۔۔ اپنی انگلی زمل کے گال پر پھیرتے وہ شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولا۔۔۔ زمل آواز سنی بلکہ وہ اپنے چہرے پر کسی کا لمس بھی محسوس کر رہی تھی لیکن اس میں اتنی سکت نہیں تھی کے آنکھیں کھول سکے۔۔۔

تم تو میری سوچ سے بھی زیادہ خوبصورت نکلی ہو۔۔۔ مسلسل زل کے چہرے کے نین نقش کو دیکھتے وہ وجود بولا

مجھے لگتا ہے یہ لڑکی ٹھیک نہیں ہے ہم اسے لے کر بھی ہو سپیٹل سے آئیں ہیں۔۔۔ اگر یہ مر گئی تو ہم پھنس جائے گے اسی لیے میں کہہ رہا ہوں اسے واپس وہیں چھوڑ آتے ہیں۔۔۔ کھڑا لڑکا پھر سے بولا

تم اپنی بکو اس بندر کھو تمہاری کیا لگتی ہے جو تمہیں اس کی فکر ہو رہی ہے اور رہی ہمارے پھنسنے کی بات تو اگر تم اس لیے ڈر رہے ہو تو بے فکر رہو۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ اس وقت یہ بے ہوشی کی حالت میں ہے جب اسے ہوش آئے گی تب اس سے ملاقات کروں گا۔۔۔ زل کے نچلے ہونٹ پر انگوٹھا پھیرتے بولا۔۔۔

تم یہیں باہر رہنا یہ لڑکی یہاں سے کہیں جانی نہیں چاہیے۔۔۔ وہ وجود کھڑے ہوتے سامنے موجود لڑکے کے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولا۔۔۔ دونوں باہر کی طرف بڑھ گئے

.....

واٹ۔۔۔ کون تھا وہ شخص۔۔۔!! موہن ٹیرس پر کھڑا موبائل کان سے لگائے گر جا۔۔۔

سر وہ خود کو انکا بھائی بتا رہا تھا حالانکہ زمل بچی کا کوئی بھی بھائی نہیں ہے۔۔۔۔ بلکہ دور دور تک انکے کوئی رشتہ دار نہیں ہیں۔۔۔۔

تم لوگوں نے اسکے گھر صبح کال کر کے نہیں پوچھا تھا کہ کیوں وہ سکول نہیں آئی۔۔۔؟ موہن کا جبر اتن گیا۔۔۔۔ نسین پھول گئیں۔۔۔۔

سسر ہم نے تو بار بار کالز کی لیکن کال ریسپو نہیں کر رہے تھے۔۔۔۔

اوکے۔۔۔ دوسری طرف کی سنتے موہن سپاٹ لہجے میں بولتے کال کٹ کی۔۔۔۔

اگر تم نے مجھ سے بھاگنے کی کوشش کی ہے تو تم نے بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔۔۔۔۔ مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا تمہیں۔۔۔۔۔ موہن غصے سے سوچتے پلٹتے آگے بڑھا۔۔۔۔۔

.....

یمن مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔ گاڑی سے نکلے یمن آگے کی طرف بڑھنے لگا جب زینشہ بولی۔۔۔۔۔ امل بھی رک گئی۔۔۔۔۔

تم جاؤ اندر۔۔۔۔۔ زینشہ امل کو دیکھتی غصے سے بولی۔۔۔۔۔ امل ایک نظر یمن کو دیکھتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔ آنکھیں بند سیکنڈ میں پانی سے بھر آئیں۔۔۔۔۔

کیا کہنا ہے تمہیں۔۔۔۔۔!! یمن سامنے جاتی ہوئی امل کی پشت کو دیکھتے بولا۔۔۔۔۔ وہ جانتا تھا اب روم میں جا کر بہت روئے گی۔۔۔۔۔

تم اس لڑکی کے قریب کیوں جاتے ہو۔۔۔ آخر چاہتے کیا ہو۔۔ کیا تم یہ بھول گئے ہو کہ تمہاری شادی مجھ سے ہونے والی ہے تم میرے سامنے ہی اس لڑکی کے ساتھ ایسے پیش آرہے ہو جیسے تمہارا اور اس کا رشتہ بہت خاص ہو۔۔۔ زینشہ یمن کے کورٹ کو مٹھیوں میں دبوچتی چیختی۔۔۔

میرا اسکا کیا رشتہ ہے اور خاص ہے یا نہیں یا پھر میں اس کے قریب جاتا ہوں یہ جاننا تمہارے لیے ضروری نہیں ہے۔۔۔ اور مجھے یاد ہے میری شادی تم سے ہونے والی ہے اس لیے بار بار مجھے یہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ یمن زینشہ کو پیچھے کرتا بولا

رات کافی ہو چکی ہے اب اپنے روم میں جاؤ۔۔۔ یمن سنجیدگی سے بولتے آگے کی طرف بڑھ گیا

تم مجھ سے دور ہو رہے ہو یمن اور یہ سب اس لڑکی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔ زینشہ بھرائی
آواز میں بولی اور پاؤں پٹختی چلی گئی۔۔۔

.....

ا۔۔۔ سمیتا کی غصیلی آواز پر امل کے اپنے روم کی طرف بڑھتے قدم رک گئے۔۔۔

جی جی پھوپھو۔۔۔ امل کانپتی آواز میں بولی اسے معلوم تھا اب پھوپھو کی باری ہے ڈانٹنے کی۔۔۔

جب میں نے تمہیں روکا تھا تو تم نے میری بات کیوں نہیں مانی تھی۔۔۔ میں تو تمہیں بہت معصوم سمجھتی تھی۔۔۔ سمیتا امل کا بازو جکڑتی اس کا چہرہ اپنی طرف کرتے بولی۔۔۔

شکر ہے آپ کو بھی معلوم ہوا کہ آپ کی بھتیجی معصوم نہیں ہے۔۔۔ اپنی پھوپھو کو بتایا نہیں تم نے کیسے یمن تمہیں اٹھا کر گاڑی میں بٹھایا تھاں بیچاری چل نہیں پارہی تھی۔۔۔ زینشہ کی آواز پر سمیتا پلٹتے پیچھے دیکھا تو زینشہ کھڑی تھی

کیا بول رہی ہے یہ۔۔۔!! میں تم سے پوچھ رہی ہوں امل۔۔۔ پھوپھو سمیتا پہلے تو دبے لہجے میں بولیں لیکن امل نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ اس کا بازو اور مضبوطی سے پکڑتی گرجی۔۔۔

وہ میس میں۔۔۔ امل روتے ہوئے بولنے لگی۔۔۔

اب یہ آنسو بہا کر تم اپنی حرکتوں پر پردہ نہیں ڈال سکتی۔۔۔ آنٹی اسے اچھی طرح سے سمجھا دیں
کے یہ یمن سے دور رہے۔۔۔ ورنہ ایسی لڑکیوں سے مجھے نبٹنا اچھی طرح سے آتا ہے۔۔۔ زینشہ
بات کے آخر میں ایک ایک لفظ چباتی غصے سے بولتی چلی گئی۔۔۔

میں تمہیں اپنے بھائی کی آخری نشانی سمجھ کر یہاں لے آئی تھی سوچا تم بہت معصوم ہو لیکن تم تو
میری ہی جڑیں اکھاڑنے میں لگی ہو اگر یہ بات سعید خانزادہ تک پہنچ گئی تو کیا جواب دوں گی میں
انہیں۔۔۔ اب اگر میں نے تمہیں یمن کے ارد گرد بھی دیکھ لیا تو میں بہت سختی سے تمہارے
ساتھ پیش آؤں گی۔۔۔ اور رہی بات یمن کی تو اس سے تو میں خود بات کر لوں گی۔۔۔ زینشہ کے غصے
سے بولنے پر امل کے رونے میں اور اضافہ ہو گیا۔۔۔

کچھ پھوپھو مجھ مجھے انہوں نے کہا تھا۔۔۔

اس نے کہا تھا تو تم منع کر دیتی۔۔۔ خیر میں خود بھی یمن سے بات کروں گی لیکن تم اب مجھے یمن
کے آس پاس دکھائی نہیں دینی چاہیے۔۔۔ میں پہلے ہی براق کی وجہ سے بہت پریشان ہوں کال

ریسیو نہیں کر رہا وہ اور اوپر سے تم نے نیا تماشہ کیا ہے۔۔۔۔۔ اب رونا بند کرو اور اپنے روم میں جاؤ۔۔۔۔۔ سمیتا سخت لہجے میں بولی۔۔۔۔۔ امل جلدی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔

یمن تمہیں کامیاب نہیں ہونے دوں گی میں۔۔۔۔۔ سعید سے بات کرنی ہی ہو گی مجھے۔۔۔۔۔ کچھ سوچتے ہوئے سمیتا بولی۔۔۔۔۔

امل روم میں داخل ہوتی ڈور بند کیے وہی زمین پر بیٹھ کر رونے لگی۔۔۔۔۔ قصور اسکا نہیں تھا پھر بھی اسے ہی باتیں سننے کو مل رہیں تھیں اور وہ شخص خود سکون سے زندگی گزار رہا تھا اسکی زندگی کا ہر لمحہ بے سکون کر کے۔۔۔۔۔ بچی لیتی وہ کھڑی ہوئی اور وارڈروب کی طرف بڑھتی اپنا نائیٹ ڈریس لیے واش روم میں بند ہو گئی۔۔۔۔۔

زل۔۔۔۔۔ زل۔۔۔۔۔ منہاج سکول گیا لیکن وہاں سے معلوم ہوا کہ وہ آج سکول ہی نہیں آئی یہ سنتے ہی منہاج جلدی سے باہر کی طرف بھاگا اور گاڑی میں بیٹھتے گھر آیا۔۔۔۔۔ پورے گھر میں دیکھنے سے بھی اسے زل کہیں نامی صحن میں کھڑا وہ پریشانی سے اپنی گردن پر ہاتھ پھیرنے لگا

۔۔۔۔۔

کہاں جاسکتی ہے۔۔۔۔!! منہاج گہری سوچ میں پڑ گیا زمل تو صرف سکول ہی جاتی تھی اگر وہ سکول بھی نہیں گئی تو پھر وہ کہاں ہے۔۔۔!! منہاج پہلے تو ہانیہ کو کال کرنے لگا لیکن پھر یہ سوچتے ہوئے ناک کے وہ پریشان ہو جائے گی۔۔۔ وہ گھر سے باہر نکلا۔۔۔ پریشانی سے چلتا وہ گاڑی میں بیٹھا یہاں سی سی ٹی وی کیمرہ بھی نہیں تھا جس سے کچھ معلوم ہو جاتا۔۔۔ شائستہ بیگم کے بھی ابھی ہوش میں آنے کے کوئی امکانات نہیں تھے۔۔۔ گاڑی سٹارٹ کرتے منہاج موبائل پکڑتے کسی کو کال ملائی اور گاڑی ریورس بیک کرتے وہاں سے چلا گیا تبھی گھر کے قریب کھڑا شخص دور کھڑی گاڑی کی طرف بڑھا۔۔۔

.....

ہاں بتاؤ کچھ پتا چلا۔۔۔؟

سراس لڑکی کی والدہ ہو سپیٹل میں داخل ہیں انکی طبیعت اچانک خراب ہو گئی تھی لیکن سراس لڑکی کی کوئی خبر نہیں ہے۔۔۔ وہ گھر میں بھی نہیں ہے اور ہو سپیٹل میں بھی نہیں ہے۔۔۔ موبائل پر آتی کال موہن نے ریسپونڈ کی موہن کے سوال پر دوسری طرف سے آواز آئی۔۔۔

یہ شخص کون ہے۔۔۔! جو سکول بھی گیا تھا اور گھر بھی۔۔۔! موہن کے چہرے کے تاثرات کافی زیادہ سنجیدہ تھے۔۔۔۔

سر مجھے یہی معلومات ملی ہیں کہ یہ لڑکا انکا کزن ہے جس لڑکی کو آپ ڈھونڈ رہے ہیں وہ بھی اسی لڑکی کو ڈھونڈ رہا ہے۔۔۔۔ یہ سنتے موہن کے چہرے پر غصے اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات آ گئے۔۔۔۔ غصے سے موبائل اس نے بیڈ کی طرف پھینکا۔۔۔۔

تم مجھ سے دور نہیں جاسکتی ڈھونڈ لو نگا میں تمہیں۔۔۔۔۔ موہن سامنے لیپ ٹاپ کی سکرین پر جگمگاتی تصویر کو دیکھتے جنونی انداز میں بولا اور کھڑے ہوتے روم سے باہر نکلا تبھی اس نے فلیٹ میں داخل ہوتے موکیش کو دیکھا۔۔۔۔

تم کہاں تھے۔۔۔۔؟ موہن سوالیہ اور تفتیشی نظروں سے موکیش کو دیکھا۔۔۔۔

وہ میسی۔۔۔۔ ہاں وہ میں انکل کے دوست سے پیپر ز لینے گیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن ان سے میری ملاقات نہیں ہو سکی۔۔۔۔۔ تم پریشان دکھائی دے رہے ہو کیا ہوا ہے۔۔۔۔؟

زمل کہاں ہے۔۔۔؟ موہن موکیش کے چہرے کو دیکھتے عجیب سا سوال کیا۔۔۔

کون زمل۔۔۔؟ موکیش کندھے اچکاتے بولا۔۔۔

تم جانتے ہو میں کس کا پوچھ رہا ہوں۔۔۔ کہاں ہے وہ لڑکی۔۔۔؟ موہن غصے سے بولتے آگے بڑھتے موکیش کی کالر جکڑی۔۔۔

تم پاگل ہو گئے ہو۔۔۔ مجھے کیا معلوم ہے کہ وہ لڑکی کہاں ہے۔۔۔!! موکیش موہن کے ہاتھ سے اپنی کالر چھڑوانے کی کوشش کرتا بولا

تم نے اسے کڈنیپ کر دیا ہے نا۔۔۔؟ موہن کی گرجدار آواز لاؤنج میں گونجی۔۔۔

میں تمہیں پاگل دکھائی دیتا ہوں میں بھلا اس لڑکی کو کیوں کڈنیپ کرواؤں گا۔۔۔ میں تو آج ہی پاکستان سے چلے جانا تھا لیکن پیپر ز آج نہیں ملے۔۔۔ موکیش بھی اس بار غصیلی آواز میں بولا۔۔۔ موہن اسکو چھوڑتے پیچھے ہٹا۔۔۔

اگر اس لڑکی کو کڈنیپ کرنے میں تمہارا ہاتھ ہوا تو میں تمہارا برا حشر کرتے ہوئے یہ بالکل نہیں سوچوں گا کہ تم میرے دوست ہو۔۔۔ موہن غرایا۔۔۔

تم اس دو ٹکے کی لڑکی کی خاطر اپنے دوست پر شک کر رہے ہو۔۔۔ موکیش غیر یقینی نظروں سے موہن کو دیکھتا بولا۔۔۔

نہیں ہے وہ دو ٹکے کی لڑکی۔۔۔ عشق کرتا ہوں میں اس سے۔۔۔ محبت ہے وہ میری۔۔۔
موہن چیخا۔۔۔۔

محبت۔۔۔!! تم یہ بات بھول گئے ہو کیا جب اس لڑکی نے سب کے سامنے تمہارے چہرے پر
تھپڑ رسید کیا تھا۔۔۔ جب اس نے اس بوڑھے شخص سے تمہاری تذلیل کروائی تھی۔۔۔ تم
نے اس سے محبت کر بھی کیسے لی...! موکیش استہزایہ مسکراتے بولا۔۔۔

محبت خود نہیں کی جاتی بلکہ یہ خود بخود ہو جاتی ہے۔۔۔ اور اب بات صرف محبت تک ہی نہیں
رہی بلکہ عشق ہو چکا ہے مجھے اس سے۔۔۔ جنون بن چکی ہے وہ میرا۔۔۔ موہن خونخوار
نظروں سے موکیش کو دیکھتے دھاڑا۔۔۔ اس کے سر پر جنون سوار ہو چکا تھا زل کو حاصل کرنے
کا جنون۔۔۔

تم ہوش میں نہیں ہو موہن۔۔۔ وہ ایک مسلمان لڑکی ہے۔۔۔ موکیش موہن کے جنونی انداز
سے خوفزدہ ہوتے بولا۔۔۔

وہ عشق ہی کیا جسے کرنے کے بعد انسان ہوش میں رہے۔۔۔ اور رہی بات مذہب کی تو کیا ہوا
مجھے وہ پھر بھی قبول ہے۔۔۔ موہن کی باتیں سنتے موکیش کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔

سمجھنے لگی لیکن پھر مونچھوں کی چھبن اور اپنے چہرے پر پڑتی گرم سانسوں سے اس نے آنکھیں کھولیں یمن کے چہرے کو دیکھتے اسکے منہ سے چیخ نکلتی لگی جب یمن نے اسکے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

چیخ کر کیوں اپنی پھوپھو کی نیندیں اڑانا چاہتی ہو۔۔۔ یمن مسکراتے بولا۔۔۔ امل کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔۔ لیکن پھر سانس بند ہونے پر وہ کسمپائی جسے محسوس کرتے یمن اسکے منہ سے ہاتھ ہٹایا۔۔۔۔

اتنا خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے کھا نہیں جاؤنگا تمہیں۔۔۔ یمن امل کے چہرے کی رنگت زرد پڑتے دیکھتے گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔ امل کے پسینے چھوٹ گئے۔۔۔۔

URDU Novelians

روئی کیوں تھی تم۔۔۔ کیا پھوپھو نے کچھ کہا تھا۔۔۔!! یمن سنجیدہ ہوتے بولا۔۔۔ امل حیران ہوئی چند سیکنڈ پہلے تو مسکرا رہا تھا اور اب اچانک ہی سیریس ہو گیا تھا۔۔۔۔ امل نے ہلکے سے سر نامیں ہلایا۔۔۔۔

پھر کیوں روئی۔۔۔؟ کیا میرے ساتھ جانا تمہیں اچھا نہیں تھا لگا۔۔۔!! یمن امل کے چھوٹے سرخ خشک پڑے ہونٹوں کو دیکھتے بولا۔۔۔ امل یمن کی نظروں کی تپش سے خوفزدہ ہوئی۔۔۔ جلدی سے سرنامیں ہلایا اس نے۔۔۔

جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔۔۔ یمن امل کی نازک کمر میں بازو ڈالتے اسے کھینچتے اپنی طرف کرتا بٹھاتے بولا۔۔۔

میں میں نہیں روئی۔۔۔۔۔ امل پیچھے کھسکنے کی کوشش کرتی بولی لیکن اس کی کمر میں ابھی بھی یمن کا بازو موجود تھا۔۔۔

URDUNovelians

جھوٹ سے اور جھوٹ بولنے والوں سے مجھے سخت نفرت ہوتی ہے مسز یمن۔۔۔۔۔ یمن پیچھے بیڈ پر لیٹتے امل کو اپنی طرف کھینچتے اس کا سر اپنے چوڑے بازو پر رکھتے بولا۔۔۔ اس وقت امل کا دل کسی زخمی پرندے کی طرح پھڑ پھڑا رہا تھا۔۔۔

می میں جھوٹ نہہ نہیں بولتی۔۔۔۔۔ امل اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کرتی بولی لیکن پھر
بھی ایک آنسو آنکھ سے نکلتے اسکے گال پر پھسلا۔۔۔

اس عورت کو تو کافی تکلیف ہوئی ہوگی میرے ساتھ تمہیں دیکھ کر اور اسکا اظہار بھی اس عورت
نے تم سے کیا ہو گا۔۔۔۔۔

وہ آپ کی ماما ہیں آپ ایسا کیسے بول سکتے ہیں۔۔۔۔۔ امل اپنی پھوپھو کے لیے یمن کے منہ سے
ایسے الفاظ سنتے بھرائی آواز میں بولی۔۔۔۔۔

تمہیں اپنی پھوپھو کے بارے میں ایسا سنتے بہت برا لگا ہے۔۔۔!! یمن سپاٹ لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

آپ کی کیا انکے بیٹے نہیں ہو۔۔۔؟ امل کے منہ سے بے ساختہ یہ سوال نکلا حالانکہ وہ یہ بولنا
نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔ لیکن اسے یاد تھا کہ اسکی پھوپھو جب کال کیا کرتیں تھیں یا پاکستان

جائیں تھیں ان سے ملنے تو وہ صرف براق کا ہی ذکر کرتی تھیں یمن کا تو کبھی انہوں نے نام بھی نہیں لیا تھا اور اب یمن کے منہ سے سمیتا کے لیے ایسے الفاظ سنتے امل نے سوال کر دیا۔۔۔ یمن اسے جواب دیے بغیر اپنا بازو اسکے سر کے نیچے سے نکالتے اس پر جھکا۔۔۔ امل نے سانس روک لی۔۔۔۔

بہت تھک گیا ہوں میں امل۔۔۔ یمن بھاری لہجے میں بولا امل کو اپنی جان نکلتی محسوس ہونے لگی۔۔۔۔

آپ جا جائیں۔۔۔ امل یمن کے شانے پر اپنا نازک ہاتھ رکھتی بھرائی آواز میں بولی۔۔۔ دن کم تھا جو رات کو بھی یہ شخص اسے اذیت دینے آگیا تھا۔۔۔

URDU Novelians

تمہاری پھوپھو چاہتی ہیں کہ میں زینشہ سے شادی کر لوں۔۔۔۔ یمن امل کے ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑتے اسکی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھاتے بیڈ سے لگائے بولا۔۔۔۔ اسی بات سنتے امل کو تکلیف ہوئی۔۔۔۔

تو کر لیں آپ ان سے شادی۔۔۔ امل آنکھیں میچتی ناچاہتے ہوئے بھی بھیگی آواز میں بولی
۔۔۔ یمن کی گرم سانسوں کی تپش سے اس کا چہرہ جھلنے لگا۔۔۔

اجازت مانگنے نہیں آیا تم سے۔۔۔ بلکہ بتا رہا ہوں کہ تمہاری پھوپھو کی پوری کوشش ہے کہ
جلد از جلد شادی ہو جائے انہیں ڈر ہے کہ کہیں میں انکی بھتیجی کو نقصان نہ پہنچا دوں۔۔۔ یمن
استہزایہ مسکراتے بولا۔۔۔

لیکن وہ جانتی نہیں ہیں کہ انکی بھتیجی اب یمن خانزادہ کی قید میں ہے ایسی قید میں جہاں سے رہائی
بہت مشکل ہے۔۔۔ یمن امل کی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکائے بولا۔۔۔ امل نے اپنی سانس
روک لی۔۔۔

کی کیا آپ پھوپھو کو بتا دو گے۔۔۔؟ امل اپنے ہاتھ یمن کے ہاتھوں سے چھڑوانے کے لیے
کسمپاتی بولی۔۔۔ بولتے ہوئے آواز بھر آئی۔۔۔

میں چاہتا ہوں کہ میرے ساتھ زینشہ سے نکاح کے بعد تمہاری پھوپھو کو ہمارے رشتہ کا پتا چلے۔۔۔ یمن نا جانے کیا سوچتے چہرے پر عجیب مسکراہٹ لاتے بولا اور امل کے گال پر لب رکھتے اسکے ہونٹوں کے قریب آیا۔۔۔ امل اسکی بات کی گہرائی کو سمجھ ناسکی۔۔۔ اسے تو یمن کے لمس پر جان نکلتی محسوس ہونے لگی۔۔۔

آ آپ مجھ سے نف نفرت کیوں کرتے ہو۔۔۔؟ یمن کا دھیان ہٹانے کے لیے وہ آہستہ سی آواز میں بولی یمن ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

کیا کرو گی تم جان کر۔۔۔؟ یمن اسکی ٹھوڑی پر لب رکھتے بولا۔۔۔ یمن کے اتنے قریب آ جانے سے امل آنکھیں موند گئی۔۔۔ اتنے قریب ہو کر سوال پوچھ رہا تھا وہ کیسے جواب دیتی اسے تو سانس لینا بھی محال لگ رہا تھا۔۔۔

آ آپ چلے کی کیوں نہیں جاتے۔۔۔ امل ہچکی لیتی بولی۔۔۔

ابھی تو آیا ہوں اور ابھی ہی جانے کا بول رہی ہو۔۔۔ یمن امل کی ٹھوڑی سے سفر طے کرے اسکی گردن پر آتے بولا۔۔۔ امل کو اپنے خشک حلق میں کانٹے چھپنے لگے۔۔۔ آخر کس جرم کی سزا بھگتنی پڑ رہی تھی اسے۔۔۔

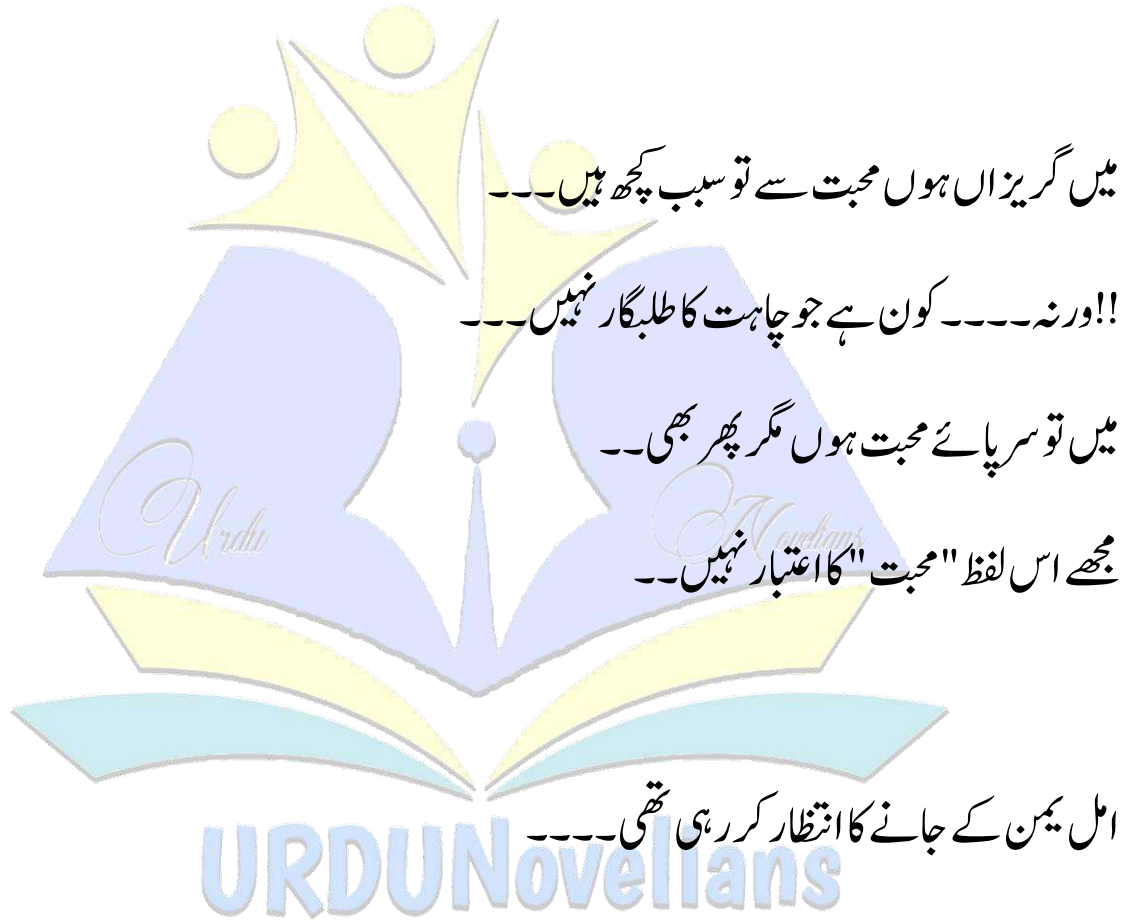
ڈر لگ رہا ہے۔۔۔؟ امل کے سانس روکنے کی حرکت کو محسوس کرتے یمن اسکی شاہ رگ پر لب رکھتے بولا۔۔۔ امل نے آنکھیں میچ لیں۔۔۔ اور ہلکے سے سر ہلایا۔۔۔

جار ہا ہوں میں۔۔۔ یمن امل کی گردن میں منہ دیتے گہرا سانس کھینچتے بولا۔۔۔ امل نے سکون کا سانس لیا کے شکر ہے وہ جانے لگا ہے۔۔۔

URDUNovelians

تمہاری زندگی افیت سے دو بھر کر دینا چاہتا ہوں۔۔۔ تمہاری سانسیں تنگ کر دینا چاہتا ہوں۔۔۔ لیکن میں چاہ کر بھی ایسا کچھ نہیں کر پاتا۔۔۔ جب بھی تمہیں دیکھتا ہوں تو دماغ میں سب ماضی کی یادیں گھومنے لگتی ہیں جی چاہتا ہے تمہیں بھی اتنی ہی تکلیف دوں جتنی میں نے

سہی ہے لیکن دل مجھے ایسے کرنے سے روکتا ہے۔۔۔ یمن امل کی گردن میں چہرہ چھپائے خیالوں
میں ہی امل سے مخاطب ہوا کیونکہ وہ امل کے سامنے اپنی دل کی حالت بیان نہیں کرنا چاہتا
تھا۔۔۔



میں گریزاں ہوں محبت سے تو سبب کچھ ہیں۔۔۔
!! ورنہ۔۔۔۔ کون ہے جو چاہت کا طلبگار نہیں۔۔۔
میں تو سرپائے محبت ہوں مگر پھر بھی۔۔۔
مجھے اس لفظ "محبت" کا اعتبار نہیں۔۔۔
امل یمن کے جانے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے فحال کچھ نہیں کرونگا۔۔۔۔۔ سو جانا آج کی رات کیونکہ کل
کی رات تو تمہیں میں سکون سے سونے نہیں دوں گا۔۔۔۔۔ یمن چہرہ اٹھاتے امل کی التجا کرتی
آنکھوں میں دیکھتا بولا۔۔۔۔۔ یمن کی بات سنتے امل نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ یمن اسکی

پیشانی پر لب رکھتے ایک نظر اسکے خشک پڑے ہونٹوں کو دیکھتا خود پر ضبط کیے پیچھے ہٹا اور اٹھتے وہاں سے جانے لگا۔۔۔ یمن کے اٹھتے ہی امل بھی جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی اور اپنے دل پر ہاتھ رکھتی گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔۔۔۔ یمن ایک مسکراتی نظر اس پر ڈالتے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

کل کیا کرنے والا تھا وہ۔۔۔!! یہی سوچتے امل مزید خوفزدہ ہونے لگی۔۔۔ اب کہاں اسے نیند آنے والی تھی۔۔۔ اسکے ذہن میں تو یمن کی باتیں ہی گھوم رہیں تھیں۔۔۔۔۔ اسے تو ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ ابھی بھی اسکے قریب ہے۔۔۔۔۔ تکیے میں منہ دیتی وہ رونے کا شغل کرنے لگی۔۔۔۔۔

.....

روم کے باہر ہی چیمبر پر بیٹھا وجود موبائل پر مصروف تھا جب مسلسل ہی اسے اندر موجود لڑکی کے کھانسنے کی آواز آنے لگی۔۔۔ پہلے تو اس نے اس کی آواز کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی لیکن شاید وہ اتنا بے حس نہیں تھا آخر کار کھڑے ہوتے اس نے روم کا ڈور کھولتے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔ روم کا ڈور کھلنے کی آواز پر اندھیرے میں ڈوبے روم میں فرش پر گرے ہوئے وجود نے تڑپتے کچھ بولنے کے لیے لب واکے لیکن آواز کہیں حلق میں ہی دب گئی۔۔۔۔۔

روم میں داخل ہوتے وجود نے دیوار پر ہاتھ مارتے لائیٹ آن کی اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے زمین پر گٹھری کی مانند پڑے وجود کے قریب جانے لگا۔۔۔ قریب جاتے ہی وہ پنچوں کے بل بیٹھا۔۔۔ اس نے جب اس لڑکی کے چہرے کو دیکھا تو اس کے رنگ اڑ گئے اس لڑکی کے ناک منہ سے خون بہہ رہا تھا۔۔۔ اور وہ مسلسل تڑپ رہی تھی۔۔۔ خوفزدہ ہوتا وہ جلدی سے اٹھا اور بھاگتے ہوئے پانی کی بوتل لایا۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے بوتل کا ڈھکن کھولتے اس نے بوتل اس لڑکی کے منہ سے لگائی لیکن اس میں اتنی ہمت باقی ہی کب رہی تھی کہ وہ پانی کا گھونٹ بھرتی۔۔۔ اس لڑکی کو تڑپتے دیکھتے اس لڑکے کو اس پر بہت ترس آیا۔۔۔

امم امی۔۔۔ ٹوٹے پھوٹے الفاظ اس لڑکی کے منہ سے کھانستے ہوئے ادا ہوئے۔۔۔ اس لڑکے نے آخر کار ہمت کرتے موبائل آن کرتے کسی کا نمبر ڈائل کیا اور موبائل کان سے لگایا۔۔۔ وہ اتنا بھی ظالم نہیں تھا کہ اپنے ہی دوست کی زندگی اجڑتے ہوئے دیکھ لیتا۔۔۔ اس دوست کے جس کے بہت احسانات تھے اس پر۔۔۔ مسلسل بیل جانے پر بھی کال ریسیو نہیں ہو رہی تھی مگر وہ بار بار کالز کر رہا تھا اسکی آنکھوں کے سامنے زمین پر پڑا وجود تڑپ رہا تھا۔۔۔

.....

موہن غصے سے روم میں داخل ہوا۔۔۔ وہ موبائل روم میں بھول گیا تھا۔۔۔۔۔ بیڈ کے قریب جاتے اس نے موبائل پکڑا۔۔۔۔۔ موبائل پر کسی ان ناؤن نمبرز کی کالز دیکھتے وہ حیران ہوا۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ خود اس نمبر پر کال کرتا اسی وقت اس نمبر سے پھر سے کال آگئی۔۔۔۔۔ موہن جلدی سے کال ریسیو کرتے موبائل کان سے لگایا۔۔۔۔۔

موہن۔۔۔۔۔ ایک جانی پہچانی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی

پردیپ۔۔۔۔۔ موہن کے لب ہلے۔۔۔۔۔ اس نے نمبر دوبارہ دیکھا یہ تو پاکستان کا نمبر تھا اور!! پردیپ پاکستان میں کیسے۔۔۔۔۔

موہن مجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔ پردیپ کی بات سنتے موہن حیران ہوا۔۔۔۔۔

میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن میں مجبور تھا۔۔۔۔۔

کس بارے میں بات کر رہے ہو۔۔۔۔۔!! پردیپ کی بات سنتے موہن سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔

تم جس لڑکی کو ڈھونڈ رہے ہو وہ اس وقت میرے پاس ہے۔۔۔ میں تمہیں لوکیشن سینڈ کر دیتا ہوں اسے لے جاؤ آکر ورنہ وہ م*ر جائے گی۔۔۔ پردیب سامنے تڑپتی ہوئی لڑکی کو دیکھتا بولا اور اسی وقت کال کٹ کر دی کیونکہ وہ جانتا تھا موہن اس وقت مزید غصے میں ہو گا۔۔۔ موہن کی رگیں تن گئیں۔۔۔ کال کٹ ہوتے ہی میسج آیا جب موہن نے چیک کیا تو پردیب نے لوکیشن سینڈ کی تھی۔۔۔ لوکیشن دیکھتے موہن غصے سے موبائل دیوار پر دے مارا۔۔۔ اس کا جھڑا تن گیا آنکھیں لہو پڑکانے کی حد تک سرخ ہو گئیں۔۔۔ نیس پھول گئیں۔۔۔ غصے سے کسی بھرے شیر کی طرح وہ باہر گیا۔۔۔ اسے جلدی وہاں پہنچنا تھا۔۔۔

.....

براق موبائل پر بار بار کالز آنے کی وجہ سے موبائل سائیلیٹ پر لگا دیا۔۔۔ اسے معلوم تھا کہ سعید خانزادہ کی کال ریسیو کرے یا سمیتا کی سوال اس سے یہی پوچھے جانے کے کہاں تھے۔۔۔! کہاں ہو۔۔۔! کال کیوں نہیں ریسیو کر رہے تھے۔۔۔! اور یہ اس وقت کسی کو بھی جواب دینے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔ چہرے پر تھکاوٹ کے تاثرات تھے تھکاوٹ ہوتی بھی کیوں نا مسلسل وہ دوراتوں سے اس انجان لڑکی کے لیے ہو سٹیل میں تھا۔۔۔ شاید وہ اس لڑکی کو اسکے گھر پہنچا

میں نے اتنا بھی فالتو سوال نہیں کیا کے کڑوے کریلے جیسا منہ بنالیا آپ نے۔۔۔ ہیر کی بات سنتے ہی براق کا جبر اتن گیا آگے بڑھتے اس نے ہیر کے بازو کو دبوچتے اسے اپنی طرف کھینچتے نیچے اتارا۔۔۔۔

آہہہ۔۔۔۔ ہیر کی ایک زوردار چیخ پورے کمرے میں گونجی۔۔۔ براق نے چونکتے اسکی طرف دیکھا۔۔۔ اس نے ہیر کے بازو پر اپنی پکڑ ڈھیلی کی۔۔۔ ہیر کی پھیلی آنکھوں کو دیکھتے براق نے اسکے بازو کو دیکھا کے کہیں اسکا بازو تو نہیں ٹوٹ گیا جتنا زور سے وہ چیخی تھی۔۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔؟ براق سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔

میرا بازو۔۔۔ ہیر اپنے بازو پر موجود براق کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتی روہانسی لہجے میں بولی۔۔۔۔ کیا ہوا ٹوٹ گیا ہے کیا۔۔۔؟ براق نے اسکے بازو کو ہلاتے بولا۔۔۔۔ آپ تو یہی چاہتے ہو ٹوٹ جائے اسی لیے ظالموں کی طرح پکڑا مجھے۔۔۔ ہیر غصہ دکھاتی بولی۔۔۔ اسکے ڈرامے کو دیکھتے براق کا سر گھوم گیا۔۔۔

اگر اپنی یہ زبان میرے سامنے زیادہ چلائی تو اس سے بھی زیادہ ظلم کرونگا تم پر۔۔۔ براق رعبدار لہجے میں بولا لیکن سامنے کھڑی لڑکی اپنے ہوش میں ہوتی تو اسکی بات کو سنجیدہ لیتی۔۔۔۔ ہیر

اپنے لبوں پر ہاتھ رکھتے اپنی ہنسی دہائی براق کو صدمہ لگا اس نے تو ہنسنے والی بات کی ہی نہیں تھی۔۔۔

کیوں ہنس رہی ہو تم۔۔۔؟ براق اسکے بازو پر پکڑ پھر سے مضبوط کرتے اسے جھنجھوڑتے ہوئے بولا۔۔۔

میں نہیں بتاؤنگی۔۔۔ ہیر کندھے اچکاتے بولی۔۔۔

بتانا تو تمہیں پڑے گا ہی۔۔۔ براق اسکی آنکھوں میں دیکھتا غصے سے بولا۔۔۔

نہیں بتاؤنگی۔۔۔ نہیں بتاؤنگی۔۔۔ ہیر نامیں سر ہلاتی بولی۔۔۔ براق مشکل سے خود پر ضبط کیے کھڑا تھا۔۔۔ صرف ڈاکٹر کی دی ہوئی ہدایات پر وہ عمل کر رہا تھا کیونکہ یہ چاہتا تھا کہ جلد از جلد یہ لڑکی ٹھیک ہو جائے اور یہ جان سکے کہ وہ لڑکا اسے کیوں مارنے آیا تھا۔۔۔ براق خاموشی اختیار کرتے ہیر کا بازو یونہی پکڑے اسے باہر لے گیا۔۔۔ اس کے پاس وقت بہت کم تھا اسے ہیر کو کسی محفوظ مقام پر چھوڑ کر جلدی ہی گھر جانا تھا

آپ نے ہار مان لی ہے نا۔۔۔! میں آپ کو خود ہی بتا دیتی ہوں میں کیوں ہنسی تھی۔۔۔ براق ہیر کا بازو پکڑے اپنے گاڑی کی طرف لایا تبھی ہی ہیر بولی

واقع تھا۔۔۔ آس پاس لمبے گھنے درخت موجود تھے۔۔۔ خاموشی اس قدر زیادہ تھی۔۔۔ جیسے کہ کبھی یہاں کسی زری روح کا گزر نہ ہوا ہو۔۔۔ وہ جلدی سے اس گھر کے اندر گھس گیا۔۔۔

پر دیب۔۔۔ اسکی گردار آواز لاؤنچ میں گونجی لیکن جواب نہ ارد۔۔۔۔۔ یہ گھر دو کمروں، اور ایک لاؤنچ پر مشتمل پرانا مکان تھا۔۔۔ ایک کمرے میں داخل ہوتا وہ مضطرب سا آس پاس دیکھنے لگا۔۔۔

اہل! وہ بے چینی سے تقریباً پھنکارا تھا۔۔۔ عنابی لب آپس میں بھیجنے وہ جلدی سے دوسرے کمرے میں داخل ہو گیا۔۔۔ جہاں پر اندھیرے نے اس کا استقبال کیا۔۔۔

یہ ایک سنسان تاریکی میں ڈوبا ہوا کمرہ تھا۔۔۔ جہاں پر روشنی کی ہلکی سی بھی لکیر موجود نہ تھی۔۔۔ دیکھنے میں یہ کوئی سٹور روم سے مشابہت رکھتا تھا، ٹوٹی پھوٹی بوسیدہ سامان، سیلن زدہ دیواریں، پرانا فرش، اور تضاد اس کمرے پھیلے اندھیرے نے اسے مزید خوفناک بنا دیا تھا۔۔۔۔۔ موہن نے دیوار پر ہاتھ مارتے سوچ کو تلاش کرنے کی کوشش کی جلد ہی اسکا ہاتھ سوچ پر لگا موہن نے لائیٹ آن کی اور اچانک ہی تاریکی میں ڈوبے کمرے میں روشنی پھیل گئی۔۔۔۔۔ موہن نے ارد گرد نظریں دوہرائیں اسکی نظریں زمین پر بے سودھ پڑی زل پر گئیں۔۔۔۔۔ زل اس وقت بکھری حالت میں زمین پر آنکھیں موندے پڑی تھی۔۔۔ موہن بھاگتے اسکے پاس جا کر بیٹھا اور اسکے سر کو پکڑتے اپنی گود میں رکھا۔۔۔۔۔ گلاب کی طرح دمکتا چہرہ مر جھا چکا تھا۔۔۔۔۔ اس نے

URDUNovelians

تم نہیں جانتی شانزے شیطان تو راتوں کو بھی نہیں سوتے۔۔۔۔ ہر وقت پریشان رہتے ہیں
۔۔۔۔ وہ اپنی بہن کو ابھی تک ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔۔ مجھے تو بہت ڈر لگ رہا ہے اگر ہیرا نہیں مل گئی
تو میرا کیا بنے گا۔۔۔۔

آپنی آپ بھی بلا وجہ ہی پریشان ہوتیں ہیں ابھی نئی نئی بات ہے جب کچھ دن اور ڈھونڈنے سے نہیں ملے گی تو خود ہی بھائی پیچھے ہٹ جائیں گے۔۔۔ میرا بھی رابطہ ان لڑکوں سے جلد ہو جائے گا۔۔۔ آپ بس فکر نہیں کریں۔۔۔ شانزے کشمائلہ کی بات سنتے بولی۔۔۔ کشمائلہ نے اثبات میں سر ہلایا لیکن وہ چاہ کر بھی خوف اپنے دل سے نہیں نکال پارہی تھی۔۔۔

گاڑی آکر ایک خوبصورت فلیٹ کے سامنے رکی۔۔۔ براق ڈور کھولتے گاڑی سے باہر نکلا۔۔۔
دوسری طرف سے ہیر بھی جلدی سے نکلی۔۔۔۔ اس نے ارد گرد دیکھا تو بہت ہی خوبصورت
مکانات وہاں بنے ہوئے تھے ہیر دیکھتے بہت خوش ہوئی۔۔۔ لیکن بولی کچھ نہیں۔۔۔ پورے

رستے بھی اس نے خاموشی ہی اختیار رکھی تھی براق تو یہی سمجھ رہا تھا کہ اسکے ڈرانے سے ڈر گئی ہے۔۔۔

براق ہیر کے ہاتھ کو پکڑتے اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

.....

اسلام و علیکم۔۔۔ سعید خانزادہ سوچوں میں گم تھے جب ان کا موبائل بجاناہوں نے کال ریسیو کی تو دوسری جانب سے مودبانہ انداز میں سلام کیا گیا۔۔۔ سعید خانزادہ نے بھی سلام کا جواب دیا۔۔۔

سر میں نے ابھی براق سر کو دیکھا ہے۔۔۔ دوسری جانب کی بات سنتے سعید خانزادہ چونکے۔۔۔ کہ کہاں دیکھا ہے۔۔۔ جلدی بتاؤ مجھے۔۔۔ سعید خانزادہ جھٹ سے بولے۔۔۔ سر وہ اپنے فلیٹ میں داخل ہوئے ہیں لیکن۔۔۔ وہ شخص بولتے بولتے رکا۔۔۔ لیکن کیا۔۔۔؟ سعید خانزادہ اسکے رکنے پر سوال کیا۔۔۔

لیکن سر وہ اکیلے نہیں تھے انکے ساتھ ایک لڑکی تھی وہ اس لڑکی کا ہاتھ پکڑے فلیٹ میں داخل ہوئے ہیں۔۔۔ سر لڑکی کے سر پر پٹی لگی ہوئی تھی۔۔۔ دوسری جانب کی بات سنتے سعید خانزادہ کے سر پر تو جیسے دھماکہ ہوا ہو۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ سعید خان زادہ بولتے موبائل رکھ دیا۔۔۔ ان کے ماتھے پر اچانک سے پڑے بل واضح نظر آرہے تھے غصے سے اٹھتے وہ کمرے سے باہر نکلتے آگے بڑھے۔۔۔

.....

براق ہیر کو لیے فلیٹ میں داخل ہوا۔۔۔ لاونج میں داخل ہوتے ہیر نے نظریں پورے لاونج میں دوہرائیں۔۔۔۔ تمہارے ڈریسز کچھ دیر تک آجائیں گے اس کے علاوہ باقی ضرورت کا سارا سامان یہاں موجود ہے اگر پھر بھی کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو مجھے کال کر لینا۔۔۔ براق کے بولنے پر ہیر نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔ کیا میں یہاں اکیلی رہو گی۔۔۔؟ ہیر حیرانگی سے بولی۔۔۔ ہاں بالکل تم یہاں اکیلے ہی رہو گی جب تک تم ٹھیک نہیں ہو جاتی اور جب تم ٹھیک ہو گی تو میں تمہیں تمہارے اصلی ٹھکانے پر پہنچا دوں گا۔۔۔ براق سنجیدگی سے ہی بولا۔۔۔ اور تھکاوٹ کے باعث وہ وہی لاونج میں موجود صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گیا اور پیچھے ٹیک لگاتے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔ لیکن مجھے یہاں اکیلے ڈر لگے گا۔۔۔ ہیر معصومیت سے بولی۔۔۔۔ براق نے آواز پر آنکھیں کھولتے حیرانگی سے ہیر کے چہرے پر معصومیت کے تاثرات دیکھے۔۔۔ میں کیا کروں۔۔۔؟ تمہیں تو شکریہ ادا کرنا چاہیے میرا کہ میں تمہیں وہاں چھوڑ نہیں آیا۔۔۔ براق استہزایہ بولا۔۔۔

آپ مجھے کیوں چھوڑنا تھا ایک بس آپ ہی تو ہو میرے آپ کے علاوہ میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔۔ ہیر روہانسی لہجے میں بولی لیکن اسکی بات سنتے براق کو جھٹکا لگا۔۔۔ واٹ۔۔۔؟ کس نے کہا تمہیں کے میں ہی ہو بس تمہارا اور کوئی نہیں ہے۔۔۔ براق صدمے سے بولا۔۔

وہ ڈاکٹر زہے نا انہوں نے بتایا تھا کہ آپ کے علاوہ میرا کوئی نہیں ہے۔۔۔۔ ہیر اس ڈاکٹر کی کہی بات یاد کرتی بولی۔۔۔ براق کی رگیں تن گئیں۔۔۔ دماغ خراب ہے اس ڈاکٹر کا۔۔۔ کان کھول کر سن لو لڑکی میں تمہارا نہیں ہو۔۔۔ میں تو تمہارا نام تک نہیں جانتا تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ جلد از جلد اپنی کھوئی یادداشت کو واپس لاؤ۔۔۔ براق کھڑے ہوتے ہیر کو دیکھتا سخت لہجے میں بولا۔۔۔ اور آرام کرنے کے لیے وہ اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ اس نے سوچا کہ وہ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد گھر چلا جائے گا کیونکہ گھر میں تو اسے آرام ملنا نہیں تھا بلکہ سعید خاں زادہ کی باتیں سننے کو ملنی تھیں۔۔۔۔

سہی کہتے تھے ڈاکٹر انکل کے آپ بہت ہی کھڑوس انسان ہو۔۔۔ پتا نہیں آپ جیسا بد دماغ انسان میرا دوست کیسے بن گیا خیر میں اب بالکل تیر کی طرح سیدھا کر دوں گی آپ کو۔۔۔ ہیر ناک سیڑتی بولی۔۔۔ وہ خود تو روم میں چلا گیا تھا لیکن اسے اسکے روم کا بتا کر نہیں گیا تھا۔۔۔

.....

سعید مجھے آپ سے ایک بہت ضروری بات کرنی تھی۔۔۔ سمیتا سیڑھیاں اترتے سعید خانزادہ کو دیکھتی بولی۔۔۔ مجھے بھی تم سے بہت اہم بات کرنی ہے سمیتا۔۔۔ آج پہلی بار سعید خانزادہ کے لہجے میں اپنے لیے اتنا غصہ سمیرانے دیکھا تھا۔۔۔ کیا ہوا سعید۔۔۔؟ آپ اتنے غصے میں کیوں ہیں۔۔۔؟ سمیتا سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا۔۔۔ غصے میں کیوں ناہوں میں۔۔۔ تمہارے اس بیٹے نے مجھے ذلیل کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔۔۔ سعید خانزادہ گرجے۔۔۔ کی کیا ہوا ہے۔۔۔؟ کیا براق نے کچھ کیا ہے۔۔۔؟ اس سے رابطہ ہوا آپ کا۔۔۔؟ سمیتا ایک ہی بار میں ٹھہرتے لہجے میں تین سوال کر دیے۔۔۔ نہیں آپ کے صاحبزادے کو عیاشیوں سے فرصت ملے گی تو وہ میری کال ریسیو کریں گے۔۔۔ اب مجھے لوگ کال کر کے بتا رہے ہیں کہ میرا بیٹا انہوں نے دیکھا ہے۔۔۔ سعید خانزادہ غصیلے لہجے میں بولا۔۔۔ کہاں ہے براق۔۔۔؟ سب کچھ ایک طرف لیکن سمیتا اپنے بیٹے کی خبر ملتے خوشی سے بولی۔۔۔ تمہیں اتنا خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میرا بیٹا ایسی بھی حرکت کرے گا۔۔۔ سعید کی بات سنتے سمیتا انہیں نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔ کیسی حرکت۔۔۔!! انہیں خوف نے آگھیرا کہ کہیں براق نے کچھ غلط تو نہیں کر دیا اور اسکی خبر سعید کو تو نہیں مل گئی۔۔۔ آپ کے۔۔۔ صاحبزادے لڑکی کو ساتھ لائیں ہیں اپنے فلیٹ میں اتنے دنوں سے وہ غائب تھا ظاہر ہے جب برے لڑکوں سے اسکی دوستی تھی تو اس پر بھی تو اثر ہونا تھا۔۔۔ ڈھیل دے رکھی

تھی تم نے اسے آج دیکھ لو نتیجہ۔۔۔ سعید خانزادہ افسوس سے بولے۔۔۔ سمیتا نے تو مشکل سے خود کو سنبھالا اسے لگا اس کا پی پی شوٹ کر گیا ہے۔۔۔ آپ کو کسی نے غلط انفارمیشن دی ہوگی براق ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔ سمیتا کے بولنے پر سعید نے غصے سے اسے دیکھا۔۔۔ تم ہمیشہ سے ہی اپنے بیٹے کی برائیوں پر پردہ ڈالتی آئی ہو اور آج بھی تم یہی چاہ رہی ہو لیکن اب مزید نہیں اسے گھر آ لینے دو میں خود اس سے بات کرونگا۔۔۔ سعید غصیلی آواز میں بولے۔۔۔ سمیتا کا حلق خشک ہو گیا۔۔۔ سعید سمیتا کی بات سنے بغیر آگے بڑھ گئے۔۔۔ اف براق تم سے اس بے وقوفی کی امید تو مجھے ہر گز نہیں تھی۔۔۔ کچھ تو کرنا ہی ہو گا ورنہ سعید خانزادہ کی نظر میں تو یمن پہلے ہی تم سے زیادہ اچھا ہے۔۔۔ سمیتا بولتے روم کی طرف تیزی سے قدم اٹھائے براق کو کال کرنے کے لیے۔۔۔

.....

زل نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولیں۔۔۔ اسے اپنے سر میں شدید درد کی لہریں دوڑتی محسوس ہو رہیں تھیں۔۔۔ کچھ دیر تو وہ یونہی آنکھیں کھولے چھت کو گھورتی رہی لیکن پھر اسے آہستہ آہستہ سب یاد آنے لگا۔۔۔ سانس لینے میں اسے ابھی بھی تکلیف ہو رہی تھی اچانک ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔۔ اس نے نظریں ارد گرد دہرائیں۔۔۔ تو ایک لمحے کے لیے اس کی عقل دنگ رہ گئی۔۔۔ کمرے میں

موجود ہر چیز اس شخص کے اعلیٰ معیار ہونے کی تصدیق کر رہا تھا۔۔ قیمتی فرنیچر، شیشے کا خوبصورت فرش، خوبصورت ڈیزائن کے پردے۔۔ دیواروں پر نصب قیمتی پینٹنگز، جس کی کولیکشن مختلف ممالک سے تھی۔۔ بائیں طرف فٹنگ پوٹ رکھی ہوئی تھی۔۔ جس میں خوبصورت رنگ برنگی مچھلیاں تیر رہی تھیں۔۔ اس نے کہنی کے بل اٹھنا چاہا تو اسے احساس ہوا کہ یہ بستر تو روئی کی طرح نرم و ملائم ہے۔۔ وہ مڈل کلاس لڑکی ایسی آسائشوں سے کوسوں دور تھی۔۔ وہ حیران ہوئی وہ کہاں تھی اس وقت۔۔ تبھی روم کا ڈور کھلا اور کوئی وجود اندر داخل ہوا۔۔ زل نے آواز پر نظروں کا رخ ڈور کی طرف کیا تو سامنے کھڑے وجود کو دیکھتے اسکی آنکھیں مزید حد تک پھیل گئیں۔۔۔۔۔

تت تم۔۔۔۔۔ زل کے لب ہلے لیکن آواز تو کہیں حلق میں ہی دب چکی تھی۔۔۔۔۔

موہن بھاری قدم اٹھاتے بیڈ کے قریب آنے لگا۔۔۔۔۔

اب کیسی ہوٹل گرل۔۔۔۔۔؟ موہن کی آواز پر زل ہوش کی دنیا میں آئی۔۔۔۔۔

آپ اتنے گرجاؤ گے مجھے یہ امید نہیں تھی۔۔۔۔۔ بہت گھٹیا انسان ہو آپ۔۔۔۔۔ زل غصے سے بیڈ سے اترتی کھڑی ہوتی چیخی۔۔۔۔۔ اس کا سانس پھول گیا۔۔۔۔۔

شش چپ۔۔۔ موہن کی آنکھوں میں خون اتر آیا آگے بڑھتے زل کے بازو کو دبوچتے وہ
گر جا۔۔۔ زل سہم گئی۔۔۔

کیا کر دیا ہے میں نے ایسا۔۔۔؟ موہن غصیلے لہجے میں بولا۔۔۔ زل کو محسوس ہوا کہ وہ دوپٹے
کے بغیر کھڑی ہے۔۔۔

اتنا گری ہوئی حرکت کرنے کے باوجود آپ پوچھ رہے ہو کہ کیا کر دیا ہے آپ نے۔۔۔!!
چھوڑیں میرا بازو گھن آرہی ہے مجھے آپ سے۔۔۔۔۔ زل ہمت جمع کرتی بولی۔۔۔ وہ کمزور
ضرور پڑ جاتی لیکن ایک غیر مسلم نے اسکا بازو پکڑا ہوا تھا یہ محسوس کرتے ہی اسکے چہرے پر
غصیلے تاثرات آگئے۔۔۔

میری وجہ سے تمہیں یہ تکلیف اٹھانی پڑی لیکن اب میرا یقین کرو میں تمہیں کبھی بھی کوئی
تکلیف نہیں پہنچے دوں گا تمہیں خود میں چھپا لوں گا میں تمہیں یہاں سے دور لے جاؤں گا بہت دور۔۔۔
موہن زل کے گال پر ہاتھ رکھتے تڑپتی نگاہوں سے اسے دیکھتا جنونی انداز میں بولا۔۔۔

دور ہٹیں مجھ سے میں ایک مسلمان لڑکی ہوں۔۔۔ تھو کنا بھی گوارا نہیں کرتی میں آپ پر اور
آپ زندگی ساتھ گزارنے کی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔ زل موہن کا ہاتھ جھٹکتی چیخی۔۔۔ بولتے
ہوئے وہ کھانسی۔۔۔

کیا ہوا ہے زل۔۔۔ میری طرف دیکھو۔۔۔ موہن زل کے پاس ہی پنجنوں کے بل بیٹھتے اسکی
ٹھوڑی کو دو بوچھے اسکا چہرہ اپنے سامنے کرتے بولا۔۔۔ زل موہن کا ہاتھ جھٹک دیا
مجھے ہاتھ مت لگائیں۔۔۔ زل کھانستی چیخی۔۔۔

میں پانی لاتا ہوں۔۔۔۔۔ م وہن مشکل سے خود کے غصے پر ضبط کرتے کھڑا ہوا اور روم سے نکلتے
کچن کی جانب بڑھا۔۔۔ زمل کھانسنے کے ساتھ رونے بھی لگی۔۔۔ اسے اپنا دل پھٹتا ہوا محسوس
ہوا۔۔۔ موہن ہاتھ میں پانی کا گلاس پکڑے زمل کے قریب آ کر بیٹھا
پانی پیو۔۔۔۔۔ موہن گلاس اسکے لبوں کے پاس کرتے بولا جب زمل سرخ بھیگی آنکھوں سے موہن
کو دیکھا اور گلاس کو ہاتھ مارتے نیچے پھینک دیا۔۔۔
نہی نہیں پینا مجھے یہ پانی۔۔۔۔۔ زمل غصے سے بولی۔۔۔۔۔ موہن کے ضبط کی حدیں ٹوٹیں۔۔۔
ٹھیک ہے تڑپو ایسے ہی۔۔۔۔۔ اگر تمہیں لگتا ہے کہ ایسے کرنے سے میں تمہیں رہا کر دوں گا چھوڑ
دو نگا تو ایسا ہرگز نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ تمہیں اب میرے پاس ہی رہنا ہے یہ اپنے چھوٹے سے دماغ
میں بات بٹھالو۔۔۔۔۔ موہن زمل کے بازو کو اپنی مضبوط گرفت میں پکڑتے غرایا۔۔۔۔۔ زمل نے
اپنی آنکھیں میچ لیں۔۔۔۔۔ موہن اسکے بازو کو چھوڑتے کھڑا ہوا اور غصے سے قدم اٹھاتے روم سے
چلا گیا۔۔۔۔۔ پیچھے زمل اپنے منہ کے آگے ہاتھ رکھتی رونے لگی۔۔۔۔۔

آپ آپنی۔۔۔ امی۔۔۔ زل کھانستے ہوئے تڑپتے ہانیہ اور شائستہ بیگم کو پکارا۔۔۔۔۔

.....

ہانیہ پورا دن روم میں بیٹھی رہی ابھی بھی وہ روم میں ہی بیٹھی سوچ رہی تھی کہ شاید منہاج آج نا آئے تو کیوں نا وہ جا کر امی اور زل کو مل آئے۔۔۔ ابھی وہ انہی سوچوں میں گم تھی کہ ڈور پر دستک ہوئی۔۔۔ ہانیہ کھڑی ہوتی دوپٹہ لیے ڈور کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔ ڈور کھولتے سامنے کھڑی فائقہ کو دیکھتے ہانیہ کے چہرے پر سنجیدہ تاثرات آئے اور سامنے کھڑی فائقہ کے چہرے پر ہانیہ کو دیکھتے نفرت کے تاثرات چھائے۔۔۔۔۔

منہاج کہاں ہے۔۔۔؟ فائقہ بات کا آغاز کیا

آپ میرے شوہر کی بات کر رہی ہیں نا۔۔۔! انہیں دراصل ایک ضروری کام آگیا تھی اسی لیے وہ ہو سپیٹل گئے ہیں۔۔۔ ہانیہ مسکراتی بولی۔۔۔۔۔

بکو اس بند کرو۔۔۔ میرے بیٹے کو تو تم اپنی باتوں میں پھنسا کر اس گھر میں لے آئی ہو لیکن میں تمہیں یہاں ہر گز ٹکنے نہیں دوں گی۔۔۔ فائقہ ہانیہ کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھتی بھڑکی۔۔۔۔۔

آپ کا بیٹا کیا چھوٹا بچہ ہے جسے میں نے اپنی باتوں میں بہلا پھسلا کر اسکے ذریعے یہاں آنا تھا۔۔۔
مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے یہاں رہنے کا وہ تو آپ کا بیٹا مجھ پر فدا ہے۔۔۔ ہانیہ طنزیہ مسکراتے
بولی۔۔۔

" میں تم ماں بیٹیوں کو اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔
آئی آپ کو کوئی حق نہیں ہے کہ آپ میری امی یا میرے کردار پر انگلی اٹھائے پہلے کی بات اور
تھی لیکن اب پہلے جیسا وقت نہیں رہا۔۔۔ شاید میں چلی جاتی یہاں سے لیکن اب تو ہر گز نہیں
جاؤنگی اگر آپ نکال سکتی ہیں تو نکال کر دیکھ لیں۔۔۔ ہانیہ فائقہ کی بات کا ٹٹی غصے سے بولی۔۔۔
جس طرح آج تمہاری ماں کو یہاں سے دوسری بار نکلوا یا ہے ویسے ہی تمہیں بھی اس گھر سے جلد
ہی چلتا کرونگی۔۔۔

امی۔۔۔ امی کیا آج یہاں آئیں تھیں۔۔۔؟ ہانیہ سنتے ہی حیرانگی سے بولی۔۔۔
بیٹی کو آئے ایک دن ہی ہوا تھا کہ محترمہ خود بھی آگئیں۔۔۔ اور تم تو ایسے انجان بن رہی ہو
جیسے کچھ جانتی نہیں ہو۔۔۔ سارا پلین کر کے ہی تو تم یہاں آئی تھی۔۔۔ فائقہ نفرت بھری نگاہ
سے ہانیہ کو دیکھتی بولی۔۔۔

آئی بس بہت ہو گیا اگر ایک لفظ مزید آپ نے بولا تو میں چھوٹے بڑے کی تمیز بھول جاؤنگی۔۔۔

ہانیہ۔۔۔۔"ہانیہ غصے سے چیخ رہی تھی کے منہاج کی سخت آواز پر اس نے چونکتے دائیں جانب دیکھا۔۔۔جہاں منہاج خون آشام نگاہوں سے ہانیہ کو دیکھ رہا تھا۔۔

اچھا ہوا منہاج بیٹا تم آگئے دیکھا تم نے کس انداز سے بات کر رہی ہے تمہاری بیوی مجھ سے میں تو یہاں کھانے کا پوچھنے آئی تھی کے صبح کا کھانا نہیں کھایا اس نے۔۔۔فائقہ بھی منہاج کی آواز پر چونکی لیکن پھر منہاج کی غصے بھری نگاہوں کو ہانیہ پر ٹکایا تو وہ روہانسی لہجے میں بولی۔۔۔ہانیہ حیرانگی سے فائقہ کو دیکھا۔۔۔۔

میں تو اسے بہو ماننے کے لیے تیار ہو گئی تھی لیکن یہی مجھے ساس ماننے کو تیار نہیں۔۔۔خیر منہاج بیٹا تم فریش ہو جاؤ میں کھانا لگواتی ہوں۔۔۔فائقہ جلتی پر تیل چھڑکنے والا کام کرتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔جبکہ ہانیہ تو دنگ رہ گئی تھی۔۔۔۔

منہاج آگے بڑھتے ہانیہ کو بازو سے پکڑے اندر کرتے روم کا ڈور غصے سے بند کیا۔۔۔

منہاج۔۔۔ہانیہ اس کی سخت گرفت پر کراہی۔۔۔

یہ کس طریقے سے بات کر رہی تھی تم ماما سے۔۔۔!! منہاج غصیلے لہجے میں بولا۔۔۔

وہ اسی قابل ہیں کے ان سے ایسے بات کی جائے۔۔۔۔بولتے ہانیہ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔

ہانیہ۔۔۔۔منہاج گر جا۔۔۔ہانیہ تو منہاج کے اس انداز کو دیکھ کر حیران ہوئی۔۔۔۔

آپ جانتے ہو گئے نا آج میری امی یہاں آئیں تھیں انہوں نے انہیں نکال دیا مجھ سے ملنے بھی نہیں دیا۔۔ ہانیہ بھرائی آواز میں بولی۔۔۔ اسی وقت اسکے بازو پر منہاج کی گرفت ڈھیلی ہو گئی۔۔۔ وہ خاموشی سے ہانیہ کے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔

بولیں جانتے تھے نا آپ۔۔۔ جیسے ابھی میرے منہ سے اپنے ماما کے لیے ایسی بات سنتے آپ کو تکلیف ہوئی ہے ویسے بھی مجھے بھی تکلیف ہوئی ہے یہ سن کر کے میری امی کو نکال دیا یہاں سے۔۔۔ ہانیہ منہاج کے سینے پر ہاتھ مارتی روتے ہوئے چیختی۔۔۔

شش۔۔۔ چپ۔۔۔ روکیوں رہی ہو۔۔۔؟ آنٹی کو کسی نے نہیں نکالا وہ اپنی مرضی سے آئیں تھیں اور اپنی مرضی سے ہی یہاں سے گئیں ہیں۔۔۔ منہاج ہانیہ کی کلائی جکڑتے اسے قریب کیا اور اسکی گردن میں ہاتھ ڈالتے اسکا چہرہ قریب کیے سنجیدگی سے بولا۔۔۔

جھوٹ بول کر خود کو اور اپنے گھر والوں کو اچھا ثابت کرنا چاہتے ہو۔۔۔!! تمہاری ماما تو یہ کہہ رہیں تھیں کہ انہوں نے نکالا ہے تو کیا وہ جھوٹ بول رہیں تھیں۔۔۔!! ہانیہ ایک پل میں آپ سے تم پر آتی استہزاء یہ لہجے میں بولی۔۔۔

مجھے تمہارے سامنے کسی کو اچھا ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ تمہیں یہی رہنا ہے تو تمہارے لیے اسی میں بہتری ہے کہ ماما کے ساتھ تمہیں سے بات کیا کرو انکی عزت کیا کرو۔۔۔ تم میرے ساتھ جیسے بھی پیش آؤ میں برداشت کر لیتا ہوں لیکن اگر میری ماما کے ساتھ تمہارا یہی

رویہ رہا تو میں برداشت نہیں کرونگا۔۔۔ منہاج ہانیہ کی کمر میں بازو ڈالتے اسے مزید قریب کرتے بولا۔۔۔

بات کو گھماؤ نہیں منہاج آفندی مجھے ابھی اسی وقت اپنی امی سے ملنا ہے۔۔۔ ہانیہ منہاج کے شانے پر ہاتھ رکھتی اسے پیچھے کرنے کی ایک ناممکن سی کوشش کرتی بولی۔۔۔

کل مل لینا آج ٹائم نہیں ہے ویسے بھی میں بہت تھک چکا ہوں اس لیے ابھی ریسٹ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ منہاج ہانیہ کے بھیگے گال کو اپنے انگوٹھے سے سہلاتے بولا۔۔۔

تم مجھے نہیں لے کر جاسکتے تو کوئی بات نہیں میں خود چلی جاتی ہوں۔۔۔ ہانیہ منہاج کو پیچھے کرنے کی کوشش کرتی بولی۔۔۔

تمہیں میری کہی بات ایک بار میں سمجھ نہیں آتی کیا۔۔۔؟ منہاج سرد بر فیلے لہجے میں بولا۔۔۔ منہاج کی گرم سانسوں کی تپش سے ہانیہ کو اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہونے لگا۔۔۔

چھوڑیں مج۔۔۔ ہانیہ منہاج کے حصار میں کسمپاتی بولنے لگی وہ ابھی بول ہی رہی تھی کے اسکی بات کو نظر انداز کرتے منہاج اس کے لبوں پر جھک گیا۔۔۔ ہانیہ کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔۔ منہاج کچھ دیر کے بعد اس کے لبوں کو آزادی بخشے پیچھے ہوا۔۔۔ شرم و حیا سے ہانیہ کی پلکیں عارضوں پر جھک گئیں۔۔۔

مما باہر ڈنر پرویٹ کرتی ہوئی جاؤ تم اور تمیز کے دائرے میں رہ کر بات کرنا وہ بھی اب تمہاری ماما ہیں۔۔ میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔ منہاج ہانیہ کے نچلے بھیکے لب پر انگوٹھا پھیرتے بھاری لہجے میں بولا

مجھے بھوک نہیں ہے۔۔ ہانیہ منہاج کا ہاتھ جھٹکتی غصے سے پلٹنے لگی کے منہاج اس کی کلائی جکڑی۔۔۔

میں نے جیسا کہا ہے ویسا کرو۔۔۔ منہاج جانتا تھا کہ ہانیہ نے صبح کا کچھ نہیں کھایا اسی لیے سختی سے بولا۔۔۔

میں سب کے ساتھ کھانا نہیں کھاؤنگی۔۔۔ ہانیہ اپنے گال پر پھسلے آنسوؤں کو ہاتھ کی پشت سے صاف کرتی بولی۔۔۔

مسئلہ کیا ہے تمہارا۔۔۔؟ جب مماتمہیں اپنی بہو تسلیم کر لیا ہے تو پھر تم ایسا بیہیو کیوں کر رہی ہو۔۔۔!! منہاج ہانیہ کے بازو کو پکڑتے اس کا رخ اپنی جانب کرتا سنجیدگی سے بولا

اگر انہوں نے مجھے اپنی بہو تسلیم کر لیا ہوتا تو وہ میری امی کو یہاں سے نازکالتی۔۔۔ مجھے انہوں نے ملنے بھی نہیں دیا۔۔۔ مجھے تو خبر تک بھی نہیں ہے صبح کی۔۔۔ ہانیہ کی بات سنتے منہاج کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔

آئی اور ماما کے درمیان میں شروع سے کچھ بدگمانیاں ہیں جس کی وجہ سے آج ماما نے ایسا کیا لیکن ہم۔۔۔ سب ٹھیک کر سکتے ہیں۔۔۔ منہاج ہانیہ کی سوئی وہی اٹکے دیکھتا بولا۔۔۔

آپ کو ایسا لگتا ہے کہ بدگمانیاں ہیں لیکن میں حقیقت سے واقف ہوں آپ کی ماما کے دل میں ہمارے لیے نفرت کے سوا کچھ نہیں ہے وہ ایک لالچی عورت ہیں جنہوں نے پیسوں کے لیے دوسروں کے گھر اجاڑے۔۔۔

ہانیہ۔۔۔۔ "ہانیہ نے ابھی بات مکمل نہیں تھی کے اسکے منہ سے اپنی ماں کے بارے میں ایسے الفاظ سنتے منہاج غصے سے زوردار تھپڑ ہانیہ کے چہرے پر رسید کیا۔۔۔ تھپڑ اتنا زوردار تھا کہ ہانیہ کے بازو پر اگر منہاج کے ہاتھ کی گرفت ناہوتی تو وہ ضرور نیچے گر جاتی۔۔۔ ہانیہ کا سر گھوم گیا۔۔۔ اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے وہ ساکت ہو گئی۔۔۔ آنکھ سے آنسو نکلتے اسکے گال پر پھسلا۔۔۔ چشمہ نیچے گر گیا۔۔۔

میری نرمی کا تم فائدہ اٹھا رہی تھی۔۔۔ میں نے تم سے کہا بھی تھا کہ میں خود کے بارے میں تو کچھ بھی برداشت کر سکتا ہوں لیکن اگر میری ماں کے بارے میں کچھ غلط کہا تو یہ میں ہرگز نہیں برداشت کر سکتا اس کے باوجود تم نے ایسی بکواس کی۔۔۔ سہی کہتی ہیں ماما تم اس لائق ہی نہیں ہو کے انکی بہو بنو۔۔۔ منہاج ہانیہ کے جبرے کو دبوچتے خونخوار نظروں سے اسے دیکھتے گر جا

بہت برداشت کر لی میں نے تمہاری بکواس اور الٹی سیدھی حرکتیں لیکن اب اگر تم نے کچھ غلط بولنے یا کرنے کی کوشش کی تو میں ایسی سزا دوں گا جو تمہارے وہم و گماں میں نہیں ہوگی۔۔۔
منہاج کی سفاکیت پر ہانیہ کی آنکھیں پانیوں سے بھر گئی۔۔۔ اسے منہاج کا چہرہ دھندلا نظر آنے لگا۔۔۔۔۔ بازو پر پکڑا اتنی سخت تھی کہ اسکو منہاج کی انگلیوں بازو میں دھنستی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں

اب اپنا حلیہ درست کرتے باہر جاؤ اور اچھی بہو کی طرح ماما سے سوری بولو۔۔۔ سمجھ گئی ہوگی اب تم۔۔۔ منہاج ہانیہ کے گال پر انگلیوں کے نشان دیکھے لیکن وہ نظر انداز کرتے اسکے گال کو تھپتھپاتے بولا۔۔۔۔۔ ہانیہ کے بازو کو یونہی مضبوطی سے پکڑے اسے سائیڈ پر کیا اور خود وارڈ روب کی طرف بڑھ گیا اپنا ڈریس لیے وہ واش روم میں بند ہو گیا۔۔۔ ہانیہ روتے ہوئے غصے سے دیوار پر ہاتھ مارا لیکن دیوار پر ہاتھ زور سے لگنے کی وجہ سے وہ کراہی۔۔۔ منہاج کی پکڑ میں اتنی سختی تھی کہ ہانیہ کو ایسا لگ رہا تھا جیسے اسکا بازو ابھی اس کی گرفت میں ہے۔۔۔ نیچے جھکتے ہانیہ زمین سے اپنا چشمہ پکڑا۔۔۔۔۔ اسے تو لگا تھا کہ اب سب ٹھیک ہو گیا ہے خوشیاں جو ان سے روٹھ کر بہت دور چلی گئیں تھیں وہ واپس لوٹ آئیں ہیں لیکن ان خوشیوں کے آتے ہی یہ شخص

بھی اسکی زندگی میں آگیا۔۔۔ اس بار ان خوشیوں کے ساتھ ساتھ اسکی ماں بہن سکون سب چھین لیا اس سے۔۔۔ ہانیہ نے نفرت بھری نگاہ واش روم کے بند دروازے پر ڈالی۔۔۔

.....

یمن بیٹا مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ سعید خانزادہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے یمن کو دیکھتے بولے۔۔۔

جی کہیے ڈیڈ۔۔۔ یمن نے ایک نظر وہاں بیٹھیں مسکراتی سمیتا کو دیکھا اور پھر سعید خانزادہ کے پاس ہی صوفے پر بیٹھتے بولا۔۔۔

بیٹا میں یہ بات ابھی کرنا تو نہیں چاہتا تھا لیکن مجھے اور تمہاری موم کو یہی وقت مناسب لگ رہا ہے۔۔۔ میں نے سوچا ہے کہ اب تمہاری اور زینشہ کی شادی کر دی جائے۔۔۔ سمیتا بھی یہی چاہتی ہے۔۔۔ بیٹا میں نے سمیتا سے کہا کہ یمن کی رائے لینا بھی ضروری ہے۔۔۔ سعید خانزادہ کی بات سنتے یمن نے سنجیدگی سے سمیتا کو دیکھا جس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

ڈیڈ میں اتنی جلدی شادی کرنا تو نہیں چاہتا تھا لیکن آپ نے کہا ہے تو میری طرف سے ہاں ہی سمجھے۔۔۔ آپ مجھے آج بھی نکاح کرنے کو کہے گے تو میں انکار نہیں کرونگا۔۔۔ یمن یو نہی سمیتا

کو دیکھتے مسکراتے بولا۔۔۔ سمیتا کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی اسے یقین تو نہیں تھا
کے یمن اتنی آسانی سے مان جائے گا۔۔۔

یہ ہوئی نابات میرے بیٹے مجھے فخر ہے تم پر۔۔۔ تم نے ہمیشہ میری بات کی لاج رکھی ہے ایک
براق گدھا ہے میری ناک کٹوانے میں لگا ہوا ہے۔۔۔ سعید خانزادہ بات کے آغاز میں یمن کے
چوڑے کندھے پر ہاتھ رکھتے مسکراتے بولے لیکن آخر میں براق کو یاد کرتے اور اسکا ذکر کرتے
انکے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات چھا گئے۔۔۔

سعید آپ فکر نہیں کریں وہ بھی شادی کے بعد ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ سمیتا اپنے لاڈلے بیٹے
کے بارے میں ایسا سنتی جلدی سے بولی
اس سے شادی کروا کر میں کسی بچی کی زندگی ہر گز برباد نہیں کرونگا۔۔۔ سعید غصیلے لہجے میں
بولے۔۔۔

اب اتنا بھی گیا گزرا نہیں ہے میرا بیٹا اور میں نے تو اس کے لیے ایک لڑکی بھی سوچ رکھی ہے جو
اسے بالکل ٹھیک کر دے گی۔۔۔ سمیتا بات کے اختتام پر مسکرائی۔۔۔ لیکن اسکی بات سنتے
یمن اور سعید دونوں نے بیک وقت سنجیدگی سے اسے دیکھا۔۔۔

کس لڑکی کو سوچ رکھا ہے آپ نے اپنے بگڑے بیٹے کے لیے۔۔۔!! سعید آئی برواچکاتے
بولا۔۔۔

ارے میری اپنی بھتیجی امل۔۔۔ ایک بار اسکی شادی ہو جائے براق سے دیکھئے گا بالکل سدھر
جائے گا آپ کا بیٹا۔۔۔ سمیتا کے منہ سے امل کا نام سنتے یمن کے چہرے کے تاثرات سرد
برفیلے ہو گئے۔۔۔ ماتھے کی رگیں تن گئیں

وہ تو ابھی چھوٹی ہے سمیتا۔۔۔ اور تم اپنے بیٹے سے بھی اچھی طرح واقف ہو کو مزاج کا ہے
وہ۔۔۔ سعید کو تو یقین نہیں آ رہا تھا کہ سمیتا ایسے کہے گی۔۔۔

سعید میں نے بہت سوچ سمجھ کر ہی یہ بات کی ہے۔۔۔ امل ہی اس گھر کی چھوٹی بہو بنے گی۔۔۔
آپ اپنی بھانجی سے اپنے بڑے بیٹے کی شادی کرنے لگے ہیں اور میں اپنی بھتیجی سے اپنے بیٹے کی
شادی کرونگی۔۔۔ وہ چھوٹی ضرور ہے لیکن سمجھدار ہے۔۔۔ سمیتا یمن کو دیکھتی شاطرانہ
مسکراہٹ چہرے پر لاتی بولی۔۔۔

ٹھیک ہے اس بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے فلحال تو یمن کی شادی کی تیاریاں شروع کی
جائیں۔۔۔ سعید خانزادہ گہر اسانس کھینچتے بولے اور آخر میں مسکرا دیے۔۔۔

ٹھیک ہے ڈیڈ میں اب چلتا ہوں۔۔۔۔۔ یمن کھڑے ہوتے سنجیدگی سے بولا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔ سمیتا کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔۔۔۔

آپ بے فکر رہیں سعید۔۔۔ یمن میرا بھی بیٹا ہے شادی تو ہم بہت دھوم دھام سے کریں گے۔۔۔ سمیتا عجیب مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولی۔۔۔ سعید خانزادہ سر اثبات میں ہلایا براق سے رابطہ ہوا تمہارا۔۔۔؟ سعید نے سوالیہ نظروں سے سمیتا کو دیکھا۔۔۔۔۔

وہ ہاہاں میری ہوئی تھی بات اس سے وہ بول رہا تھا کہ وہ لڑکی اسکی فرینڈ ہے۔۔۔ جیسا ہم سوچ رہے ہیں ویسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ سعید کے سوال پر سمیتا سٹپٹائی اور جھوٹ بول گئی حالانکہ براق کا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا۔۔۔۔۔

اسے گھر آنے کا نہیں کہا تھا کیا۔۔۔!! ابھی تک وہ گھر نہیں آیا۔۔۔ سعید سنجیدگی سے بولا ایک ایمپورٹنٹ کام تھا اسے آجائے گا کچھ دیر تک۔۔۔۔۔

کوئی ایمپورٹنٹ کام نہیں ہے بس بہانے ہی ہیں ضرور اپنے دوستوں کے ساتھ ہو گا۔۔۔ سعید غصیلے لہجے میں بولے سمیتا خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔

.....

کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟ یمن کی آواز پر امل وہی رک گئی۔۔۔

میں میں پانی پینے کے لیے کچ پکن میں جارہی تھی۔۔۔ امل انگنتی بولی۔۔۔ یمن قدم بڑھاتے
اسکے قریب گیا۔۔۔

صبح کی کہاں تھی تم۔۔۔؟ یمن سخت لہجے میں بولا۔۔۔ سمیتا کی کہی بات ابھی بھی اس کے ذہن
میں گھوم رہی تھی اور اسکے غصے کو مزید بڑھا رہی تھی
میں میں سکول گئی تھی۔۔۔ امل حیران تھی کے یمن جانتا بھی تھا ہے یہ کدھر تھی پھر بھی ایسا
سوال۔۔۔

کس کے ساتھ گئی تھی۔۔۔؟ یمن کے ایک اور سوال پر امل نے ایک قدم پیچھے لیا
میں میں پھو پھو کے ساتھ۔۔۔ امل ہکلاتی بولی۔۔۔
اگر تمہاری پھو پھو نے تم سے تمہاری شادی کی بات کی تو صاف صاف انکار کرنا ہے تمہیں۔۔۔
یمن سپاٹ لہجے میں بولا۔۔۔

کی کیوں۔۔۔!! جلد بازی میں امل کے منہ سے نکل گیا۔۔۔ یمن کے چہرے پر غصیلے تاثرات
دیکھتے اسے اپنے خشک حلق میں کانٹے چبھنے لگے۔۔۔

کیونکہ تم یمن خانزادہ کی ہو۔۔۔ یمن امل کے دونوں بازوؤں کو پکڑتے پیچھے کی جانب لے جا کر اپنے مضبوط ہاتھ کی قید میں سختی سے جکڑتے بولا۔۔۔ امل تو اس اچانک افتاد پر کچھ سمجھنا پائی۔۔۔

بولو کس کی ہو۔۔۔؟ یمن امل کے چہرے کی اڑی رنگت کو دیکھتے سر دلچے میں بولا۔۔۔ آپ کی ہوں۔۔۔ امل نظریں جھکائے کانپتی آواز میں بولی۔۔۔

میری آنکھوں میں دیکھ کر بتاؤ کیوں کرو گی انکار اپنی پھوپھو کو۔۔۔؟ یمن امل کے لرزتے ہونٹوں کو دیکھتا سخت لہجے میں بولا۔۔۔ لیکن امل نے نظریں نا اٹھائیں۔۔۔

میری بات تمہیں سنائی نہیں دی۔۔۔ یمن کے لہجے کے ساتھ ساتھ اسکی گرفت میں بھی سختی آئی۔۔۔

کی کیونکہ میں آپ کی ہوں۔۔۔ امل دھیرے سے پلکیں اٹھائیں سامنے کھڑے پہاڑ جیسے وجود کی آنکھوں میں دیکھتی بولی۔۔۔ لہجے میں کپکپاہٹ تھی۔۔۔

پھر سے کہو۔۔۔ یمن اس کے چہرے میں کھوئے گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔

آپ کی ہوں۔۔۔ امل خوفزدہ سی بولی۔۔۔ اور نظریں جھکالیں

اسے اپنے ماتھے پر اسکی مونچھوں کی چھبیں اور لمس محسوس ہوا وہ آنکھیں میچ گئی۔۔۔ آج پہلی بار اسے اسکے لمس میں سکون محسوس ہوا تھا۔۔۔

ہاں بس آپ کی ہوں۔۔۔ اس کے لبوں سے خود بخود یہ الفاظ ادا ہوئے اور چہرے پر شرم و حیا کے کئی رنگ بکھرے۔۔۔

.....

امل کے ہونٹوں سے ادا ہوئے الفاظوں کو سنتے یمن کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ آئی۔۔۔ امل کی نازک کمر میں بازو ڈالتے اسے قریب کرتے یمن اسکے کان کے پاس کچھ بولنے کے لیے جھکا۔۔۔ امل کا دل بے ساختہ دھڑکا۔۔۔

کل نکاح ہے میرا۔۔۔ یمن کی بات سنتے امل نے سانس روک لی۔۔۔ امل کے لبوں پر جو دھیمی سی مسکراہٹ تھی وہ اچانک غائب ہو گئی۔۔۔

زنیشہ کے ساتھ۔۔۔ یمن کے لبوں سے باقی کے الفاظ ادا ہوئے۔۔۔ وہ بولتے پیچھے ہٹا اور ہکا بکا کھڑی امل کے چہرے کو دیکھا جو پتھر کی مورتی بنی ساکت کھڑی تھی۔۔۔

آپ شش شادی۔۔۔

ہاں میں شادی کرنے لگا ہوں اس لڑکی سے جس سے میں نے محبت کی۔۔۔۔۔ یمن مسکراتے
بولا۔۔۔۔۔ امل تو یمن کے لبوں پر مسکراہٹ دیکھ کر حیران ہوئی۔۔۔۔۔

یمن۔۔۔۔۔ آئی لو یو۔۔۔۔۔ تم سوچ بھی نہیں سکتے میں کتنی خوش ہوں۔۔۔۔۔ مجھے ابھی ابھی
معلوم ہوا کہ ہماری شادی طے ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ زینشہ یمن کو ڈھونڈتی سیڑھیاں اترتے لاؤنج
میں آئی تو امل کے پاس کھڑے یمن کو دیکھتی بھاگتے ہوئے اسکے قریب آتی اسکا ہاتھ تھامتے
خوشی سے چیختی۔۔۔۔۔

میں بھی بہت خوش ہوں۔۔۔۔۔ یمن امل کے چہرے سے نظریں ہٹاتے زینشہ کو دیکھتا بولا۔۔۔۔۔
مجھے تم سے بہت باتیں کرنی ہیں۔۔۔۔۔ تم مجھے شاپنگ پر بھی لے کر چلو گے۔۔۔۔۔ چلو میرے
ساتھ۔۔۔۔۔ زینشہ امل کو مکمل طور پر نظر انداز کرتی یمن کے بازو کو پکڑے اسے ساتھ لے
جانے کے لیے کھینچتے بولی۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔ یمن زینشہ کے چہرے پر خوشی کے تاثرات دیکھتے متبسم ہوتے بولا اور پھر خود کو تکتی
امل کو دیکھا جو ساکت کھڑی بنا پلکیں جھپکائیں یمن کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ یمن امل پر ایک گہری
نگاہ ڈالتے پلٹتا زینشہ کے ساتھ جانے لگا۔۔۔۔۔

اٹل خود سے دور جاتے یمن کی پشت کو دیکھنے لگی۔۔۔ زینشہ پلٹتے استہزاء یہ مسکراہٹ لبوں پر
سجاتے اٹل کو دیکھتے آنکھ ونک کی۔۔۔

ربا تیری خدائی ہائے یاد ہے آئی
دل یہ دیتا دہائی غم سے دے تو رہائی
حال کیسے سناواں روگ کیسے نبھاواں
ربا قسمت میں رونا کیوں لکھا

.....
موہن یار تم آج سوئے نہیں۔۔۔!! موہن لاونج میں صوفے پر بیٹھا سوچوں میں گم تھا تبھی
موکیش لاونج میں داخل ہوا اور موہن کو دیکھتے خود کو ریلیکس کرتا بولا۔۔۔
تم کہاں سے آرہے ہو۔۔۔؟ موہن پتھر یلے لہجے میں بولا چہرے کے تاثرات انتہائی حد تک
سنجیدہ تھے

اکیلا تھا میں یہاں۔۔۔ تم بھی کہیں گئے ہوئے تھے تو میں باہر چلا گیا۔۔۔ موکیش زبردستی
مسکراتا بولا۔۔۔ اسے اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں بجتی محسوس ہوئیں کہیں وہ لڑکی موہن کو

تو نہیں مل گئی۔۔۔!! موکیش کے ذہن میں خیال آیا۔۔۔ اسکی پیشانی پر پسینے کے ننھے ننھے
قطرے نمودار ہونے لگے۔۔۔

تم نے ہی پردیپ کو پاکستان بلوایا ہے نا۔۔۔!! موہن سنجیدگی سے بولا آنکھیں غصے سے سرخ ہو
چکیں تھیں۔۔۔ نسیں پھول گئیں ہوئیں تھی جس کی وجہ سے وہ واضح نظر آرہیں تھیں جبر اتنا
ہوا۔۔۔ موکیش کے رنگ اڑ گئے۔۔۔

ک کیا ہوا ہے۔۔۔؟ موکیش ہکلاتے ہوئے بولا۔۔۔

میں نے تم سے جو پوچھا ہے اسکا جواب دو۔۔۔۔۔ موہن بھینچے لہجے میں غصے سے بولا۔۔۔

نہیں۔۔۔ می میں اسے کیوں یہاں بلواؤں گا۔۔۔! میرا تو اس سے کوئی رابطہ بھی نہیں ہوا جب
سے میں پاکستان آیا ہوں۔۔۔ موکیش ہلکا سا سر نامیں ہلاتے بولا۔۔۔

جھوٹ۔۔۔ جھوٹ بول رہے ہو تم۔۔۔ موہن سامنے ٹیبل پر رکھے گلاس کو نیچے پھینکتے کھڑا ہوا
اور موکیش کی طرف بڑھتا گر جا۔۔۔

تم نے ہی بلوایا ہے پردیپ کو۔۔۔ صرف میں اور تم ہی اس لڑکی کے بارے میں جانتے
تھے۔۔۔۔۔ جان سے ما* ردو نگا میں تمہیں۔۔۔ موہن موکیش کی کالر کو جکڑتے غراتے اسکے
چہرے پر ایک مکار سید کیا۔۔۔۔۔ موکیش کو لگا جیسے اسکا جبر اہل گیا ہو۔۔۔۔۔ وہ کراہا۔۔۔۔۔

موہن تم تم کس بارے میں بات کر رہے ہو میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔ موکیش خود کو سنبھالتا جلدی سے بولا۔۔۔ ورنہ موہن کی حالت سے لگ رہا تھا کہ وہ واقعی ہی اس کی ٹکٹ کاٹ دے گا۔۔۔

آخر کیوں کیا تم نے ایسا۔۔۔؟ تم تو میرے دوست تھے تم جانتے تھے کہ میں عشق کرنے لگا ہوں اس سے اس کے باوجود تم نے اسے تکلیف پہنچانے کی پوری کوشش کی۔۔۔! موہن بھرے شیر کی مانند دھاڑا۔۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا موہن۔۔۔ کچھ نہیں کیا میں نے۔۔۔ میں تو جانتا بھی نہیں ہوں کہ ہوا کیا ہے۔۔۔!! اور میں تیرا دوست ہوں تمہیں کیا مجھ پر تھوڑا سا بھی بھروسہ نہیں ہے۔۔۔! موکیش چیخا۔۔۔

نہیں ہے مجھے بھروسہ تم پر۔۔۔ پردیپ کو تم نے نہیں بلوایا تو اس لڑکی کے بارے میں اسے خواب آیا تھا۔۔۔!! موہن غصے سے بولا۔۔۔

میرا یقین کرو میں نے پردیپ کو نہیں یہاں بلایا۔۔۔

پر دیپ کو تو میں ڈھونڈ نکالوں گا اور جس جس نے اسے یہ سب کرنے کا کہا اور جس جس نے اسکی یہ سب کرنے میں مدد بھی کی ہے ان سب کو نہیں چھوڑنگا۔۔۔ تم چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔ موہن غصے لہجے میں بولتا آخر میں موکیش کو جانے کا اشارہ انگلی سے کرتے بولا۔۔۔ لی لیکن موہن۔۔۔

میں نے کہا چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔ موکیش گر جا۔۔۔ موکیش اس وقت یہاں سے جانا ہی مناسب سمجھا۔۔۔ وہ پلٹتے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

موہن گھر اسانس فضا کے سپرد کیا۔۔۔ موکیش کے ساتھ اسکی دوستی بچپن سے تھی اسی لیے موہن اس بات پر یقین نہیں کر پارہا تھا کہ موکیش ایسا کر سکتا ہے۔۔۔ اسے اب پر دیپ کو بھی ڈھونڈنا تھا۔۔۔ موہن کو اچانک یاد آیا کہ وہ غصے سے روم سے نکل آیا تھا اور دوبارہ گیا ہی نہیں۔۔۔ اسے بھوک لگی ہوگی یہی سوچتے موہن کچن کی طرف بڑھا۔۔۔

URDUNovelians

براق کہاں تھے تم۔۔۔ ہیر موبائل کو ہاتھ میں پکڑے دیکھ رہی تھی کہ اچانک ہی موبائل کی سکرین جگمگائی۔۔۔ ہیر نے کال ریسیو کی اور موبائل کان سے لگایا۔۔۔ کال ریسیو کرتے ہی دوسری طرف سے کسی خاتون کی آواز آئی۔۔۔

براق بیٹا تم ٹھیک تو ہو۔۔۔؟ بول کیوں نہیں رہے۔۔۔؟ سمیتا کی گھبراہٹی آواز پھر سے آئی۔۔۔

براق کون ہے۔۔۔؟ ہیرا رد گرد دیکھتی بولی۔۔۔

تم کون ہو اور میرے بیٹے کا موبائل تمہارے پاس کیا کر رہا ہے۔۔۔؟ ہیرا کی آواز سنتے سمیتا پریشانی اور غصے کے ملے جلے تاثرات چہرے پر سجائے بولی۔۔۔ ہیرا نے موبائل کان سے ہٹاتے نام پڑھا تو ماما لکھا ہوا تھا

اوہ تو یہ اس کھڑوس کی ماما ہیں۔۔۔ ہیرا کے لبوں پر مسکراہٹ آئی۔۔۔

براق سو رہے ہیں آپ مجھ سے بات کر لیں۔۔۔ ہیرا مسکراتی بولی۔۔۔

واٹ۔۔۔ سمیتا کو گہرا صدمہ لگا۔۔۔

تم کون ہو۔۔۔؟ اور میرے بیٹے کے پاس کیا کر رہی ہو۔۔۔؟ سمیتا لب بھینچے غصے سے بولی۔۔۔

میں انکی۔۔۔ آہ۔۔۔ روم سے نکلتے براق ہیرا کی آواز سنتا اسی طرف آیا اور سامنے ہی ہیرا کو موبائل

کان سے لگائے دیکھتے وہ چونکتا جلدی سے اسکے قریب گیا اس سے پہلے کے وہ مزید بولتی براق

پیچھے سے ہی اسکے ہاتھ سے موبائل پکڑ لیا۔۔۔

ماما۔۔۔ براق کال کو دیکھتے موبائل کان سے لگایا اور غصے سے ہیر کو گھورنے لگا جو آنکھیں پھاڑے
براق کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

براق یہ سب ہو کیا رہا ہے۔۔۔؟ کون ہے یہ لڑکی۔۔۔؟ اور کہاں ہو تم۔۔۔؟ سمیتا براق کی
آواز سنتی جلدی سے بولی لہجہ سخت تھا۔۔۔۔

ماما میں اپنے دوست کے گھر ہوں اور یہ میرے دوست کے گھر کی میڈ ہے۔۔۔ موبائل میں باہر
لاؤنچ میں ہی بھول گیا تھا اسی لیے کال اس نے ریسیو کر لی۔۔۔۔ براق کے منہ سے اپنے لیے میڈ
کا لفظ سنتے ہیر کا منہ صدمے سے کھل گیا

! جھوٹ بول رہے ہو براق۔۔۔ تم فلیٹ میں موجود ہونا۔۔۔۔

کس نے آپ کو ایسا کہا۔۔۔؟ براق غصے سے ہیر کو دیکھنے لگا کہ جیسے یہ بھی ہیر نے ہی سمیتا کو بتایا
ہو۔۔۔۔

براق مجھے سب کچھ سچ سچ بتاؤ۔۔۔ یہ لڑکی کون ہے جو تمہارے ساتھ ہے۔۔۔ سمیتا کی بات سنتے
براق کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔۔۔

ماما میں گھر آتا ہوں پھر بات کرتا ہوں آپ سے۔۔۔ براق بولتے سمیتا کی سنے بغیر کال کٹ کر
دی۔۔۔

کیا ضرورت تھی ماما کو بتانے کی کہ ہم کہاں ہیں۔۔۔ براق سرد لہجے میں بولا
میں نے انہیں کچھ بھی نہیں بتایا میں تو ابھی بات کرنی شروع کی کہ آپ آگئے اور یہ آپ غصہ
کسے دکھا رہے ہو غصہ تو مجھے ہونا چاہیے آپ نے مجھے ایک ملازمہ کہا میں تو آپ کی دوست
ہوں۔۔۔ ہیر اپنی کمر پر ہاتھ رکھتی غصیلے لہجے میں بولی۔۔۔ براق اس کا یہ انداز دیکھ کر حیران
ہوا۔۔۔

آواز نیچی رکھ کر مجھ سے بات کرو۔۔۔ یہ میری مجبوری ہے کہ میں تمہیں برداشت کر رہا ہوں
ورنہ ابھی اٹھا کر باہر پھینک دیتا۔۔۔ براق سخت لہجے میں بولا۔۔۔
میں کوئی چیز نہیں ہوں جسے آپ باہر پھینک دو گے اور یہ گھر صرف آپ کا ہی نہیں میرا بھی ہے
آپ کا تو پتا نہیں لیکن اگر آپ نے مجھ سے ایسے ہی سخت رویے سے بات کی تو میں پکا آپ کو اٹھا
کر باہر پھینک دوں گی۔۔۔ ہیر اپنے کندھے پر موجود بالوں کو پیچھے جھٹکتی بولی۔۔۔

واٹ۔۔۔ آریو سیریس۔۔۔؟ براق شاکڈ سا بولا

آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ جیسے سڑے مزاج کے انسان سے مزاق کروں گی۔۔۔!! ہیر منہ
بناتی بولی

تم جانتی نہیں ہو مجھے تمہاری ایسی حرکتوں کو میں بہت مشکل برداشت کر رہا ہوں اگر زیادہ زبان چلائی تو جہاں سے تم مجھے ملی تھی وہیں پھر سے چھوڑ آؤنگا۔۔۔ براق ہیر کا بازو دبوچتے دبے لہجے میں غصے سے بولا۔۔۔ ہیر کی آنکھیں اسی وقت پانی سے بھر گئیں۔۔۔ براق دیکھ کر ساکت ہو گیا۔۔۔۔

آپ بہت ہی عجیب انسان ہو مجھے یہاں لایا ہوا بھوکا تب کار کھا ہوا خود تو آرام سے سو گئے اور اب آپ کو چاہیے مجھے کچھ کھانے کو دیں الٹا مجھ پر غصہ ہو رہے ہیں۔۔۔ ہیر براق کی آنکھوں میں دیکھتی ناک سکیڑتی بولی۔۔۔ براق کا دماغ گھوم گیا۔۔۔

میں تمہارا ملازم نہیں ہوں نا ہی تمہارا شوہر ہوں جو تمہارے نخرے اٹھاؤ۔۔۔ اور یہ جھوٹے آنسو بہا کر تم خود کو میرے سامنے معصوم ثابت کرنا چاہتی ہو۔۔۔! لیکن میں تم جیسی لڑکیوں کو جانتا ہوں اور تمہیں تو میں لایا بھی ایسی جگہ سے ہوں جہاں شریف گھر کی لڑکیاں تو جاتیں نہیں ہیں اس لیے یہ معصومیت کا ڈرامہ تو میرے سامنے بالکل بھی نہیں کرنا۔۔۔ وہ کچن ہے وہاں جاؤ اور خود کھانا بنا کر کھاؤ۔۔۔ براق ہیر کے جبرے کو دبوچتا آخر میں کچن کی طرف اشارہ کرتے غصے سے بولا اور جانے کے لیے پلٹا کے کچھ یاد آنے پر رکا۔۔۔ ہیر تو اپنی جگہ جیسے منجمد ہو گئی تھی۔۔۔۔ براق کی سفاک حرکت پر اسے بہت درد ہوا۔۔۔

کھانا جلدی سے کھا لینا مجھے تمہیں میڈیسن دے کر پھر جانا ہے۔۔۔۔۔ براق دل پر پتھر رکھتے
بولے۔۔۔۔۔

مجھے نہیں کھانا اب کچھ بھی۔۔۔۔۔ ہیر ناراضگی شوکرواتی روتے ہوئے بولی اور پاؤں پٹختے آگے
بڑھتی وہاں موجود صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ براق کے بڑھتے قدم ہیر کی بات سنتے رک گئے اس
نے ایک پل کے لیے آنکھیں میچیں غصے پر ضبط کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

اٹھو جلدی یہاں سے۔۔۔۔۔ براق پلٹتا صوفے کے قریب آیا اور ہیر کو اٹھنے کا اشارہ کرنے
لگا۔۔۔۔۔ کر ایسے نظر انداز کر گئی جیسے اس نے براق کی بات سنی ہی ناہو

میں تمہیں بول رہا ہوں اٹھو۔۔۔۔۔ براق کی گرجدار آواز لاؤنج میں گونجی۔۔۔۔۔ ہیر کی سانس
حلق میں اٹک گئی۔۔۔۔۔

آپ نرمی سے اٹھنے کا بول لیتے تو کیا تھا۔۔۔۔۔ غصے سے بولنا ضروری تھا۔۔۔۔۔ ہیر اسی وقت کھڑی
ہوتی بولی۔۔۔۔۔

تم اس قابل ہی نہیں ہو کے تم سے نرمی سے بات کی جائے۔۔۔۔۔ براق بولتا آگے بڑھا اور اسکے
بازو کو پکڑے اسے کچن کی طرف لے جانے لگا۔۔۔۔۔ ہیر سانس روکے اسکے ساتھ جانے لگی۔۔۔۔۔
کیا کھانا ہے۔۔۔۔۔؟ براق اسے کچن میں لاتے اسکا بازو چھوڑتے بولا۔۔۔۔۔

میں سب کچھ ہی کھا لوں گی۔۔۔ چٹ پٹا آملیٹ۔۔۔ بریانی بھی اور۔۔۔

ہاں سوچ لو اچھے سے کیا کیا کھانا ہے بعد میں آرام سے سب کچھ بنالینا۔۔۔ براق چنیر کو کھسکاتے اس پر بیٹھتا بولا۔۔۔ ہیر جس نے کچھ کہنے کے لیے لب واکے تھے اس کا منہ وہی کھلا کا کھلا رہ گیا

۔۔۔۔

مجھے کچھ بھی نہیں بنانا آتا۔۔۔ ہیر روہانسی لہجے میں بولی۔۔۔۔

تمہیں بریانی یاد ہے۔۔۔ چٹ پٹا آملیٹ بھی یاد ہے بس تمہیں یہی نہیں یاد کے تم کون ہو اور کھانا کیسے بناتے۔۔۔!! براق طنزیہ لہجے میں بولا۔۔۔ لیکن اس کی سن کون رہا تھا۔۔۔ جواب نا ملنے پر براق نے نظریں دائیں جانب کیں تو وہ محترمہ پھل کھانے میں مصروف تھیں۔۔۔۔ میں تم سے بات کر رہا ہوں۔۔۔ وہ براق خاندانہ جس نے کبھی کسی سے بات نہیں کی تھی ہر خوبصورت سے خوبصورت لڑکی کو نظر انداز کر دیا کرتا تھا آج یہ ایک عام سی لڑکی اسے دوسری بار نظر انداز کر چکی تھی۔۔۔ براق سخت لہجے میں اس سے گویا ہوا۔۔۔۔

کیا آپ کو بھی سیب کھانا ہے۔۔۔؟ ہیر سیب براق کے سامنے کرتی بولی براق کے ماتھے پر غصے سے بل پڑ گئے۔۔۔

تم پاگل ہو کیا۔۔۔؟ براق اس کی حرکتوں سے زچ ہوتا بولا۔۔۔۔

لگتا ہے آپ نے مجھے اپنے جیسا سمجھا ہوا ہے۔۔۔ ہیر مسکراہٹ دباتی بولی۔۔۔ اس کی بات کو سمجھتے براق کا جڑ اتن گیا وہ غصے سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اسے کھڑے ہوتے دیکھتے ہیر بھاگتی ٹیبل کے دوسری طرف چلی گئی۔۔۔

بھاگ کہاں رہی ہو۔۔۔! ادھر آؤ۔۔۔ براق سر در فیلے لہجے میں بولا۔۔۔
میرے خیال سے آپ نے تو واقعی ہی مجھے اپنے جیسا سمجھ لیا ہے لیکن میں آپ کے جیسی تھوڑی ہوں جو میں آپ کے پاس آ جاؤں۔۔۔ ہیر براق کے چہرے پر غصیلے تاثرات دیکھتی بولی۔۔۔
تمہارا مطلب ہے کہ میں پاگل ہوں۔۔۔؟ براق ہاتھ کی مٹھی بناتے غصے پر قابو پانے کی کوشش کرتا بولا۔۔۔
آپ تو سمجھدار بھی ہیں آپ میری بات کا مطلب سمجھ گئے۔۔۔ ہیر مسکراتی بولی۔۔۔ براق غصے سے اس کی جانب تیز قدم بڑھائے جب ہیر قہقہہ لگاتی بھاگتی کچن سے نکل گئی۔۔۔ براق اسکے پیچھے ہی گیا۔۔۔
لڑکی میں بول رہا ہوں رک جاؤ۔۔۔ براق انتہائی سخت لہجے میں بولا۔۔۔

تھک گئے ہو کیا آپ۔۔۔! ہمت ہے تو مجھے پکڑ کر دکھائیں۔۔۔ ہیر پلٹی براق کو دیکھتے اونچی آواز سے بولتی پیچھے ہو رہی تھی بات مکمل کرنے کے بعد جب اچانک وہ پلٹی سامنے بھاگنے لگی تو

اسکا پاؤں ٹیبل سے لگا اس کی چیخ نکلی اور وہ وہی زمین پر اپنا پاؤں پکڑے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ براق کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔۔۔۔۔ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے وہ ہیر کے پاس گیا۔۔۔۔۔ جتنی تمہاری زبان چلتی ہے اگر تم اپنا دماغ اتنا چلاؤ تو آج اس حال میں ناہوتی۔۔۔۔۔ براق نیچے زمین پر بیٹھی ہیر کے پاس کھڑا اسکے سر کو دیکھتا بولا۔۔۔۔۔

اور اگر آپ بھی اپنی زبان چلانے کی بجائے ٹانگیں چلا لیتے تو میرا پاؤں یوں ٹیبل سے نا لگتا۔۔۔۔۔ آپ کی وجہ سے ہوا ہے ایسا اگر آپ نا بولتے تو میں بھی نا پلٹتی جواب دینے کے لیے اور نا ایسا ہوتا۔۔۔۔۔ آہ میرا پاؤں۔۔۔۔۔ ہیر نچلا لب پھیلاتی روتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔ براق شاکڈ ہوا۔۔۔۔۔

میری وجہ سے کچھ بھی نہیں ہوا یہ سب تمہارا اپنا کیا دھرا ہے اور کیا بول رہی تھی اندر کے میں پاگل ہوں۔۔۔۔۔!! براق جھکتے ہیر کو بازو سے پکڑتے کھڑا کیا وہ دھان پان سی براق کے یوں کھینچنے پر کھینچتی کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

مجھے چوٹ لگی ہے آپ کو اپنی پڑی ہوئی ہے بہت ہی سنگدل انسان ہو آپ۔۔۔۔۔ ہیر سوں کرتی ہچی لیتے بولی۔۔۔۔۔

اتنی زیادہ چوٹ نہیں لگی جو تم نے یہ ڈرامہ شروع کر دیا ہے۔۔۔۔۔ براق بہت بری طرح پھنس چکا تھا وہ اس پر زیادہ غصہ بھی نہیں کر پارہا تھا کیونکہ ڈاکٹر نے کچھ ہدایت دیں تھیں کہ انکے ساتھ نرمی سے پیش آنا ہے لیکن اس لڑکی کی حرکتیں بار بار براق کو سختی کرنے پر مجبور کر رہیں تھیں۔۔۔ اگر یہ لڑکی بالکل ٹھیک ہوتی تو براق خانزادہ کے سامنے بولنے کی اسکی ہمت نہ ہوتی۔۔۔

مجھے بہت درد ہوا ہے میرے پاؤں کی انگلیاں ٹیبل سے لگی ہیں وہ بھی زور سے۔۔۔۔۔

تم وہاں صوفے پر بیٹھو اور اپنی جگہ سے ہلنا نہیں ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا میں آتا ہوں۔۔۔ ہیر کی بات سنتے براق ضبط کرتے بولے۔۔۔ ہیر کچھ سوچتی سرہاں میں ہلاتی آہستہ آہستہ پاؤں اٹھاتی ساتھ سی کی آواز نکالتی آگے بڑھی۔۔۔۔۔

ڈرامے باز۔۔۔ براق ہیر کو یوں کرتے دیکھتا نا میں سر ہلاتے بولا

براق تھوڑی دیر بعد پانی والا گلاس اور میڈیسنز پکڑے ہیر کے پاس آکر بیٹھا۔۔۔ ہیر براق کو میڈیسنز نکالتے دیکھتی برا سامنے بنایا۔۔۔۔۔

یہ کھاؤ جلدی سے۔۔۔۔۔ براق میڈیسن اور پانی کا گلاس ہیر کے سامنے کرتا بولا۔۔۔۔۔

مجھے یہ نہیں کھانی میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ ہیر براق کی ہتھیلی پر میڈیسنز دیکھتی منہ کے بگڑے زاویے بناتی بولی۔۔۔۔۔

میں نے کہا ہے کہ یہ کھاؤ اگر تم نے ایک منٹ میں میڈیسنز نا کھائیں تو بہت بری سزا دوں گا۔۔۔
براق کی غصے سے ہوئیں سرخ آنکھوں کو دیکھ کر اور اسکے لہجے میں سختی کو محسوس کرتے ہیر نا
چاہتے ہوئے مشکل سے ہی ہاتھ آگے بڑھاتے میڈیسنز لیں۔۔۔۔

ویری گڈ۔۔۔ اب خاموشی سے روم میں جاؤ اور ریسٹ کرو۔۔۔۔ براق بولتے ہوئے ہیر کے
چہرے کو دیکھا تو اتنے قریب سے اسکے چہرے کو دیکھتے وہ خاموش ہو گیا۔۔۔۔ اسکی نظر ہیر کے
ہونٹوں پر گئی اور وہ لمحہ اسے یاد آیا۔۔۔۔

ایسے نہیں دیکھیں مجھے شرم آتی ہے۔۔۔۔ ہیر براق کو یوں اپنے چہرے پر ہاتھ رکھتی مسکراتی
بولی۔۔۔۔ براق کو یہ لڑکی بہت زیادہ عجیب لگی۔۔۔۔ لیکن اس بار ہیر کی اس حرکت سے اسکا دل
دھڑکا تھا۔۔۔۔۔ براق اسکے چہرے سے نظریں ہٹاتے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

آپ کہاں جانے لگے ہو۔۔۔۔؟ ہیر بھی کھڑی ہوتی آئی برواچکاتی بولی۔۔۔۔

یہ جاننا تمہارے لیے ضروری نہیں ہے۔۔۔۔ جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی کرو جاؤ روم میں۔۔۔۔ اور
اگر بھوک زیادہ لگ گئی تو کچن کا تو تمہیں معلوم ہو ہی گیا ہے کھانا خود بنا کر کھا لینا۔۔۔۔ براق ہیر کو
سختی سے ساری بات بولتے اپنا موبائل پکڑے باہر کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔ ہیر نے برا سامنہ

بنایا۔۔۔۔ اب وہ اکیلی کیا کرے گی۔۔۔!! یہی سوچتے وہ اسی روم کی طرف بڑھ گئی جس روم میں

براق سویا تھا۔۔۔۔

.....

موہن ٹرے میں کھانا رکھے روم کے قریب آیا۔۔ ڈور کھولتے وہ اندر داخل ہوا۔۔۔ کمرے میں اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔۔۔ موہن لائیٹ آن کی جب پورے کمرے میں روشنی پھیل گئی۔۔۔ موہن کی نظر سب سے پہلے بیڈ پر ہی گئی لیکن زل وہاں نہیں تھی۔۔ اس نے پورے کمرے میں نظر دوہرائی لیکن اسے زل کہیں دکھائی نہ دی۔۔

زل۔۔۔۔۔ زل۔۔۔۔۔ موہن ٹرے ٹیبل پر رکھتے گر جا۔۔۔ ارد گرد دیکھتے اس کی نظر واش روم کی طرف گئی وہ واش روم کے قریب گیا۔۔۔

زل۔۔۔۔۔ اس نے آواز دی لیکن جواب میں اسے خاموشی ہی ملی۔۔۔ واش روم کے ڈور کو اس نے ہاتھ لگایا تو ڈور کھلا ہوا تھا۔۔۔۔۔ موہن جلدی سے واش روم کا ڈور پورا کھولا۔۔۔۔۔ سامنے کا منظر دیکھتے جیسے اسکے پاؤں کے نیچے سے زمین ہی کھسک گئی ہو۔۔۔۔۔

زل۔۔۔۔۔ زل بی یہ۔۔۔۔۔ موہن سامنے فرش پر گری زل کو دیکھتے بھاگتے ہوئے اسکے پاس پنچوں کے بل بیٹھا جب اس نے زل کا چہرہ اپنی طرف کیا تو اس پر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔۔۔۔۔ زل کے منہ اور ناک سے نکلتے خون کو دیکھتے وہ ساکت ہو گیا۔۔۔۔۔

زل آئن آنکھیں کھولو۔۔۔ میسی میں وعدہ کرتا ہوں اب تم سے پیار سے بات کرونگا۔۔۔ میں غصہ بھی نہیں ہونگا۔۔۔ تم جیسا چاہو گی ویسا ہی بن جاؤنگا۔۔۔ ایک دفعہ آنکھیں کھول کر مجھے دیکھو۔۔۔ موہن اسکے گال پر ہاتھ رکھتے دیوانہ وار نظروں سے اسکے چہرے کو دیکھتے چیخا۔۔

میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوںگا۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا تمہیں۔۔۔ تم میری ہو میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوںگا۔۔۔ موہن سر نامیں ہلاتے بولتا اسے بازوؤں میں اٹھائے باہر کی طرف بڑھا

بس میں نا ہو جو کر جانا عشق ہے

پل میں بنادے جو دیوانہ عشق ہے۔۔

.....

منہاج صوفے پر بیٹھا شوز پہننے میں مصروف تھا۔۔۔ شوز پہننے کے بعد اس کی نظر سامنے بید پر سوئے وجود پر گئی۔۔۔ گہرا سانس کھینچتے وہ کھڑا ہوتا بیڈ ہے قریب گیا۔۔۔ ہانیہ کو گہری نیند سوئے دیکھتے وہ اسکے پاس ہی بیٹھ گیا۔۔۔ منہاج ہانیہ کے چہرے کو غور سے دیکھا اسکے گال پر پڑے انگلیوں کے نشان کو دیکھتے منہاج کو شرمندگی نے آگھیرا۔۔۔ اسے خود پر شدید غصہ آیا وہ

ایسا ہر گز نہیں کرتا لیکن ایک تو وہ بہت پریشان تھا کہ زمل نہیں مل رہی دوسرا شائستہ بیگم کو ہوش ہی نہیں آرہی تھی۔۔۔ وہ تھکا ہارا گھر آیا تو ہانیہ کا اسکی ماما کے ساتھ رویے اور باتوں کو سنتے وہ اس پر برس پڑا۔۔۔

ڈنر کرنے کے بعد وہ روم میں آئے تو دونوں کے درمیان گہری خاموشی رہی۔۔۔
منہاج ہاتھ آگے بڑھاتے ہانیہ کے گال کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھوا۔۔۔ منہاج ضبط سے آنکھیں میچیں۔۔۔ غصے سے لب بھینچے منہاج ہانیہ کے ہاتھ کو پکڑا۔۔۔
ہانیہ نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں۔۔۔ پاس بیٹھے منہاج کو دیکھتے اسکے چہرے کے نارمل تاثرات اچانک سے سنجیدہ ہو گئے۔۔۔
منہاج ہانیہ کے چہرے کے تاثرات کو دیکھتے ہلکا سا مسکرایا وہ جانتا تھا اب یہ جنگلی بلی اسے معاف کرنے والی نہیں ہے۔۔۔

گڈ مارنگ مسز منہاج آفندی۔۔۔ منہاج دلکش مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولا۔۔۔ ہانیہ بیزاری کے تاثرات چہرے پر لاتے چہرے کا رخ دوسری طرف کر لیا۔۔۔
کیسی ہو۔۔۔؟ منہاج اس بار سنجیدگی سے بولا۔۔۔ لیکن ہانیہ نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔
میں تم سے پوچھ رہا ہوں کیسی ہو۔۔۔؟ وہ اسکے ہاتھ کو دباتے سخت لہجے میں بولا

کیسی ہو سکتی ہوں۔۔۔؟ میری زندگی کو عذاب بنا کر پوچھ رہے ہو میں کیسی ہوں۔۔۔!! ہانیہ
نفرت سے پھنکاری

میں جانتا ہوں مجھے ہاتھ اٹھانا نہیں چاہیے تھا لیکن تم نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا ہانیہ۔۔۔
منہاج نارملی انداز میں بولا ہانیہ نے پاس بیٹھے بے حس انسان کو دیکھا

میں نے مجبور نہیں کیا تھا بلکہ سچ سنایا تھا تمہیں اور تم سے سچ برداشت نہیں ہوا کیونکہ سچ تو کڑوا
ہوتا ہے نا منہاج آفندی۔۔۔ ہانیہ اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑواتی چھتے لہجے میں بولی

ہانیہ میں اپنی ماما سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔ وہ کیسی ہیں میں انہیں بہت اچھے طریقے سے جانتا
ہوں تم چھوٹی تھی جب چچی تم دونوں کو یہاں سے لے گئیں تھیں۔۔۔ منہاج ہانیہ کے چہرے کو
دیکھتے بول رہا تھا کے اسکی آخری بات کو سنتے ہانیہ نے چونکتے اسے دیکھا

کیا کہا تم نے امی ہمیں یہاں سے لے گئی تھیں۔۔۔!! امی یہاں سے خود ہمیں لے کر نہیں گئیں
تھیں بلکہ تمہاری ماں نے یہاں سے ہمیں نکلوا یا تھا۔۔۔ ہانیہ کاٹدار لہجے میں بولی

انف از انف ہانیہ۔۔۔ منہاج ہانیہ کے سر کے پاس تکیے پر غصے سے اپنا ہاتھ رکھتے جھکتے غرایا۔۔۔ وہ
ایک پل کو سہمی۔۔۔

کیا چاہتی ہو تم۔۔۔؟ منہاج ہانیہ کی نم ہوئی آنکھوں کو دیکھتا کر خنگی سے بولا۔۔۔

ڈیورس۔۔۔۔ بس یہی چاہیے مجھے۔۔۔ جان بخش دو میری۔۔۔ کیوں ہماری خوشیوں کے دشمن بن چکے ہو۔۔۔ ہانیہ سانس رو کے بولی۔۔۔ اسے اپنے چہرے پر منہاج کی گرم سانسیں پڑتی محسوس ہو رہیں تھیں۔۔۔

تم یہ سب ڈرامے اس لیے کر رہی ہو کہ تمہاری ایسی باتوں کو سنتے، الٹی سیدھی حرکتوں کو دیکھتے میں تمہیں ڈیورس دے دوں گا۔۔۔!! تو پھر یہ میری بات اچھے سے ذہن نشین کر لو کہ منہاج آفندی تمہیں کبھی ڈیورس نہیں دے گا۔۔۔ اور دوبارہ یہ بات بولنا تو دور کی بات سوچنا بھی نہیں۔۔۔ منہاج ہانیہ کی ٹھوڑی کو دبوچتے سر دبر فیلے لہجے میں بولا

میں نا کوئی ڈرامے کر رہی ہوں اور نا ہی مجھے ڈرامے کرنے کی ضرورت ہے۔۔۔ تم کبھی نہیں سمجھو گے منہاج آفندی کیونکہ تمہاری آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی ہوئی ہے کچھ نہیں جانتے تم۔۔۔ اور رہی ڈیورس کی بات تو تم بھی یہ بات ذہن نشین کر لو کہ ڈیورس میں تم سے لے کر رہو گی۔۔۔ اور تم دو گے بھی۔۔۔ ہانیہ استہزاء یہ لہجے میں بولی۔۔۔ وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی لیکن منہاج کے پیچھے نا ہٹنے پر وہ دوبارہ وہی تکیے پر سر رکھ گئی۔۔۔

یہ تمہاری بھول ہے۔۔۔ میں سب جانتا ہوں۔۔۔ ماما تم سے نفرت نہیں کرتیں وہ بس خفا ہیں اور انکا خفا ہونا بنتا بھی ہے چچی نے جو کچھ کیا اسکے مطابق ماما کا غصہ جائز ہے۔۔۔ منہاج ہانیہ کے گال پر موجود اپنی انگلیوں کے نشان پر لب رکھتے بولا۔۔۔

دو ہٹو مجھ سے نفرت ہے مجھے تم سے اور تمہارے لمس سے۔۔۔۔ ہانیہ منہاج کی سینے پر ہاتھ رکھتے غصے سے بولی۔۔۔

اور یہ نفرت جلد ہی محبت میں بدل جائے گی۔۔۔ منہاج شرارتی انداز میں بولتے اسکے ہونٹوں کو چومتے پیچھے ہوا۔۔۔ ہانیہ کے چہرے کی رنگت اسکی اچانک اس بے باک حرکت پر غصے اور شرم کی زیادتی سے سرخ ہو گئی۔۔۔

پچھتاؤ گے تم منہاج آفندی جب حقیقت سے واقف ہو گے تو تم بہت پچھتاؤ گے۔۔۔ تمہیں میری یہ باتیں یاد آئیں گی لیکن تب پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ تب تک تم مجھے کھو چکے ہو گے۔۔۔ منہاج کے پیچھے ہونے پر ہانیہ کروٹ لیتی چہرہ دوسری طرف کرتے بھرائی لہجے میں بولی۔۔۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا اس لیے ایسا سوچنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ تم میرے اور ہمارے آنے والے بچوں کے بارے میں سوچو۔۔۔ منہاج جھکتے ہانیہ کی کمر پر ہونٹ ثبت کرتے مسکراتا بولا۔۔۔ ہانیہ کے جسم میں کرنٹ کی لہر دوڑی۔۔۔ منہاج کھڑے ہوتے سائیڈ ٹیبل سے اپنا موبائل پکڑا

آج مجھے کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں ملنی چاہیے۔۔۔ ٹیک کئیر۔۔۔ منہاج کورٹ پکڑتے بولا اور
ڈور کھولتے چلا گیا وہ ہانیہ کو بھی ہو سپیٹل جانے کی اجازت دے دیتا لیکن شائستہ بیگم کی وجہ سے وہ
چاہتا تھا ہے ہانیہ گھر میں ہی چند دن رہے۔۔۔

منہاج آفندی ایک وقت آئے گا جب تم ضرور پچھتاؤ گے۔۔ ہانیہ تکیے میں منہ دیتی روتے ہوئے بولی

[illegible]

سرہم نے ان کے سارے ٹیسٹ کیے ہیں اور رپورٹس میں یہی آیا ہے کہ انہیں بلڈ کینسر ہے

ایسا نہیں ہو سکتا! ڈاکٹر ہو سکتا ہے۔۔ ریپورٹ میں جھوٹ لکھا ہو۔۔ نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔ میں تمہارے اس ہاسپٹل کو آگ لگا دوں گا۔۔ موہن ہدیانی انداز میں ڈاکٹر کو کالر سے

پکڑ کر غرایا تھا۔۔ ابھی تو دل نے اسے اپنا بنانے کی خواہش کی تھی۔۔ اس کے نام۔۔ سے دھڑکنا شروع کیا تھا۔۔ اور اب یہ ڈاکٹر پاگل ہو کر نجانے کیا بکے جا رہا ہے۔۔

دیکھیں مسٹر! آپ حوصلے سے کام لیں۔۔ ان کو بلڈ کیئر ہے۔۔ مگر تیس فیصد امکان ہے۔۔ کہ وہ بچ جائیں۔۔ اور۔۔

شٹ اپ! اپنا منہ بند رکھو۔۔ تیس فیصد نہیں۔۔ مجھے میری زل ہر حال میں ٹھیک چاہیے۔۔ جتنا بھی پیسہ لگتا ہے۔۔ لگاؤں۔۔ مگر میری زل کو ٹھیک کر دو۔۔ اگر اسے کچھ ہوا تو میں تمہاری جان لے لوں گا۔۔ موہن ایک بار پھر جذباتی ہو کر ڈاکٹر کو دھمکی دی۔۔

ڈاکٹر کو اس کی باتوں سے خوف اور افسوس دونوں محسوس ہو رہا تھا۔۔ اس کی حالت قابل رحم تھی۔۔ وہ دو دن پہلے والے سوٹ میں جواب سلوٹ زدہ ہو گیا تھا بکھری حالت میں اضطرابیت کا شکار تھا۔۔ آنکھیں آنسو ضبط کرنے کے چکر میں سرخ تھی۔۔ پورا بدن ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔

موہن ڈاکٹر کو پیچھے کر سی میں دھکا دیں کر اس کے کیمین سے باہر نکل گیا۔۔ کوریڈور سے گزرتے وہ اس کمرے کی جانب آیا۔۔ جہان پر اس کی محبت موت اور زندگی کی جنگ لڑ رہی تھی۔۔

وہ روم۔ کے باہر ہاتھ ہینڈل پر رکھ کر تھم سا گیا۔۔ اس میں اندر جانے کی ہمت ختم ہو گئی تھی۔۔ وہ کیسے اپنی زندگی کو یوں بیماری کی حالت میں تڑپتا ہوا دیکھ سکتا تھا۔ ایک لمبی سرد آہ فضا کے سپرد کرتے وہ خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کرنے لگا۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر بیڈ پر لیٹے، کمزور وجود کے حامل زل پر پڑی۔۔ وہ جسمانی لحاظ سے بہت کمزور تھی۔۔ اور اب چہرے پر بھی زردیاں گھل گئی تھی۔۔ ہونٹ بھی خشک پڑے تھے۔۔

وہ خیال تھا _____ دھنک نما

یا کوئی عکس تھا مرے روبرو

مجھے ہر طرف سے _____ تو لگا

...یا کوئی اور تھا _____ ترے ہو بہو

موہن دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا۔۔ اس کی جانب چلا آیا۔۔ ضبط کے دامن کو پکڑنے کے
باوجود بھی آنسو اس کے آنکھوں سے رواں ہو گئے۔۔ اس کا انگ انگ جل رہا تھا۔۔

زل! میری جان! سرگوشی نما آواز میں الفاظ اس کے ہونٹوں سے ادا ہوئیں تھے۔۔ مگر وہ گہری
لے ہوشی میں کچھ بھی سنے اور سمجھنے سے قاصر تھی۔۔

URDU Novelians

پلیز۔۔ مجھے معاف کر دو! میں نے تمہیں بہت تنگ کیا ہے۔۔ رولا یا ہے۔۔ میری وجہ سے تم
کڈنیپ ہوئی۔۔ تمہیں اتنا کچھ برداشت کرنا پڑا۔۔ سب میری وجہ سے ہوا۔۔ اسی لیے تم آج
مجھ سے ناراض ہو کر اس ہاسپٹل بیڈ میں پڑی ہو۔۔ پلیز مجھے کوئی اور سزا دیں دو۔۔ مگر میری
زندگی نہ چھینو۔۔ تم نہیں جانتی کہ موہن تم۔۔ سے کس قدر محبت کرنے لگا۔۔ ہے اس دل کی ہر

دھڑکن صرف تمہارے نام کا ورد کرتا ہے۔۔ مجھے مت تڑپاؤ! میں اب وہ موہن راج نہیں ہو۔۔
جو دولت کی نشے میں چورانا پرست ہوا کرتا تھا۔۔ تمہاری محبت نے مجھے کمزور انسان بنا دیا ہے۔۔
موہن کے آنسو لگاتار اسکی آنکھوں سے بہہ کر شیو کو گیلا کر رہے تھے۔۔ اس نے زل کے ہاتھ
کی پشت پر اپنا عقیدت بھرا لمس چھوڑا۔۔

اگر آج کوئی موہن راج کو یوں کسی لڑکی کے لیے روتا دیکھ لیتا۔۔ تو یقیناً اس لڑکی کی قسمت پر
غش غش کر بیٹھتا۔۔ وہ موہن راج جو اپنے غرور میں کسی کو بھی خاطر میں نہیں لاتا تھا۔۔ آج
یوں بے بس ہو کر ایک لڑکی کے لیے رو رہا ہے۔۔ اپنی زندگی کی بھیک مانگ رہا ہے۔۔

سر! یہ کچھ دوائیوں کی لسٹ ہیں۔۔ جس پیشینٹ کے لیے ضروری ہے۔ تو کیا آپ لاسکتے ہیں۔۔
نرس کی بات سن کر وہ چونک اٹھا۔۔

جلدی سے پرچی اس کے ہاتھ سے چھیننے کے انداز میں لیں کر کمرے سے عجلت میں باہر نکل
گیا۔۔

لیٹل پر نسر! تم کافی لکی ہو۔۔ کہ اتنا پیار کرنے والا شخص تمہارا اپنا ہے۔۔ نرس اس کی قسمت پر رشک کرنے لگی۔۔ مگر اس بات سے انجان کہ اس نے کیا کچھ برداشت کیا تھا۔۔

خانزادہ ہاؤس میں افراتفری مچی ہوئی تھی۔۔ سمیتا بھی نوکروں پر حکم چلاتی ہوئی جھنجھلائی ہوئی تھی۔۔ آج یمن خانزادہ کا نکاح زینشہ سے طے پایا تھا۔۔ اہل صبح سے خود کو کمرے میں بند کیے مسلسل روئے جارہی تھی۔۔ وہ سفاک شخص اس کے دل میں اپنی محبت ڈال کر اب کیسے آسانی سے آج دوسرا نکاح کرنے جارہا تھا۔۔ اس ننھی سی جان میں اتنی بھی ہمت نہ تھی۔۔ کہ اس بے حس کو کالر سے پکڑ کر جھنجھوڑ دیں۔۔ جس نے اس کی زندگی تباہ کر دی تھی۔۔ آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر اس کے نرم ملائم گال کو تر کر رہے تھے۔۔ جنہیں وہ بے دردی سے رگڑ رہی تھی۔۔

وہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی تکیے میں منہ گھسا کر رونے میں مصروف تھی۔۔ بدن بھی رونے کی وجہ سے لرز رہا تھا۔۔

زل کو اچانک دروازہ کھلنے اور بند کرنے کی آواز سنائی دی۔۔

آہٹ پر ہی وہ آنے والے شخصیت کو اچھے پہچان چکی تھی۔۔ تکیے پر اس کی گرفت مضبوط ہو گئی۔۔ جب اس دشمن جان کی کلون کی خوشبو اس کے نتھوں سے ٹکرائی۔۔ تو اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔۔ شاہد وہ اس کے پیچھے ہی کھڑا تھا۔۔

یمن اس کے ہولے لرزتے وجود کو اپنی گہری نظروں سے دیکھنے لگا۔۔ تلخ مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر بکھر گئی تھی۔۔

URDUNovelians

یمن نے جھک کر پیچھے سے اس کے لمبے گھنے بالوں کو سائیڈ پر کرتے اپنے تشنہ لب وہاں رکھ دیئے۔۔ تو امل کی سانسیں مدھم پڑ گئی۔۔ اس کی گرم سانسیں اپنی گردن کے پیچھے محسوس کر کہ وہ جی جان سے لرز گئی۔۔ اس نے اٹھنے کی ناکام کوشش کی۔۔ مگر یمن جس کی آنکھوں میں خمار

اتر آیا تھا۔۔ اس نے امل کا رخ اپنی جانب کر دیا۔۔ اور اس کے نم خوبصورت گالوں کو اپنے لمس سے بھگونے لگا۔۔

کیوں رو رہی ہو! یمن نے سوال داغا! جو کسی تیر کی طرح اس کے دل میں پیوست ہوا تھا۔۔
مطلب وہ اب بھی اس وجہ دریافت کر رہا تھا۔۔ کیا وہ امل کے دل کی کیفیت سے بے خبر تھا۔۔

امل کا دل چاہا کہ وہ چیخ چیخ کر کہے۔۔ کہ یہ نکاح نہ کرو۔۔ مجھے برباد مت کرو۔۔ میرے دل سے
مت کھیلو۔۔ مجھے محبت کرنے کی سزا نہ دو۔۔ مگر یہ سب وہ محض سوچ سکی۔۔ لبوں پر تو
خاموشی نے احاطہ کیا تھا۔۔

جان کچھ پوچھا ہے؟ یمن اس کے گردن پر جا بجا بوسہ دیں کر اسے دوبارہ مخاطب کیا۔۔

یہ۔۔ من! مجھے آپ سے طلاق۔۔ آہ امل کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی یمن نے غصے سے
اس کے بال اپنی مٹھی میں جگڑ لیے تھے۔۔ کہ وہ درد سے بلبلا اٹھی۔۔

کہا تھا نہ کہ یہ لفظ منہ سے نہیں نکلی چاہیے۔۔ پھر کیا سوچ کر تم نے آج طلاق کی بات کی ہے۔۔
یمن نے غصے سے غرا کر اس کے سر کو جھٹکا دیا۔۔

ہاں! مجھے آپ سے الگ ہونا! جب آپ دوسرا نکاح کر سکتے ہیں۔۔ تو میں کیوں اپنی زندگی کو برباد
کرو۔۔ مجھے یہاں پر نہیں رہنا۔۔ مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا۔۔ آپ کو اپنی دوسری بیوی
مبارک ہو۔۔ مگر خدا را میرا پیچھا چھوڑ دیں۔۔ اہل روتے ہوئے ہذیبانی انداز میں چیخنے لگی۔۔ کہ
یمن پہلے تو اس کی بات سن کر پہلے تو شاکد ہوا تھا۔۔ مگر کچھ توقف کے بعد وہ پر سرار انداز میں
مسکراتے لگا۔۔

جانم تم بہت بولنے لگی۔۔ ہو۔۔ مگر تمہیں چپ کروانا یمن خانزادہ کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔۔ وہ
مسکراتی آواز میں کہ کر اہل کے ہونٹوں پر جھک گیا۔۔ اہل اس کی سفاک حرکت پر پھڑپھڑاتی
رہ گئی۔۔

مگر وہ۔ بے حسی کا مظاہرہ کر کہ اس کے نازک لبوں پر اپنا جنون اتار رہا تھا۔۔ کہ ہونٹوں پر ہوتی تکلیف اور سانس نہ آنے کی وجہ سے امل کی آنسوؤں میں مزید روانی آگئی۔۔ اس کے آنسو دیکھ کر یمن پیچھے ہٹ گیا۔۔

جانم! اب بھی مجھ سے الگ ہونا چاہتی ہو۔۔ یمن اس کے زخمی نچلے لب پر اپنی انگلی بے دردی سے ر ب کی۔۔ کہ امل کے منہ سے سسکاری خارج ہوئی تھی۔۔ وہ نم شکوہ کناں آنکھوں سے اس بے حسی کے مجسمے کو دیکھا۔۔ جس کے ہونٹوں پر اس کو بے بس کر کہ فتحمندی کی مسکراہٹ سجی تھی۔۔

لٹل اینجل! جلدی سے تیار ہو کر نیچے آ جاؤ! میں اپنے زندگی کے خاص دن میں تمہاری کمی برداشت نہیں کر سکتا۔۔ اور آج تو بہت خاص دن ہے۔۔ وہ چمکتی آنکھوں سے اس کے چہرے پر گہری نظر ڈال کر انگھوٹے سے گال سہلا کر بیڈ سے کھڑا ہو گیا۔۔ اور واپسی کے لیے قدم اٹھانے لگا۔۔

URDU NOVELIANS

پیچھے زل پھر سے رونے لگی۔۔ یمن ہمیشہ سے اس کے آنسوؤں کی وجہ رہا ہے۔۔ اسے چھوٹی سی عمر میں نجانے کتنے درد دیے تھے۔۔ مگر اس کے باوجود بھی وہ اس ظالم خانزادہ سے محبت کر بیٹھی تھی۔۔ اپنی دل کی ہر دھڑکن اس کے نام کر چکی تھی۔۔ واقعی محبت ایک مرض ہے۔۔ یہ جسے لاحق ہو جائے۔۔ اس کا چین، سکون، نیند، خوشی سب ختم ہو جاتا ہے۔۔

کاش مجھے آپ سے محبت نہ ہوئی ہوتی۔۔ زل نے دردی بھری آواز میں کہا۔۔

دل کے زخموں پر چھڑک کر نمک

ظالم بس قدر دلفریب مسکراتا ہے

URDUNovelians

براق نے فلیٹ میں قدم رکھا۔۔ تو گہرے اندھیرے نے اس کا استقبال کیا تھا۔۔ ہیر جیسی آفت کے باوجود بھی گھر میں اتنے سناٹے کو محسوس کر کہ وہ بے چین ہو گیا۔۔ آج اس کے بھائی کا نکاح

تھا۔ مگر نجانے کون سے احساس کے تحت وہ اس دشمن جان کی ایک جھلک کو دیکھنے کے لیے بیقرار ہو کر گھر سے نکلا تھا۔

اس نے لائٹ اون کی اور ہیر کو ڈھونڈنے کے لیے متلاشی نظریں ارد گرد دورائی۔ مگر فلیٹ میں گہری خاموشی کا راج تھا۔ وہ کار کی چابی صوفے میں پھینک کر بھاگنے کے انداز میں کمرے کی جانب لپکا۔ مگر کمرے میں بھی کوئی موجود نہ تھا۔ براق کے گلے میں گلی ابھر کر معدوم ہوئی۔

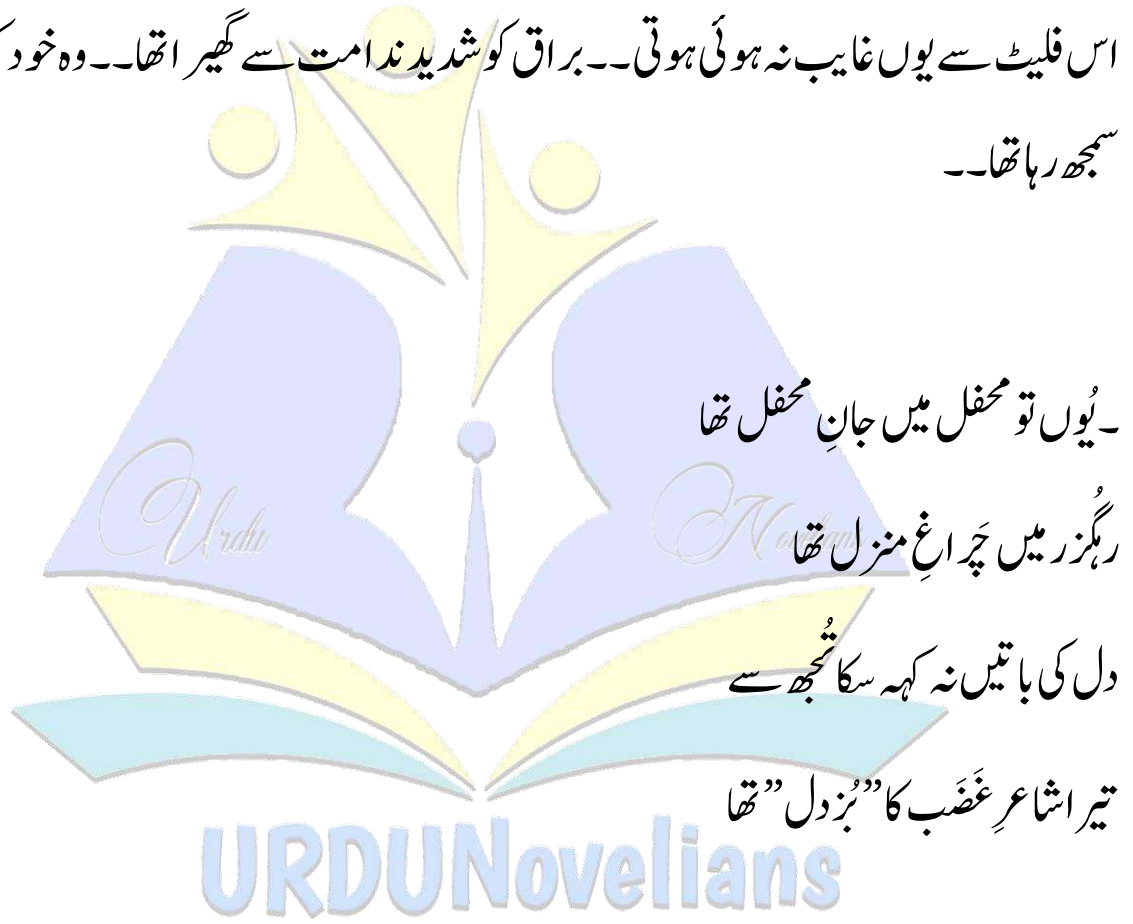
کبھی وہی لوگ جو ہیر کو مارنا چاہتے تھے۔ انہوں نے ہیر کو غائب تو نہیں کروادیا۔ اس سوچ کے ذہن میں آتے ہی اس کا دل خوف سے دھڑک اٹھا۔

URDU Novelians

ہیر! ہیر! وہ پاگلوں کی طرح پورے فلیٹ ہے چکر لگا رہا تھا۔ ماتھے پر پسینے کے قطرے جگمگا رہے تھے۔

ہیر کہاں ہو! تم! وہ اپنے بال نوچ کر زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔ آنکھیں ضبط کی وجہ سے آگ برسا رہی تھی۔

کاش وہ ہیر کو یہاں پر اکیلے نہ چھوڑتا۔ اس کا خیال رکھتا۔ اس سے محبت سے پیش آتا تو آج وہ اس فلیٹ سے یوں غائب نہ ہوئی ہوتی۔ براق کو شدید ندامت سے گھیرا تھا۔ وہ خود کو زمرہ دار سمجھ رہا تھا۔



یوں تو محفل میں جانِ محفل تھا
رگزر میں چراغِ منزل تھا
دل کی باتیں نہ کہہ سکا تجھ سے
تیرا شاعرِ غضب کا ”بزدل“ تھا

بدھو! کھڑوس خانزادے۔ میں اندر بید کے نیچھے چھپی ہوئی تھی۔ مگر تم تو صدا کے بیوقوف نکلے۔ بس مجھ پر ہی ہر وقت روعب جھاڑتے رہتے ہو۔ عقل تو آپ میں ہے ہی نہیں۔ مجھے

آپ ڈھونڈ نہ سکے،، ہیر کمرے سے نکل کر ہنستے ہوئے براق کو بیوقوف بنا کر خوشی سے تالی مار کر چہک رہی تھی۔۔

براق اسے اپنے مقابل دیکھ کر جلدی سے اس کی جانب لپکا۔۔ اور بنا سوچے سمجھے وہ ہیر کو گلے لگا چکا تھا۔۔ اسے شدت سے اس بات کا ادراک ہوا تھا۔۔ کہ۔۔ وہ ہیر کے لیے اپنے دل میں خاص فیلنگ رکھتا ہے۔۔ اس بات سے وہ کافی وقت سے منہ موڑ رہا تھا۔۔ مگر آج اس کی ناموجودگی میں وہ بے تحاشہ تڑپا تھا۔۔ اسے اچھی طرح سے اندازہ ہو گیا تھا۔۔ کہ یہ لڑکی اب اس کے لیے عام سے خاص ہو چکی ہے۔۔ جسے وہ کسی بھی قیمت میں گنوا نا نہیں چاہتا تھا۔۔

ہیر اس کے اچانک گلے لگانے پر اپنی جگہ پر منجمد ہو کر رہ گئی۔۔ براق کی تیز ہوتی دھڑکن اسے اپنے کان میں صاف سنائی دی رہی تھی۔۔ اس کی خود کی حالت بھی غیر ہو گئی۔۔

چھ۔۔ چھوڑو۔۔ ہیر نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا۔۔ تو براق بھی جلدی سے اس سے الگ ہو کر اسے کڑی نظروں سے دیکھنے لگا۔۔

یہ کیا بے ہودہ حرکت تھی۔۔! براق دھاڑا تھا۔ کہ ہیرا سے اپنے پرانے جلدی روپ میں دیکھ کر زور سے آنکھیں میچ چکی تھی۔۔ جبکہ ہونٹ مسلسل کسی چیز کی ورد کر رہی تھی۔۔

یا اللہ! آج اس مونسٹر کے غصے سے بچالیں۔۔ میں ایک مہینے تک گول گیوں کو ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گی۔۔ براق کے ہونٹوں پر اس کی بات سن کر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔ اس کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ چکا تھا۔۔ یا محبوب کے معاملے میں ہر کوئی اس قدر بے بس ہو جاتا ہے۔۔ کہ وہ غصہ کرنے سے بھی قاصر ہوتا ہے۔۔

کھانا کھایا تم نے؟ براق نے اب کی بار نرمی سے پوچھا۔۔

URDU Novelians

تو ہیرا نے حیرت سے سر نفی میں ہلایا۔۔ وہ اسے ایک نظر دیکھ کر کچن کی جانب بڑھ چکا تھا۔۔

URDU NOVELIANS

یا اللہ یہ سڑا ہوا کافی ایک دم سے سوفٹ کیک کی طرح سویٹ کیوں بن گیا!!؟ خیر مجھے کیا ویسے
کتنا مزہ آیا خانزادہ کو بے وقوف بنا کر۔۔

وہ اپنی سوچ میں مسکراتی، اپنے قدم پگھلنے کی جانب بڑھا دیے۔۔

جاری ہے۔۔۔

اسلام علیکم! میرے صابر ریڈرز! ایک سے سترہ تک اقساط باقی جلد

